ماہنامہ

آہنگ

۱۹۴۸ء سے مسلسل اشاعت

مئی 2026ء

خصوصی شمارہ

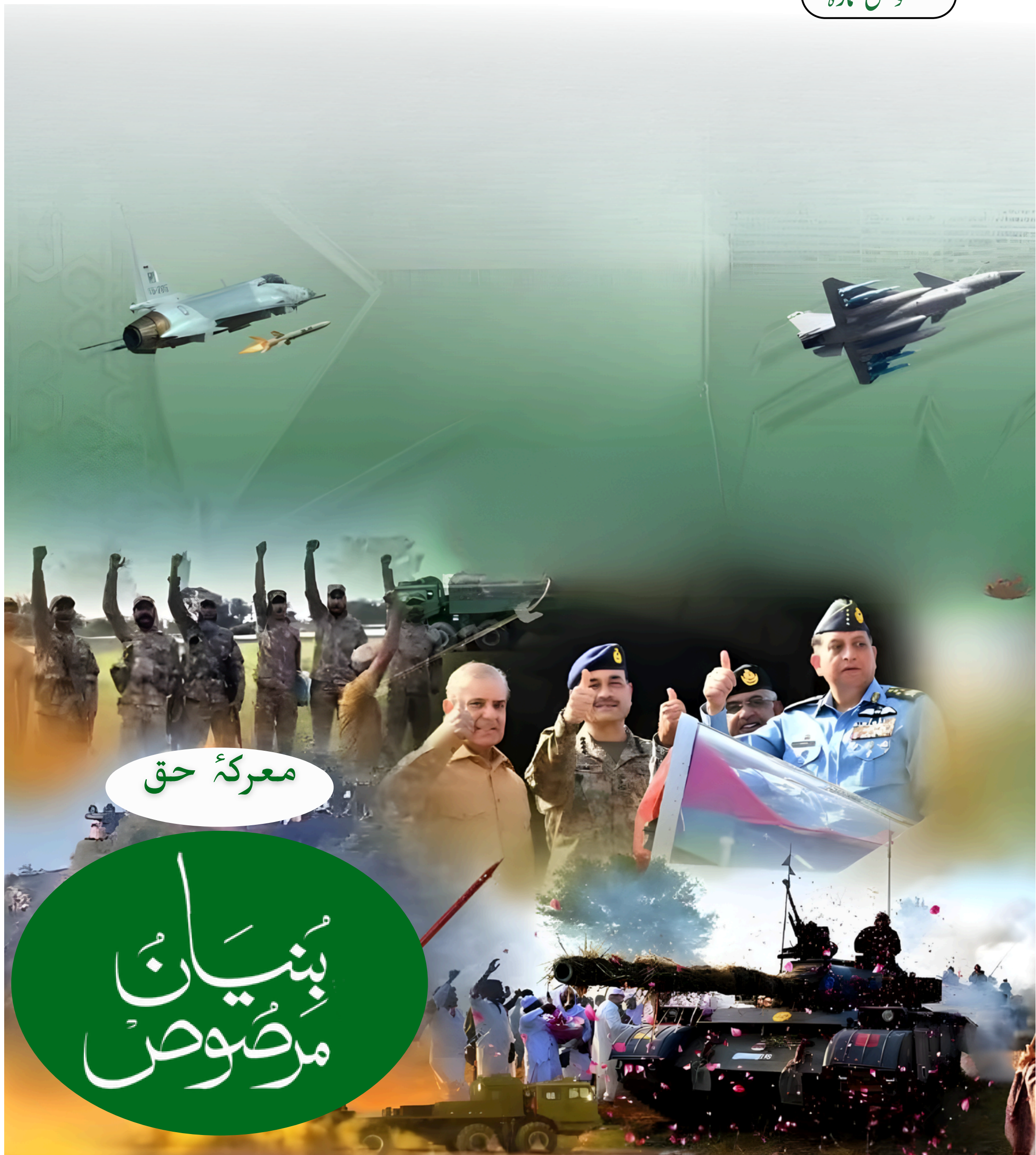

أَفْضَلُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ

"تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جو قرآن حکیم سیکھے اور سکھائے" (صحیح بخاری)

جید قراء کرام کی آواز میں تلاوتِ قُرآن

مستند اُردو ترجمہ کے ساتھ تفہیمِ قُرآن

ماہِ رمضان کی بابرکت ساعتوں میں اپنی سماعتوں کو تلاوتِ کلام مجید سے بہرہ ور کرنے کیلئے ریڈیو پاکستان کے ایف ایم چینل 93.4 "صوتُ القرآن" کو ٹیون کریں یا اپنے موبائل فون پر ریڈیو ایپ ریڈیو پاکستان آفیشل ڈاؤن لوڈ کرنے کے بعد لائیو سٹریم کے ذریعے اس چینل کی نشریات سُنیں

الحمدللہ!

ملک کے ساٹھ شہروں اسلام آباد، لاہور، کوئٹہ، ملتان، فیصل آباد، نارووال، بہاولپور، حیدر آباد، خیرپور، مٹھی، گلگت، سکردو، بنوں، ڈیرہ اسماعیل خان، گوادر، سبی، میرپور، پشاور، کراچی اور دیگر شہروں میں "صوتُ القرآن" کی یہ نشریات 2015 سے جاری ہیں

اِن شاء اللہ

ریڈیو پاکستان، وزارتِ اطلاعات و نشریات
حکومتِ پاکستان

اداریہ

قوموں کی تاریخ میں کچھ لمحات ایسے ہوتے ہیں جو صرف وقت کا حصہ نہیں بنتے بلکہ ایک نئی قومی شناخت کو جنم دیتے ہیں۔ مئی کا مہینہ پاکستان کے لیے محض ایک زمانی حوالہ نہیں بلکہ شکر، وقار اور فتح کی علامت بن چکا ہے۔ گزشتہ سال 2025ء، 6اور 7 مئی کی درمیانی شب جب بزدل دشمن بھارت نے بین الاقوامی اصولوں اور سرحدی ضوابط کی خلاف ورزی کرتے ہوئے پاکستان کی سرحد میں مداخلت کی کوشش کی۔ ایسے نازک وقت میں فیلڈ مارشل جناب عاصم منیر کی زیرِ قیادت افواجِ پاکستان نے دانشمندانہ جرأت مندی، حکمتِ عملی اور غیر متزلزل عزائم کے ساتھ اِس کا منہ توڑ جواب دیا۔ وہ لمحہ قومی تاریخ میں ایک فیصلہ کن موڑ ثابت ہوا جس نے دنیا پر واضح کر دیا کہ پاکستان اپنی خود مختاری کے تحفظ کے لیے ہر حد تک جانے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ معرکۂ حق کی درخشاں فتح کے پسِ منظر میں آج ہر پاکستانی شکر اور فخر کے جذبات سے سرشار ہے۔ یہ درخشاں روایت ہمیں ماضی کی یاد دلاتی ہے جب 1965ء کی جنگ میں پاک فوج نے اپنی جرأت، حکمتِ عملی اور لازوال قربانیوں سے دشمن کے عزائم ناکام بنائے اور فتح کی روشن مثال قائم کی جبکہ ریڈیو پاکستان نے دشمن کی جارحیت کے دوران قوم کے حوصلے بلند رکھنے اور افواجِ پاکستان کے شانہ بشانہ کھڑے ہونے میں نمایاں کردار ادا کیا اور آج بھی معرکۂ حق کے تناظر میں اسی قومی جذبے کو مؤثر انداز میں اُجاگر کر رہا ہے۔ اِس عظیم کامیابی کی خوشی میں ریڈیو پاکستان اپنی روایات کو برقرار رکھتے ہوئے ڈائریکٹر جنرل جناب سعید احمد شیخ کی رہنمائی میں افواجِ پاکستان کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہوئے خصوصی نشریات ترتیب دے رہا ہے۔ ان نشریات میں خصوصی پروگرامز، بصیرت افروز انٹرویوز اور حُب الوطنی سے بھرپور مشاعرے شامل ہیں جو نہ صرف قوم کے حوصلے کو جلا بخش رہے ہیں بلکہ اس کی فتح کے معنویت کو بھی اُجاگر کر رہے ہیں۔ یوں ماضی سے حال تک ریڈیو پاکستان ہر دور میں قومی وقار اور حُب الوطنی کے علمبردار کے طور پر اپنی آواز بلند کرتا آیا ہے اور کرتا رہے گا۔

6اور 7 مئی کی وہ ساعتیں قوم کے عزم، حوصلے اور غیرتِ ملی کی درخشاں علامت بن کر تاریخ کے اوراق میں ہمیشہ کے لیے نقش ہو چکی ہیں۔ ایک سال مکمل ہونے پر ہم اللہ تعالی کے حضور شکر گزار ہیں کہ اس نے وطنِ عزیز کو ہر آزمائش میں سرخرو فرمایا۔

دُعا ہے کہ پاکستان ہمیشہ امن، استحکام اور ترقی کی شاہراہ پر گامزن رہے۔ اس کی سرحد محفوظ اور وقار بلند و بالا رہے اور یہ سرزمین قیامت تک حق و صداقت کا استعارہ بنی رہے۔

خدا کرے کہ میری ارضِ پاک پر اترے
وہ فصلِ گل جسے اندیشۂ زوال نہ ہو
آمین

سربراہِ اعلیٰ
اشفاق احمد خلیل

نگرانِ اعلیٰ
سعید احمد شیخ

نگران
مسرت شاہ رخ
عمران جاوید

مدیرِ اعلیٰ
افشاں نگار

مدیر
انیس الرحمٰن

معاونت
امان اللہ سپرا
عاقل خان
محمد انعام الحق

کمپوزنگ
رابعہ شبیر احمد

گرافک ڈیزائننگ
عمران جوہر

قیمت: 500روپے

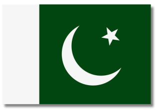

فہرست مئی 2026ء

☆معرکۂ حق میں افواجِ پاکستان کے سپہ سالار، فیلڈ مارشل اور چیف آف ڈیفنس فورسز، جنرل جناب عاصم منیر کا پیشہ ورانہ کردار تحریر: جاوید خان جدون 3
☆معرکۂ حق میں بحیثیت قومی سربراہ سفارتی محاذ پر وزیرِ اعظم پاکستان جناب میاں محمد شہباز شریف کا مدبرانہ کردار تحریر: ڈاکٹر الطاف احمد شاہ 5
☆معرکۂ حق میں من گھڑت بھارتی پراپیگنڈے اور جھوٹ پر مبنی بیانیے کے خلاف حکومت پاکستان کی جانب سے قائم کئے گئے خصوصی میڈیا سنٹر، قومی میڈیا اور بلخصوص ریڈیو پاکستان کا کردار تحریر: افشاں نگار 7
☆بنیان مرصوص،، قرآن کی نظر میں مضبوط اُمت کا تصور تحریر و تحقیق: محمد سعید احمد شیخ 9
☆آپریشن معرکۂ حق، پاکستان کی مسلح افواج کا ایک صمیم عزم تحریر: احسان احمد خان 11
☆پاکستان کی عسکری طاقت اور سفارتی فتح تحریر: فیاض احمد عباسی 13
☆معرکۂ حق 2025ئ، پاکستانی سیاسی اور فوجی قیادت کی حکمتِ عملی اور قومی عزم کی روشن مثال تحریر: بریگیڈیئر سید کرار رضا عابدی (ریٹائرڈ) 15
☆سیسہ پلائی دیوار کا معرکۂ حق 17
☆افواجِ پاکستان،، پیشہ وارانہ مہارت اور قربانیوں کی داستان (فیچر) تحریر: ابصار احمد، پروڈیوسر: آمنہ شیخ 18
☆معرکۂ حق سائبر، ہائبرڈ وار اور مصنوعی ذہانت کے میدان میں بھی پاکستان کی کامیاب پیش قدمی تحریر: محمد اسد الرحمن 21
☆معرکۂ حق اور پاک فضائیہ کی بالادستی تحریر: ایمن خٹک 22
☆معرکۂ حق، رافیل طیاروں کی تباہی کو سمجھنا تحریر: ایلن وارنز، ترجمہ و ترتیب: حبیب النبی 24
☆10 مئی معرکۂ حق تحریر: پروفیسر ڈاکٹر حمید رضا صدیقی 27
☆معرکۂ حق، فضائی برتری جو دشمن بھی مان گیا تحریر: محمد عادل لطیف 29
☆معرکۂ حق: ابلاغی حکمتِ عملی اور قومی بیانیہ تحریر؛ شاہد اللہ خان 30
☆کہانی اُس رات کی جب دشمن نے مجھے للکارا تھا تحریر و تحقیق: ڈاکٹر ضیاالحق شمسی 31
☆بنیان مرصوص: ایک قرآنی تصور اور معاصر دفاعی حکمتِ عملی تحریر: ڈاکٹر عنایت اللہ فیضی 32
☆ہم تیار ہیں: جب ریڈیو پاکستان لاہور کی آواز قوم کی آواز بن گئی تحریر: چوہدری محمد زبیر بشیر 33
☆پاکستان فضائیہ کی شاندار کارکردگی تحریر: سلیم رضا شیخ 35
☆اور تاریخ کا رخ بدل گیا تحریر: اکمل شہزاد گھمن 37
☆ہم ہیں بنیان مرصوص تحریر: ڈاکٹر طلعت بشیر 39
☆قلم، مائیک اور سپاہی تحریر: علی اختر سلیم 41
☆پاک بھارت کشیدگی میدانِ جنگ سے سفارت کاری کے محاذ تک تحریر: سلمان عابد 43
☆بنیان مرصوص تحریر: احسان علی دانش 45
☆معرکۂ حق: جب بنیان مرصوص بن کر اٹھی قوم تحریر: محمد اسماعیل آغا 47

تحریر: جاوید خان جدون

معرکۂ حق میں افواجِ پاکستان کے سپہ سالار،
فیلڈ مارشل اور چیف آف ڈیفنس فورسز جناب جنرل حافظ سید عاصم منیر کا پیشہ ورانہ کردار

فیلڈ مارشل جناب سید عاصم منیر نے پاکستان کی عسکری تاریخ میں ایک منفرد مقام حاصل کیا، جہاں انہوں نے انٹیلی جنس، فیلڈ کمانڈ اور اعلیٰ جنرل اسٹاف ذمہ داریوں سے گزرتے ہوئے نومبر 2022ء میں چیف آف آرمی اسٹاف اور مئی 2025ء میں فیلڈ مارشل کے منصب تک رسائی حاصل کی۔ ان کی فیلڈ مارشل کے عہدے پر ترقی پاکستان اور بھارت کے درمیان مئی 2025ء کی چار روزہ عسکری کشیدگی کے بعد عمل میں آئی، جہاں ان کی قیادت اور جنگی کارکردگی کو ملک کے اعلیٰ ترین عسکری اعزاز کے طور پر تسلیم کیا گیا۔

1968ء میں پیدا ہونے والے سید عاصم منیر نے پاک فوج میں شمولیت آفیسرز ٹریننگ اسکول منگلا کے ذریعے اختیار کی۔ دورانِ تربیت انہوں نے سوارڈ آف آنر حاصل کی جو اپنے کورس کے نمایاں ترین کیڈٹ کو دی جاتی ہے۔ بعد ازاں انہیں فرنٹیئر فورس رجمنٹ میں کمیشن دیا گیا۔ ابتدائی عسکری زندگی میں مختلف کمانڈ اور اسٹاف تقرریوں نے ان کی پیشہ ورانہ شناخت کو ایک فعال آپریشنل اور انٹیلی جنس افسر کے طور پر مستحکم کیا۔

سید عاصم منیر کے عسکری کیریئر کا ایک نمایاں پہلو یہ ہے کہ وہ پاکستان آرمی کے پہلے سربراہ ہیں جنہوں نے ملٹری انٹیلی جنس اور انٹر سروسز انٹیلی جنس، دونوں اداروں کی سربراہی کی۔ انہیں 2017ء کے اوائل میں ڈائریکٹر جنرل ملٹری انٹیلی جنس مقرر کیا گیا، جبکہ اکتوبر 2018ء میں وہ ڈی جی آئی ایس آئی بنے۔ ان ذمہ داریوں کے دوران انہوں نے داخلی سلامتی، جوابی انٹیلی جنس اور تزویراتی فیصلہ سازی کے حساس معاملات کی نگرانی کی۔

انٹیلی جنس ذمہ داریوں کے ساتھ ساتھ انہوں نے اہم فیلڈ کمانڈ مناصب بھی سنبھالے، جن میں کور کمانڈر اور جنرل ہیڈ کوارٹرز میں کوارٹر ماسٹر جنرل شامل ہیں۔ نومبر 2022ء میں وہ جنرل قمر جاوید باجوہ کے بعد چیف آف آرمی اسٹاف مقرر ہوئے۔ مارچ 2018ء میں سید عاصم منیر کو ہلالِ امتیاز سے نوازا گیا جو ان کی خدمات کے اعتراف میں ایک اہم قومی اعزاز تھا۔ بطور آرمی چیف انہوں نے اقتصادی اور داخلی سلامتی سے متعلق ریاستی سطح کی ہم آہنگی میں بھی مرکزی کردار ادا کیا، خصوصاً اسمگلنگ اور غیر قانونی تجارت کے خلاف اقدامات میں۔

مئی 2025ء میں ان کی فیلڈ مارشل کے عہدے پر ترقی وفاقی کابینہ نے متفقہ طور پر منظور کی۔ یہ فیصلہ آپریشن بنیان مرصوص میں قیادت، پاکستان بھارت کشیدگی میں کلیدی کردار، اور جنگی قیادت کے اعتراف میں کیا گیا۔ اس تقرری کے ساتھ وہ پاکستان کی تاریخ میں اس رینک تک پہنچنے والے دوسرے فوجی افسر بنے۔ بعد ازاں 4 دسمبر 2025ء کو انہیں پاکستان کا پہلا چیف آف ڈیفنس فورسز مقرر کیا گیا۔

مئی 2025ء کی کشیدگی میں فیلڈ مارشل عاصم منیر کا کردار ریاستی بیانیے میں فیصلہ کن قرار دیا گیا۔ ان کی ترقی ”غیر معمولی عسکری قیادت، جرات اور قومی عزم“ کے اعتراف میں کی گئی۔ ان کا پیغام واضح تھا کہ پاکستان اپنی خودمختاری کا دفاع کرے گا، جارحیت کا بھرپور جواب دے گا، اور کسی قسم کے دباؤ کو قبول نہیں کرے گا۔ اس طرح عسکری قیادت، تزویراتی پیغام رسانی اور سیاسی علامتیت ایک دوسرے سے ہم آہنگ نظر آئیں۔

فیلڈ مارشل عاصم منیر کا کیریئر اس اعتبار سے منفرد ہے کہ انہوں نے ایک نمایاں کیڈٹ سے اعلیٰ ترین عسکری منصب تک کا سفر طے کیا۔
ایک ایسے کمانڈر کے طور پر سامنے جس نے دباؤ کے ماحول میں فیصلہ کن ردعمل دیا، پاکستان کی خودمختاری کا تحفظ کیا، اور جنگ بندی کو ایسے حالات میں ممکن بنایا جس سے دفاعی توازن برقرار رہا۔ اس تناظر میں مئی 2025ء کی جنگ ان کے پہلے سے بااثر عسکری سفر کو ایک علامتی قومی عروج میں تبدیل کرنے والا مرحلہ قرار دی گئی۔

معرکۂ حق کے تناظر میں فیلڈ مارشل سید عاصم منیر کا پیشہ ورانہ کردار قومی تاریخ میں ایک مضبوط، مدبر اور باوقار قیادت کی صورت میں ابھر کر سامنے آتا ہے، جہاں عسکری بصیرت، بروقت فیصلہ سازی اور غیر متزلزل عزم نے دفاعِ وطن کو نئی جہت عطا کی۔ انہوں نے بدلتے ہوئے جنگی تقاضوں اور ہائبرڈ خطرات کو نہایت باریک بینی سے سمجھتے ہوئے ایسی جامع حکمت عملی ترتیب دی جس نے نہ صرف دشمن کے عزائم کو بروقت بھانپ لیا بلکہ انہیں مؤثر اور بھرپور جواب دے کر ناکام بھی بنایا۔ ان کی قیادت میں پاک فوج نے پیشہ ورانہ مہارت، جدید ٹیکنالوجی کے مؤثر استعمال، انٹیلی جنس ہم آہنگی اور تینوں مسلح افواج کے درمیان مضبوط اشتراک کو فروغ دیا، جس سے قومی دفاعی ڈھانچہ مزید مستحکم ہوا۔ فیلڈ مارشل سید عاصم منیر نے محض عسکری میدان تک خود کو محدود نہیں رکھا بلکہ قومی یک جہتی، عوامی اعتماد اور ادارہ جاتی وقار کو بھی اپنی ترجیحات میں شامل رکھا، جو کسی بھی کامیاب عسکری قیادت کی پہچان ہوتی ہے۔ ان کا اندازِ قیادت، تحمل، تدبر اور خاموش مگر عمل پر مبنی ہے، جس میں جزباتیت کے بجائے حقیقت پسندی اور حکمت کو فوقیت حاصل ہے۔ معرکۂ حق کے دوران ان کی رہنمائی نے نہ صرف افواجِ پاکستان کے حوصلے بلند کئے بلکہ پوری قوم میں ایک نیا اعتماد اور ولولہ بھی پیدا کیا، جس نے ثابت کیا کہ مضبوط قیادت ہی قومی استحکام اور دفاع کی ضامن ہوتی ہے۔ ان کی پیشہ ورانہ زندگی نظم و ضبط، دیانت اور قومی خدمت کے اصولوں سے عبارت ہے، جو آنے والی نسلوں کے لیے ایک روشن مثال کا درجہ رکھتی ہے، اور یہی وہ اوصاف ہیں جو انہیں ایک باوقار سپہ سالار کے طور پر ممتاز کرتے ہیں۔

بشکریہ سنو ایف ایم نیٹ ورک

ڈائریکٹر نیوز اینڈ کرنٹ افیئرز ریڈیو پاکستان (سابق)

تحریر و تحقیق: ڈاکٹر الطاف احمد شاہ

معرکۂ حق اور سفارتی محاذ پر وزیر اعظم جناب محمد شہباز شریف کا مدبرانہ کردار

تاریخ میں معرکۂ حق کے حوالے سے پاکستان کا کردار زریں الفاظ سے لکھا جائے گا۔ اس معرکے نے نہ صرف ہمارے قومی تحفظ کو امر کر دیا بلکہ سفارتی سطح پر پاکستان کی سفارت کاری میں ایک نئی روح پھونک دی جس نے وزیر اعظم شہباز شریف کی قیادت میں افواجِ پاکستان کے کردار کو ملکی سلامتی، تحفظ اور اقوامِ عالم میں پاکستان کے مقام کو ہمالیاتی ناقابلِ تسخیر دفاعی حکمتِ عملی میں بدل دیا جس سے عالمی سطح پر پاکستانی قوم کو ایک پختہ سفارت کار، دفاعی طور پر مستحکم اور امن، تعاون اور عالمی انصاف کے قابلِ اعتبار فاتح کا مقام حاصل ہو گیا ہے۔

وزیر اعظم کے پُر امن دفاعی تحفظ کے تصور کو افواجِ پاکستان کے سربراہ نے ایک ایسی ٹھوس تعبیر دی جس سے عالمی برادری میں پاکستان کی حیثیت کو ایک نئی توانا اور سنجیدہ قوت کے طور پر دیکھا اور سمجھا جانے لگا ہے۔ دنیا بھر میں سفارت کاری کے بڑے ادارے جیسے اقوامِ متحدہ، مسلمان ممالک کی تنظیم، شنگھائی تعاون تنظیم اور دوسرے علاقائی سفارتی ادارے پاکستان کے مضبوط اور پُر اعتماد بیانیے کی نہ صرف پذیرائی کر رہے ہیں بلکہ پاکستان کو ایک اُبھرتی ہوئی پُر امن اور ناقابلِ تسخیر قوت کے ساتھ ساتھ ایک تیزی سے پھیلتی ہوئی سفارتی طاقت بھی تسلیم کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔

معرکۂ حق میں وزیر اعظم کی بہترین اور قابلِ عمل سفارت کاری نے بڑی طاقتوں بالخصوص امریکہ، چین اور روس کی نظر میں پاکستانی قد کاٹھ میں اضافہ کیا ہے۔

جبکہ علاقے میں طاقت کے توازن میں فیلڈ مارشل کی قیادت اور وزیر اعظم کی حکمتِ عملی نے ایسا لازوال کردار ادا کیا ہے جس سے جنوبی ایشیاء میں کئی دہائیوں تک اپنی سرحدوں اور پاکستانی عوام کو پُر امن مستقبل کی ضمانت دے دی ہے۔ مئی 2025ء میں فوجی محاذ پر ٹھوس اور مؤثر کامیابی اور سفارتی محاذ پر بہترین حکمتِ عملی نے اپنا پھل ماہِ جولائی میں اقوامِ متحدہ کی سکیورٹی کونسل کی صدارت کی صورت پاکستان کی جھولی میں ڈال دیا۔ سکیورٹی کونسل کی صدارت بلاشبہ پاکستان کے لیے معرکۂ حق میں لازوال کامیابی کے بعد وزیر اعظم کی قیادت میں ایک نیک شگون رہا۔ اس صدارتی مدت کے دوران سفارتی سطح پر اقوامِ متحدہ کی یہ سب سے اہم بڑی کونسل میں کثیر طرفی معاملات، اقوامِ متحدہ اور OIC کا تعاون اور فلسطین سہ ماہی بحث نہایت قابلِ ذکر کارنامے ہیں اور بلاشبہ سفارتی سطح پر قابلِ ذکر کامیابی ہے۔ اس کے علاوہ سکیورٹی کونسل کی قرارداد نمبر 2788 کو 22 جولائی 2025ء میں متفقہ طور پر پاکستان کی صدارت میں منظور کر لیا گیا جس کا بنیادی مقصد تنازعات کا پُر امن حل اور اس کا لائحہ عمل تشکیل دینا تھا اور اس میں بات چیت، ثالثی، کثیر الطرفی مذاکرات، امن میں خواتین کا کردار اور علاقائی تنظیموں سے تعاون کو بڑھانے کے موضوعات شامل رہے۔

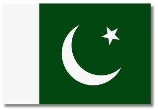

سفارتی سطح پر وزیر اعظم کی قیادت میں مقامی سطح پر معرکۂ حق کے بعد یہ ایک ٹھوس اور نظر آنے والا بین الاقوامی سطح پر بین الاقوامی معرکہ تھا۔ سفارتی محاذ پر کامیابیوں کا یہ تسلسل اگست 2025ء میں دورہ برطانیہ اور وہاں پی آئی اے کی پروازوں کی بحالی، تجارتی مذاکرات اور 1.7 ملین پر مشتمل برطانوی پاکستانی برادری کی تجارت کا اعلان بلاشبہ پاکستان کے ناقابلِ تسخیر دفاعی قوت اور بہترین سفارت کاری کا عملی ثبوت ہے۔ وزیر اعظم پاکستان نے پی آئی اے کی پروازوں کی بحالی کو ایک عظیم سنگِ میل قرار دیا۔ سفارتی سطح پر پذیرائی کا یہ سلسلہ افغانستان کے راستے ازبکستان، افغانستان اور پاکستان کے مابین تجارتی روابط اور ریلوے منصوبہ قابلِ ذکر ہیں۔ اسی طرح چین کے ساتھ سی پیک تعاون کو بڑھانے کے لیے CT اور زراعت کے شعبے میں پیشرفت پر چینی وزیرِ خارجہ کے اگست 2025ء کے دورے کے دوران اتفاق کیا گیا۔ آخر میں گزشتہ 13 سالوں میں بنگلہ دیش کے ساتھ وزیرِ خارجہ کی سطح پر سفارتی رابطے، چھ منصوبوں پر اتفاقِ رائے اور لوگوں کے ساتھ تعلقات کو وسعت دینا سفارتی سطح پر اس سمت میں ایک اور کامیابی ہے۔ اس کے علاوہ وزیر اعظم کی شنگھائی تعاون کونسل میں 31 اگست اور یکم ستمبر کو شرکت معرکہ حق کے بعد بین الاقوامی سربراہی سمٹ Head Of State Summit میں پاکستان کی توانا اور سنجیدہ حاضری کا بین الاقوامی سطح پر اپنا ایک الگ تاثر رہا۔

معرکۂ حق کے دوران پاکستان نے نہایت ذمہ دار ریاست کا مظاہرہ کیا۔ دنیا نے دیکھا کہ ایک ذمہ دار ریاست کس طرح اپنے دفاع کو یقینی بناتے ہوئے بھی امن کو ترجیح دیتی ہے، اس حکمت عملی نے پاکستان کے عالمی وقار کو مزید مستحکم کیا

معرکۂ حق میں من گھڑت بھارتی پروپیگنڈے اور جھوٹ پر مبنی بیانیے کے خلاف حکومتِ پاکستان کی جانب سے قائم کیے گئے خصوصی میڈیا سینٹر، قومی میڈیا اور بالخصوص ریڈیو پاکستان کا بھرپور کردار

تحریر: افشاں نگار

معرکۂ حق کے دوران جہاں ایک طرف زمینی حقائق اپنی جگہ موجود تھے، وہیں دوسری جانب اطلاعاتی محاذ پر بھی ایک شدید جنگ جاری تھی۔ بھارتی میڈیا کے بعض حلقوں کی جانب سے من گھڑت خبروں، بے بنیاد الزامات اور گمراہ کن بیانیے کے ذریعے پاکستان کے خلاف فضا ہموار کرنے کی کوشش کی گئی۔ ایسے حالات میں حکومتِ پاکستان نے بروقت اور مؤثر حکمتِ عملی اپناتے ہوئے وفاقی وزیر برائے اطلاعات و نشریات جناب عطاء اللہ تارڑ کی قیادت میں ایک مؤثر اور متحرک میڈیا سینٹر قائم کیا، جو بروقت معلومات کی فراہمی اور حقائق کی شفاف ترجمانی کا مرکز بن گیا۔ یہ میڈیا سیل نے ناصرف ملکی بیانیے کو مضبوط انداز میں پیش کرنے بلکہ عالمی سطح پر بھی سچائی کو اُجاگر کرنے میں پیش پیش رہا۔ مختلف غیر ملکی صحافیوں کی شرکت اور ان کی براہِ راست رپورٹنگ نے پاکستان کے مؤقف کو بین الاقوامی میڈیا میں معتبر انداز میں پہنچایا، جبکہ نجی پاکستانی میڈیا نے بھی ذمہ داری کا مظاہرہ کرتے ہوئے قومی بیانیے کو مؤثر انداز میں تقویت دی۔ جناب عطاء اللہ تارڑ کی قیادت میں میڈیا سنٹر قائم کرنے کا مقصد درست معلومات کی فراہمی اور بھارت کے منفی پروپیگنڈے کا سدباب تھا۔ اس خصوصی میڈیا سینٹر نے قومی اور بین الاقوامی میڈیا کے نمائندگان کو مستند اور بروقت معلومات فراہم کرنے میں کلیدی کردار ادا کیا۔ یہاں باقاعدہ بریفنگز، حقائق پر مبنی وضاحتیں اور سوالات کے تسلی بخش جوابات دیے گئے جس سے نہ صرف غلط فہمیوں کا ازالہ ہوا بلکہ پاکستان کا مؤقف واضح انداز میں دنیا کے سامنے آیا۔ اِس اقدام نے اطلاعاتی خلاء کو پُر کیا اور مخالف بیانیے کی شدت کو کم کرنے میں مدد دی۔

قومی میڈیا نے بھی اس مرحلے پر ذمہ داری کا مظاہرہ کرتے ہوئے ریاستی بیانیے کو مؤثر انداز میں عوام تک پہنچایا۔ ٹیلی ویژن چینلز، اخبارات اور ڈیجیٹل پلیٹ فارمز نے تحقیق، تجزیے اور مستند رپورٹس کے ذریعے عوام کو باخبر رکھا اور افواہوں کی بیخ کنی میں اہم کردار ادا کیا۔ اس ہم آہنگی نے ایک مضبوط قومی بیانیہ تشکیل دیا جو داخلی استحکام کا باعث بنا۔ بالخصوص ریڈیو پاکستان نے وزیر برائے اطلاعات و نشریات جناب عطاء اللہ تارڑ کی ہدایات کے مطابق ڈائریکٹر جنرل جناب سعید احمد شیخ کی زیرِ نگرانی اس پورے عمل میں ایک قابلِ اعتماد آواز کے طور پر اپنی روایت کو برقرار رکھا۔ ریڈیو پاکستان نے فوری اور مستند خبروں کی ترسیل، خصوصی نشریات اور تجزیاتی پروگرامز کے ذریعے عوام کو حقائق سے آگاہ رکھا۔ دیہی اور دور دراز علاقوں تک رسائی کے باعث، یہ ادارہ افواہوں کے تدارک اور قومی یکجہتی کے فروغ میں انتہائی مؤثر ثابت ہوا۔ حکومتِ پاکستان اور وزیر برائے اطلاعات و نشریات جناب عطاء اللہ تارڑ کی رہنمائی میں قومی میڈیا اور ریڈیو نے جس مربوط انداز میں کام کیا، اس نے بھارتی پروپیگنڈے کے اثرات کو کم کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ اس اطلاعاتی حکمتِ عملی نے یہ ثابت کیا کہ جدید دور میں سچ، بروقت معلومات اور مضبوط بیانیہ ہی اصل قوت ہیں۔

آخر میں یہ کہنا بجا ہوگا کہ معرکۂ حق صرف میدانِ عمل کی کامیابی کا نام نہیں بلکہ یہ ایک ایسی جامع جدوجہد ہے جس میں میڈیا، ریاستی ادارے اور قومی یکجہتی سب مل کر ملک کے وقار کا دفاع کرتے ہیں۔ وفاقی وزیر برائے اطلاعات و نشریات جناب عطاء اللہ تارڑ کی قیادت میں یہ میڈیا حکمتِ عملی ناصرف بھارتی پراپیگنڈے کا بھرپور توڑ ثابت ہوئی بلکہ معلوماتی جنگ میں پاکستان کی پیشہ ورانہ صلاحیتوں اور ابلاغی بصیرت کا عملی مظہر بھی بنی۔

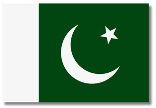

7 مئی 2025ء کو وزیر اطلاعات و نشریات جناب عطاء اللہ تارڑ نے پنجاب اور آزاد کشمیر میں شہری علاقوں پر بھارتی میزائل حملوں کے جواب میں پاک فضائیہ کے فوری اور بھرپور ردعمل کو سراہا۔ انہوں نے کہا کہ پاک فضائیہ نے پانچ لڑاکا بھارتی جنگی طیارے اور ڈرونز مار گرائے۔ وفاقی وزیر نے کہا کہ پاکستان کی مسلح افواج نے بھارتی جارحیت کا موثر جواب دیا۔
بھارتی حملوں کی مذمت کرتے ہوئے جناب عطاء اللہ تارڑ نے حملوں میں بے گناہ شہریوں کو نشانہ بنانے کو انتہائی افسوسناک قرار دیا۔
انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ پاکستانی فورسز نے صرف جارحیت میں ملوث بھارتی جنگی طیاروں کو ہدف بنایا۔
انہوں نے صحافیوں سے پاکستان کی جوابی کارروائی کے حوالے سے تفصیلات بتاتے ہوئے کہا کہ بھارتی ذرائع ابلاغ نے اپنے طیارے مار گرانے کو تسلیم کیا اور کہا کہ ہماری فوج نے بھارتی شہریوں کو نہیں بلکہ ان کے جنگی جہازوں کو نشانہ بنایا ہے جو ہماری مسلح افواج کی پیشہ وارانہ صلاحیتوں اور مہارت کی عکاسی کرتا ہے۔

وزیر اطلاعات و نشریات جناب عطاء اللہ تارڑ نے بتایا کہ پاکستان نے پہلے ہی کہا تھا کہ بھارت کی جانب سے کسی بھی قسم کی جارحیت کا پاکستان پوری قوت سے جواب دے گا۔

بنیان مرصوص

قرآن کی نظر میں مضبوط اُمت کا تصور

تحریر و تحقیق: محمد سعید احمد شیخ

قرآن مجید کی سورۃ الصف کی چوتھی آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِهٖ صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ"

ترجمہ: "بے شک اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے محبت کرتا ہے جو اس کی راہ میں صف باندھ کر لڑتے ہیں، گویا وہ سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہوں۔"

یہ آیت نہایت بلیغ انداز میں مومنین کی اجتماعی زندگی، ان کی قوت اور ان کے مطلوب کردار کا ایک جامع تصور پیش کرتی ہے۔

"بنیان مرصوص" کی ترکیب کو اگر لغوی اور صرفی اعتبار سے دیکھا جائے تو اس میں پوشیدہ حکمت کے موتی نمایاں ہونے لگتے ہیں۔ "مرصوص" کا مادہ "ر ص ص" ہے، جس سے "الرصاص" یعنی سیسہ کا لفظ نکلا ہے۔ "رَصَّ یَرُصُّ رَصًّا" کے معنی ہیں کسی چیز کو اس طرح جوڑ دینا کہ وہ آپس میں چمٹ جائے اور ان کے درمیان کوئی خلا باقی نہ رہے۔

اسی طرح "بنیان" کا لفظ "بَنیٰ یَبْنِی بِنَاءً" سے نکلا ہے اور یہ مصدر ہو کر یہاں اسمِ مفعول کے معنی میں استعمال ہوا ہے، یعنی "بنائی ہوئی عمارت"۔ چنانچہ "بنیان مرصوص" سے مراد ایسی عمارت ہے جس کے اجزاء سیسے کی طرح باہم جڑے ہوئے ہوں۔

عصری تناظر میں دیکھا جائے تو "بنیان مرصوص" کو ایک مضبوط کنکریٹ کی دیوار سے تشبیہ دی جاسکتی ہے، جیسی کہ بڑے بڑے ڈیمز میں بنائی جاتی ہے۔ ایسی دیواریں محض ظاہری طور پر نہیں بلکہ اندرونی طور پر بھی نہایت مضبوط اور مربوط ہوتی ہیں۔ البتہ قدیم زمانے میں اگر کسی دیوار کو غیر معمولی طور پر مضبوط کرنا مقصود ہوتا تو چنائی کے بعد اس کے اندر پگھلا ہوا تانبا ڈالا جاتا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ اُردو میں "بنیان مرصوص" کا ترجمہ عموماً "سیسہ پلائی ہوئی دیوار" کیا جاتا ہے۔

اس تصور کی ایک واضح مثال قرآن مجید کی سورۃ الکہف (آیت 96) میں ملتی ہے، جہاں ذوالقرنین نے یاجوج ماجوج کے حملوں سے حفاظت کے لیے لوہے کے تختوں کی مدد سے ایک دیوار تعمیر کی، اور پھر فرمایا: "اٰتُوْنِيْٓ اُفْرِغْ عَلَيْهِ قِطْرًا" لاؤ، "میں اس پر پگھلا ہوا تانبا ڈال دوں۔" اس عمل سے دیوار مزید مضبوط اور ناقابلِ نفوذ بن گئی۔

اسی طرح سورۃ الصف میں "بنیان مرصوص" سے مراد میدانِ جنگ میں مجاہدین کی ایسی صفیں ہیں جن میں کوئی رخنہ یا خلا نہ ہو، اور ایک ایک مجاہد اپنی جگہ اس قدر مضبوطی سے کھڑا ہو کہ دشمن کے لیے صف کے کسی ایک حصے کو بھی دھکیلنا ممکن نہ ہو۔

اس تشبیہ کے کئی اہم پہلو ہیں۔ سب سے پہلا پہلو اتحاد ہے۔ ایک عمارت اسی وقت قائم رہتی ہے جب اس کے اجزاء باہم جڑے ہوں۔ اگر اینٹیں بکھر جائیں تو عمارت باقی نہیں رہتی۔ اسی طرح اُمت کی اصل قوت بھی اس کے اتحاد میں ہے۔ دوسرا پہلو نظم و ضبط ہے۔ آیت میں "صفاً" کا لفظ اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ مومنین کو ایک ترتیب، ایک قیادت اور ایک نظم کے تحت کھڑا ہونا چاہیے۔ تیسرا پہلو استقامت ہے، کیونکہ "مرصوص" ایسی مضبوطی کو ظاہر کرتا ہے جو دباؤ اور حملوں کے باوجود قائم رہتی ہے۔

"مرصوص" کے اسمِ مفعول ہونے میں ایک لطیف نکتہ یہ بھی ہے کہ یہ مضبوطی خود بخود پیدا نہیں ہوتی بلکہ اسے پیدا کیا جاتا ہے۔ یعنی مومنین کو تربیت، نظم اور قیادت کے ذریعے ایک مضبوط جماعت میں ڈھالا جاتا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک مثالی امت خود کار طور پر وجود میں نہیں آتی بلکہ شعوری کوشش اور مسلسل محنت کا نتیجہ ہوتی ہے۔ یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو وہ جماعت محبوب ہے جو اخلاص کے ساتھ، منظم صف بندی میں، کامل نظم و ضبط اور مضبوط اجتماعی ربط کے ساتھ کھڑی ہو۔ یہ تشبیہ صرف ظاہری صف بندی تک محدود نہیں بلکہ اس میں اتحاد، استقامت، جرأت، قول و عمل کی سچائی، اور دشمن کے مقابل بے رخنہ مضبوطی کا مفہوم بھی شامل ہے۔ اس کے برعکس منافقین کی کمزوری یہ تھی کہ وہ زبانی دعوے تو بہت کرتے تھے مگر عملی میدان میں پیچھے ہٹ جاتے تھے۔ اس لیے "بنیان مرصوص" ایک ایسی مثالی جماعت کا نام ہے جو فی سبیل اللہ اخلاص کے ساتھ کھڑی ہو، تربیت یافتہ ہو، اپنے مقصد پر ثابت قدم ہو، اور اپنے اندر کوئی دراڑ باقی نہ رہنے دے۔

کچھ اہلِ علم نے یہ بھی کہا کہ صف باندھ کر لڑنے والوں کو بنیان "مرصوص" کہنا اس لیے بھی بلیغ ہے کہ منظم پیدل لشکر گھڑ سوار دستوں کی نسبت زیادہ مضبوط ہوتا ہے۔ گھڑ سوار بسا اوقات بکھر سکتے ہیں، جبکہ پیدل صف بندی زیادہ مربوط اور مستحکم ہوتی ہے۔ یہ ایک حکمتِ عملی کا نکتہ بھی ہے کہ مومنین اپنی شخصی قوتوں — یعنی تقویٰ، اخلاص، اتحاد، دلیری، استقامت اور شعور — کو بروئے کار لا کر "بنیان مرصوص" کا مقام حاصل کریں۔

چند احادیث مبارکہ میں بھی اس مفہوم کی تائید ملتی ہے۔ صحابیِ رسول عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کرام یہ جاننا چاہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب عمل کون سا ہے۔ اسی دوران رسول اللہ ﷺ کا قاصد آیا اور سب کو بلا لیا گیا۔ جب سب حاضر ہو گئے تو آپ ﷺ نے پوری سورۃ الصف کی تلاوت فرمائی۔ (مسند احمد) اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ کی راہ میں منظم اور مخلص جدوجہد نہایت محبوب عمل ہے۔

اسی طرح ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے منقول روایت میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو محبوب رکھتا ہے جو خالص نیت کے ساتھ اس کی راہ میں نکلے اور دشمن کے مقابلے میں جرات اور ثابت قدمی کا مظاہرہ کرے۔ اس موقع پر انہوں نے اسی آیت کی تلاوت فرمائی۔ (سنن ترمذی: 2568) اگرچہ اس روایت کی سند میں ضعف کا ذکر کیا گیا ہے، تاہم اس کا مفہوم قرآن کی تعلیمات سے ہم آہنگ ہے۔

آخر میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ "بنیان مرصوص" کا تصور ایک مکمل اجتماعی فلسفہ پیش کرتا ہے۔

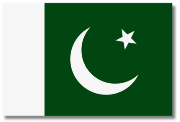

یہ ہمیں سکھاتا ہے کہ ایک مضبوط اُمت وہ ہے جو اتحاد، نظم، اخلاص اور استقامت کے ساتھ کھڑی ہو۔

گذشتہ سال کی پاک بھارت جنگ کے تناظر میں "بنیانِ مرصوص" کی قرآنی ترکیب کو اختیار کرنا محض ایک ادبی یا جذباتی انتخاب نہیں تھا بلکہ ایک باقاعدہ فکری و عملی حکمت کی مظہر تعبیر تھا۔ پہلگام فالس فلیگ آپریشن کے بعد پیدا ہونے والی کشیدگی کے پس منظر میں پاکستان کی مسلح افواج نے دفاعِ وطن کے لیے کارروائی کی، تو اس آپریشن کو "بنیانِ مرصوص" کا نام دینا در اصل اسی قرآنی اصول کو عملی میدان میں نافذ کرنے کا اعلان تھا۔ اس نام کے انتخاب میں یہ پیغام مضمر تھا کہ دشمن کے مقابلے میں کسی قسم کی کمزوری — خواہ وہ جرأت کی ہو یا اتحاد کی — قابل قبول نہیں، بلکہ پوری قوت کے ساتھ ایک منظم اور مربوط صف کی صورت میں کھڑا ہونا ہی کامیابی کی ضمانت ہے۔

اس نام کے پس منظر میں ایک گہری حکمت کار فرما تھی۔ قرآنِ کریم نے جس طرح مومنین کو میدانِ عمل میں "بنیانِ مرصوص"، یعنی سیسہ پلائی ہوئی دیوار سے تشبیہ دی ہے، اسی تصور کو سامنے رکھتے ہوئے یہ واضح کیا گیا کہ قومی دفاع صرف عسکری قوت کا نام نہیں بلکہ ایک ہمہ جہت اجتماعی ہم آہنگی کا تقاضا کرتا ہے۔ اس کے لیے ناگزیر ہے کہ بری، بحری اور فضائی افواج مکمل یکجائی کے ساتھ اپنے فرائض انجام دیں، دیگر قانون نافذ کرنے والے ادارے اسی نظم کا حصہ بنیں، اور پوری قوم اس جدوجہد میں اپنی مسلح افواج کے شانہ بشانہ کھڑی ہو — یوں کہ گویا ایک ہی دیوار کے اجزاء ہیں، جن میں کسی قسم کی دراڑ کا تصور بھی ممکن نہ ہو۔

مزید برآں، عصرِ حاضر کی جنگوں کے تقاضوں کے مطابق یہ حقیقت مسلمہ ہے کہ کامیابی اسی قوم کا مقدر بنتی ہے جس کے فوج اور عوام کے درمیان کوئی خلیج نہ ہو۔ اسی لیے "بنیانِ مرصوص" کا نام اس امر کی عملی تفسیر بن کر سامنے آیا کہ ریاست کے تمام ستون — مسلح افواج کے تینوں شعبے، قومی ادارے، اور بالخصوص میڈیا (خصوصاً سوشل میڈیا) ایک متفقہ بیانیے اور مشترکہ مقصد کے ساتھ میدان میں اتریں، تاکہ دشمن پر یہ واضح ہو جائے کہ اس قوم کے اندر نہ کوئی انتشار ہے، نہ کوئی کمزوری، اور نہ کوئی باہمی اختلاف جو اس کی صفوں میں رخنہ ڈال سکے۔

یوں "بنیانِ مرصوص" محض ایک عسکری اصطلاح نہیں بلکہ ایک جامع قومی تصور ہے، جو اتحاد، نظم، استقامت، جرأت اور اخلاص کے ان اصولوں کو مجسم کرتا ہے جنہیں قرآنِ حکیم نے مومنین کی پہچان قرار دیا ہے۔ یہی وہ حکمت تھی جس کے تحت اس آپریشن کا نام رکھا گیا — تاکہ ایک قرآنی استعارہ عملی دنیا میں ایک زندہ حقیقت بن کر ابھرے، اور قوم و فوج مل کر ایک ایسی مضبوط، مربوط اور ناقابلِ تسخیر دیوار کی صورت اختیار کر لیں جسے کوئی طاقت متزلزل نہ کر سکے۔

معرکۂ حق، پاکستان کی مسلح افواج کا ایک صمیم عزم

تحریر: احسان احمد خان

مئی 2025ء میں دنیا نے ایک بار پھر بھارت کے ان منفی ہتھکنڈوں کو دیکھا جو سیاسی مفادات کے حصول کے لیے وہ استعمال کرتا آیا ہے۔اِس مرتبہ کی مضحکہ خیز منصوبہ بندی میں پہلگام میں دہشت گردی کے خوفناک حملے کو شامل کیا گیا جس میں مذہبی شناخت کی بنیاد پر معصوم سیاحوں کو موت کے گھاٹ اُتارا گیا۔ ہمیشہ کی طرح بغیر کسی شواہد کے بھارتی میڈیا نے اِس کا الزام پاکستان پر لگایا۔ یہ واقعہ پاکستان کے خلاف بھارت کی معروف کہانیوں کا ایک سلسلہ تھا جو وہ کئی عشروں سے گڑھ رہا ہے۔ 2016ء میں اڑی اور پٹھان کوٹ، 2019ء میں پلوامہ اور اِس مرتبہ ایک ایسا سیاحتی مقام جو فوجی علاقے کے احاطے میں واقع ہے۔ ہر واقعے کا مقصد ایک ہی تھا کہ اندرونی خلفشار کو چھپایا جائے اور پڑوسی ملک کو موردِ الزام ٹھہرایا جائے۔

بھارتی قیادت، میڈیا اور ہندو توا نظریے کے نشے میں دھت عوام نے مگرمچھ کے آنسو بہاتے ہوئے انتقام کا مطالبہ کیا۔ مقامی سیاست پر اثر انداز ہونے کے ایجنڈے پر عمل پیرا ہو کر بھارتی حکومت نے اپنی فوج کو استعمال کرنے کا فیصلہ کیا جو شاید اِس مہم جوئی میں دلچسپی نہیں رکھتی تھی۔ نئی دہلی نے نہایت غلط اندازہ لگایا اور وہ قدم اٹھایا جس کے دفاع کے لیے وہ تیار نہ تھا۔ بھارتی سیاسی اسٹیبلیشمنٹ بکھرے ہوئے اور منقسم ووٹرز کو ایک جگہ متحد کرنے کے لیے مضطرب تھی۔

بھارت کا یہ عمل عالمی قوانین کی کھلی خلاف ورزی اور تکبر اور پاگل پن کا صریح مظاہرہ تھا۔ جب بھارتی لڑاکا طیارے آسمان سے پتنگوں کی مانند نیچے گر رہے تھے اس وقت بھارتی حکومت اور دھوکے باز بھارتی میڈیا اپنی فوج کی بہادری کی داستانیں اور بھارتی فضائیہ کی فتح کی من گھڑت کہانیاں بیان کر رہے تھے اور پاکستانی فضائیہ کے جہازوں کو مار گرانے کے خواب عوام کو دکھا رہے تھے۔ شرمندگی کی شدت اس قدر تھی کہ بھارتی اسٹیبلیشمنٹ نے جھوٹ، حقائق کو مسخ کرنے اور دھوکہ دہی سے کام لیا۔ نقصان بہت ہو چکا تھا، حد سے زیادہ۔ نہ صرف بھارتی ایئر فورس کی ساخت داؤ پر لگ چکی تھی جو مفلوج ہو کر اگلے دو دن کے لیے زمین بوس ہو چکی تھی بلکہ انڈین سول ملٹری میڈیا کے تکون کا جھوٹا دکھاوا بھی اپنے ہی جھوٹ تلے دب کر تباہ ہو گیا تھا۔

سمندری محاذ پر پاکستان نیوی پوری طرح چوکنا رہی۔ اہم اور حساس سمندری علاقوں میں عزم اور تیاری کے ساتھ موجود رہی۔ اس کے برعکس بھارتی نیوی نے جنگ کے امتحان کا سامنا کرنے کے بجائے اپنی بندرگاہوں کی حفاظت کو ترجیح دی۔ یہاں یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ بھارتی نیوی کا "بلو واٹر نیوی" کے طور پر بہت ڈھنڈورا پیٹا جاتا رہا جو محض ایک فریب ثابت ہوا۔ کیریئر گروپ جو طاقت کا مظاہرہ کرنا چاہتا تھا پاکستان نیوی کے خوف سے دُم دبا کر بھارتی ساحلی شہر کاروار کی طرف بھاگ گیا اور اپنی نیول بیس سے نہ نکلنے کا فیصلہ کیا۔

اس نے وہ مظلومیت سے بھرا بیانیہ گھڑا جس کو سازشی میڈیا نے ہوا دی جہاں بدلے کی آواز مسلسل گونجتی رہی۔ یہ طرزِ عمل سچائی اور حقیقت پسندی کے بجائے انتہا پسندانہ قوم پرستی اور جنگی جنون کی وجہ بنا۔ اپنے نام نہاد دفاع کے نام پر بھارت نے حملوں کے سلسلے کا آغاز کیا جن میں پاکستان کے اندر سول ایریا کو نشانہ بنایا گیا جو کہ فوجی مقاصد بالکل نہ تھے۔ عبادت گاہوں کو مہلک ہتھیاروں اور گولہ بارود سے نشانہ بنایا گیا جس میں معصوم پاکستانی شہریوں کی ہلاکتیں ہوئیں۔

بھارتی نیوی کے اکثر جہاز بندرگاہوں میں ہی کھڑے رہے۔ ان کی خاموشی اِس بات کی علامت تھی کہ انہیں پاکستان نیوی کا شکار بننے کا خوف ہے۔ پاکستان فضائیہ کی طرح پاکستان نیوی کے بہادر افسروں اور جوانوں نے سمندر پر اپنی برتری قائم رکھی اور اپنے نصب العین "ہمت کا علم، موجوں پہ قدم، اللہ کا کرم" کے عین مطابق سمندروں سے ہونے والی کسی بھی جارحیت کو روکنے کے مشن میں کامیاب رہے۔ شرمندگی اور ہچکچاہٹ کا شکار ہو کر بھارت نے مجبوراً جنگ کے دیگر حربوں کا سہارا لیا۔

مسلح ڈرونز، گولا بارود اور طویل فاصلے تک مار کرنے والے میزائلز استعمال کیے لیکن ان میں سے ایک بھی پاکستان کی مسلح افواج کے حوصلے کو چیلنج نہ کر سکا۔ وہ اپنے عزم میں استقلال اور فخر کے ساتھ صمیم رہے۔ 9 اور 10 مئی کی رات کو پاکستان ایئر فورس کے بیسز پر بھارت نے حملہ کرنے کی کوشش کر کے اِس عشرے کی سب سے بڑی جنگی غلطی اور بھول کی۔ پاکستان کے جوابی وار کو روکنے میں بھارت نے غلطی کی۔ بھارت نے کشیدگی کی آخری حد کو عبور کر کے پاکستان کو بھرپور جوابی کاروائی پر مجبور کیا۔ پاکستان آرمی نے پاکستان کی دیگر مسلح افواج کے ساتھ روابط قائم رکھتے ہوئے بھارت کی فوجی تنصیبات کو انتہائی درستگی کے ساتھ نشانہ بنایا۔ شمال میں کشمیر کی پہاڑی چوٹیوں سے لے کر جنوب میں جام نگر کی فوجی تنصیبات تک بھارت کے حساس کمانڈ اینڈ کنٹرول مراکز، لاجسٹک مراکز اور فضائی اڈوں کو نہایت درستگی کے ساتھ نشانہ بنایا۔ الفتح میزائل نے حقیقت میں وہ مقاصد حاصل کیے جن کے لیے یہ بنایا گیا تھا۔ ان میزائلوں نے دشمن سے فتح چھین لی۔

پاکستان کا جوابی وار کوئی اندھا غصہ نہ تھا بلکہ یہ نپی تلی، محتاط اور انتہائی پُراثر کاروائی تھی۔ ہر کاروائی کے ساتھ ایک پیغام بھی تھا کہ ہم جنگ نہیں چاہتے لیکن ہم جارحیت کو کبھی برداشت نہیں کریں گے۔ بوکھلاہٹ، دوستانہ فائر اور اندرونی انتشار جیسی رپورٹس سے معلوم ہوتا ہے کہ بھارتی فوج کے افسران میں فیصلہ سازی کی صلاحیت مفلوج ہو چکی ہے۔ نقصان کو چھپانے کی بھارتی کوششیں سچ پر پردہ ڈالنے میں بری طرح ناکام رہی ہیں اور نہ ہی ان کا پروپیگنڈا بھارتی شہروں پر گونجتے ہوئے سائرن کے شور اور بین الاقوامی ردِ عمل کو دبا سکا۔ امریکہ جس نے ابتداء میں اس جنگ سے لاتعلقی کی پالیسی اپنائی تھی۔ اس جنگ میں مداخلت پر مجبور ہو گیا۔ اس کی وجہ فریقین کی درخواست نہیں تھی بلکہ اپنے عزم و ارادے میں پاکستان اور اس کی مسلح افواج کی واضح ترجیحات اور کامیابیاں تھیں۔ سول ملٹری مکمل ہم آہنگی کے ساتھ پاکستان کی سیاسی قیادت نے سفارت کاری کا محاذ سنبھالا جبکہ اس کی مسلح افواج نے طاقت، تحمل اور دفاعی بصیرت کے ساتھ فوجی محاذ کا تحفظ یقینی بنایا۔ یہ ایک ایسا جنگ بندی کا معاہدہ نہ تھا جو کسی دباؤ میں آ کر کیا گیا ہو۔ پاکستان نے اپنا آپریشن اس لیے ختم نہیں کیا کہ اس کو مجبور کیا گیا تھا بلکہ اس آپریشن نے اپنے مقاصد حاصل کر لیے تھے جو جارح کو سزا دینا، اپنے دفاع کو یقینی بنانا اور بغیر کسی شبہ کے اس بات کو واضح کرنا تھا کہ کسی بھی جارحیت کا جواب متحد ہو کر بھرپور انداز سے دیا جائے گا۔

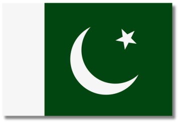

آپریشن معرکۂ حق جو 96 گھنٹے تک جاری رہا یہ تاریخ میں سنہری حروف سے رقم ہو گا اور صمیم عزم کی ایک عظیم داستان ہو گی۔ یہ آپریشن صرف ایک فوجی کاروائی نہ تھی بلکہ ایک قومی بیانیہ تھا۔ یہ آپریشن قیادت کی بصیرت، مسلح افواج کی پیشہ ورانہ صلاحیتوں، عسکری اور سیاسی اداروں کے مابین مضبوط اتحاد اور سب سے بڑھ کر پاکستان کے محبِ وطن عوام کے استقلالی جذبے کا مظاہرہ تھا۔ آپریشن معرکۂ حق کے اسباب اب وار کالجز اور تھنک ٹینکر میں دفاع جوابی کاروائی اور حکمرانی کی مہارت کے طور پر پڑھائے جائیں گے۔ سرحد پار بھارت کے لیے یہ ایک عبرت ناک سبق رہے گا۔ جب مقابلہ صمیم عزم، واضح مقاصد اور قومی یگانگت سے ہو تو تعداد میں برتری اور بلند و بانگ دعوؤں کی کوئی اہمیت نہیں ہوتی۔ دشمن نے ایک ایسی حد عبور کی جہاں سے اس کی سلامتی کے ساتھ واپسی ممکن نہ تھی۔ اسے اس کے عمل پر پچھتانے اور ندامت پر مجبور کر دیا گیا۔

اس آپریشن میں شاید بھارتی قیادت کے لیے سب سے بڑا سبق یہ ہے کہ کبھی بھی پاکستان کے صبر کو اس کی کمزوری، خاموشی کو خوف اور عزم کو محض مفروضہ سمجھنے کی غلطی نہ کی جائے۔

پاکستان زندہ باد

بشکریہ FM101 لاہور

معرکۂ حق

پاکستان کی عسکری طاقت اور سفارتی فتح

تحریر: فیاض احمد عباسی

قائداعظم محمد علی جناحؒ کی بصیرت اور بانیانِ پاکستان نے یہ بھانپ لیا تھا کہ پاکستان کے تحفظ اور دفاع کے لیے مضبوط افواج کا ہونا ناگزیر ہے جو دشمن کے مکارانہ اور عیارانہ چالوں کا مقابلہ کر سکے۔ 1965ء، 1971ء اور کارگل کی جنگوں کے دوران پاکستان کی مسلح افواج نے اس دُوراندیشی کو سچ ثابت کیا اور سرفروشی کی داستانیں رقم کر کے پاکستان کے دفاع کو یقینی بنایا۔ مکار اور عیار دشمن قیامِ پاکستان سے ہی پاک وطن کو ہر ممکن نقصان پہنچانے کی کوشش کرتا رہا ہے۔

کبھی جنگ مسلط کر کے، کبھی دہشت گردی کی سرپرستی کر کے اور کبھی سفارتی سطح پر سازباز کر کے۔ لیکن آفرین ہے مسلح افواج اور محبِ وطن قوم کو جس نے دشمن کی ہر سازش کو ناکام بنایا، اس کے ناپاک عزائم کو خاک میں ملایا۔

مکارانہ اور فریبی مزاج کے حامل دشمن نے مئی 2025ء میں پاکستان پر جارحیت کر کے عالمی ذلت اور رسوائی کمائی۔ بھارت کو یہ گمان تھا کہ وہ خطے کی بہترین فوجی قوت کا حامل ملک ہے اور کوئی بھی حیلہ بہانہ بنا کر پاکستان کو نقصان پہنچا سکتا ہے۔ اس کو اپنی بری، بحری اور فضائی فوج کی برتری کا یقین تھا۔ لیکن بتوں کے پجاری یہ حقیقت بھول گئے کہ جنگیں صرف سازوسامان اور جدید آلاتِ حرب سے نہیں لڑی جاتیں۔

پاکستان کی مسلح افواج اپنے دشمن کی فطرت سے بخوبی واقف تھیں اور ہر لمحہ تیار بھی۔ عزم، جذبہ اور کامل یقین کارفرما تھا۔ قوم کی دعائیں ساتھ تھیں۔ دنیا نے دیکھا کہ پاکستان نے کس طرح اپنے سے کئی گنا بڑے دشمن کو شکست سے دوچار کیا۔ دنیا کے جدید جنگی طیارے رافیل کو گرا کر دنیا کی تاریخ میں نئے باب کا اضافہ کیا۔ دشمن کے اہم ترین اور محفوظ ترین سمجھے جانے والے فوجی ٹھکانوں کو تہہِ خاک کر دیا۔ عصرِ حاضر کے ناقابلِ شکست سمجھے جانے والے دفاعی نظام کو ناکارہ بنا دیا۔ پاکستان نے اپنی حدود میں رہتے ہوئے سائبر حملہ کر کے اُن کے مواصلاتی اور معلوماتی نظام کو غیر فعال کر دیا۔ آپریشن بنیان مرصوص نے وہ شاندار کامیابی سمیٹی جو رہتی دنیا تک یاد رہے گی۔

معرکۂ حق اور آپریشن بنیان مرصوص پاکستان کی تینوں مسلح افواج کی ہم آہنگی، بہترین تعاون، باہمی ربط، اتحاد اور یک جہتی کی بہترین مثال تھے۔ افواجِ پاکستان نے دشمنانِ پاکستان کو یہ پیغام دیا کہ ٹیکنالوجی کے اس جدید دور میں افواجِ پاکستان ہر طرح کے چیلنج سے نمٹنے کے لیے مکمل تیار ہیں۔

دشمن چاہے تعداد میں بڑا ہی کیوں نہ ہو اور زیادہ حربی و جنگی سازوسامان سے لیس ہو لیکن پاک افواج کی پیشہ وارانہ صلاحیتوں، جذبہ اور عزم ہمیشہ بالا و برتر رہے گا۔ پاکستان نہ مٹنے کے لیے بنا ہے۔ اس کا دفاع ہر قیمت اور ہر قربانی سے کیا جائے گا۔ معرکۂ حق کے دوران پاکستان بحریہ کا کردار نہایت اہم رہا۔ بہترین حکمت عملی اور بھرپور آپریشنل تیاریوں کو دیکھ کر دشمن نے اپنے ہی سمندری علاقوں میں دُبک کر رہنے میں عافیت جانی۔

ایک بڑی بحری فوج کے ہوتے ہوئے بھی کوئی چھوٹی نوعیت کی کارروائی کی بھی ہمت نہ کی۔ سمندری دفاع اور ساحلی حفاظت کے لیے پاکستان بحریہ کے آفیسرز اور جوان ہر لحظہ تیار تھے۔ صمیم عزم، حبُ الوطنی اور حسبنا اللہ و نعم الوکیل کا جذبہ لیے وطن کے بحری دفاع کو ناقابلِ تسخیر بنائے ہوئے تھے۔ آپریشن سندور کے دوران بھارتی بحریہ نے اپنے جنگی جہازوں، طیارہ بردار جہازوں بشمول آئی این ایس وکرانت اور آبدوزوں کو اگلی سرحدوں پر تعینات تو کیا مگر حملے کی ہمت نہ بندھی۔ پاکستان بحریہ کی کڑی نگرانی نے دشمن کو اپنے پانیوں تک محدود رہنے پر مجبور کیا۔ پاکستان بحریہ نے اپنے جنگی جہازوں، آبدوزوں اور نگرانی کرنے والے جہازوں کو بروقت موزوں مقامات پر تعینات کیا۔ اس حکمتِ عملی سے دشمن اپنے ارادوں سے باز رہا اور تہہ در تہہ دفاع کو ممکن بنایا گیا۔

معرکۂ حق کو ایک سال گزرنے کو ہے۔ اس کامیاب معرکہ نے مملکتِ خداداد پر دوررس مثبت اثرات مرتب کیے۔ ان اثرات کا دائرہ دفاع، سفارت کاری، قومی سلامتی، قومی اتحاد و یگانگت سے لیکر دنیا میں پاکستان کے مثبت تشخص کے فروغ تک پھیلا ہوا ہے۔ مئی 2025ء کے بعد دنیا بالخصوص مسلم ممالک نے پاکستان کو منفرد نظریے سے دیکھنا شروع کیا۔ پاکستان کے بارے میں اُن کی رائے بدلنا شروع ہوئی۔ اس سے قبل یہ سمجھا جا رہا تھا کہ بھارت خطے کا ایک بڑا ملک ہے جس کے پاس ایک بڑی فوج ہے جو جدید ہتھیاروں اور ٹیکنالوجی سے لیس ہے۔ بھارتی میڈیا مسلسل کئی عشروں سے دنیا کو جو من گھڑت اور مفروضوں پر مبنی تصویر دکھا رہا تھا اس کے بعد یہ تاثر زور پکڑتا جا رہا تھا کہ شاید بھارت خطے کا واقعی طاقتور ملک بننے کی صلاحیت رکھتا ہو۔ ایک بڑا ملک اور بڑی فوج علاقائی مسائل اور امن کے قیام میں مثبت کردار ادا کر سکتا ہے۔ طاقتور ممالک سے قربت کا تاثر قائم کر کے بھارت نے اپنے مقاصد کے حصول کو ممکن بنانے کی سازشیں بھی کیں۔

اپنی عوام کے ساتھ ساتھ اقوامِ عالم کو بھی گمراہ کیا۔ جھوٹ، نفرت اور شدت پسندی پر مبنی مودی کی پالیسی پر مکاری اور عیاری کی تہہ زیادہ دیر اپنا وجود قائم نہ رکھ سکی۔ مئی 2025ء میں بھارتی اقدام نے اُسے جتنا نقصان پہنچایا، اس کی تلافی ممکن نہیں۔

اللہ تعالیٰ کے خصوصی فضل اور قوم کی دعاؤں سے مسلح افواج کو اس معرکہ میں شاندار کامیابی حاصل ہوئی جس نے دنیا کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیا۔ دنیا نے ایک نیا پاکستان دیکھا جو محدود وسائل اور طرح طرح کے مسائل کے باوجود دفاعی لحاظ سے سیسہ پلائی دیوار ثابت ہوا۔ عالمی رائے بدلی، فوج کی پیشہ ورانہ صلاحیتوں کا اعتراف ہوا۔ جدید ٹیکنالوجی اور سائبر وار فیئر صلاحیتوں نے کمال کا درجہ حاصل کیا۔ مسلم ممالک نے ٹیکنالوجی کے حصول، فنِ حرب کی تربیت اور پاکستان کے فخر جے ایف 17 کو اپنے دفاعی بیڑے میں شامل کرنے کے لیے پاکستان سے رابطے کیے۔ دورے ہوئے، معاہدے ہوئے اور تکمیل ہوئی۔

معرکۂ حق نے پاکستان کے دو قومی نظریے میں نئی جان ڈالی، جوان، بوڑھے، بچے، خواتین سب نے یکجہتی دکھائی اور دشمن کے ناپاک عزائم کے سامنے سبز ہلالی پرچم کے نیچے جمع ہو گئے۔ بلا امتیاز رنگ و نسل، مذہب و سیاست، رتبہ و مقام مسلح افواج کے شانہ بشانہ کھڑے ہوئے۔ جس نے دو قومی نظریے کو مزید مضبوط بنایا۔ یہ آپریشن استحکامِ پاکستان کا اہم سنگِ میل تھا۔

دشمن نے ناکامی اور ہزیمت کا بدلہ لینے کے لیے آلہ کار تلاش کرنا شروع کر دیے۔ میدانِ جنگ میں مقابلے کی ہمت تو نہ تھی۔ پیٹھ پیچھے چھرا گھونپنے کی منصوبہ بندی کرنے لگا۔ پاکستان میں افراتفری پھیلانے اور بدامنی کی فضا قائم کرنے کی سازش رچائی گئی جس کے لیے افغانستان میں موجود ہمنواؤں سے رابطے کیے گئے۔ اس گٹھ جوڑ نے پاکستان کو غیر مستحکم کرنے کی کوشش کی۔ پاکستان نے سفارتی طریقوں اور دوست ممالک کے ذریعے دہشت گردوں اور اُن کے سہولت کاروں کو خبردار کیا مگر وہ اپنی قبیح حرکت سے باز نہ آئے۔ بنیان مرصوص کے سلسلے کو آگے بڑھاتے ہوئے آپریشن غضب لحق کے ذریعے دہشت گردوں اور خوارج کے ٹھکانوں کو زمینی اور فضائی حملوں کے ذریعے تاک تاک کر نشانہ بنایا گیا۔ پاکستان اور امن کے دشمنوں نے دہشت گردوں کی ہر طرح سے مدد کی لیکن پاک فوج کے جذبوں نے اُن کو بری طرح مات دی۔

معرکۂ حق کی کامیابی نے پاکستان کو دنیا میں بلند وقار عطا کیا جس میں مزید اضافہ اُس وقت دیکھنے کو ملا جب دنیا ایران، اسرائیل اور امریکہ کی جنگ کی وجہ سے تباہی کے دھانے پر پہنچ چکی تھی۔ سینکڑوں معصوم جانیں اس جنگ کی نذر ہو گئیں۔ بے شمار مالی نقصان اُٹھانا پڑا اور پوری دنیا کی معیشت متاثر ہونے لگی۔ کئی خاندان بے گھر ہوئے، قیمتی اثاثہ جات اور قدرت کے بیش قیمت نعمتوں کو تباہ و برباد کر دیا گیا۔ 13 جون 2025ء کو اسرائیل ایران کی نیوکلیئر اور عسکری ٹھکانوں پر حملہ کر کے دنیا کو نئی جنگ میں دھکیل دیا۔ امریکہ بھی اس جنگ میں شامل ہو گیا۔ فروری 2026ء میں امریکہ نے ایران پر حملہ کر کے عالمی امن کو ایک مرتبہ پھر خطرے سے دوچار کر دیا۔

ایسے حالات میں صرف پاکستان نے اپنی ساکھ اور مضبوط تعلقات کی بنا پر دنیا کو تباہی سے بچایا اور امریکی ڈیڈلائن سے صرف چند گھنٹے قبل دونوں فریقین کو عارضی جنگ بندی پر آمادہ کر لیا۔ یہ ایک ایسا کارنامہ ہے جس کی تاریخ گواہ رہے گی کہ پاکستان کی کامیاب سفارت کاری اور دوست ممالک کے بھرپور تعاون کی بدولت امریکہ اور ایران 47 سال بعد براہِ راست مذاکرات پر رضامند ہوئے۔ اسلام آباد کو میزبانی کا شرف حاصل ہوا۔ سب معاملات طے پا گئے۔ باقی معاملات حل کے قریب ہیں۔ دنیا ششدر رہ گئی۔ سفارت کاری اور لیڈرشپ کی قائدانہ صلاحیتوں کا اعتراف کیا گیا۔ عالمی راہنما اور میڈیا وزیراعظم پاکستان اور فیلڈ مارشل کی ذہانت اور قابلیت کے معترف ہو چکے ہیں۔ پاکستان کی عظمت میں اضافہ ہوا۔ دشمن جو مئی میں پاکستان کو نقصان پہنچانے کے خواب دیکھ رہا تھا اب ایک کونے میں ناکام و نامراد بیٹھا ہوا ہے۔ دنیا اس کی مکاری، عیاری اور موقع پرستی سے واقف ہو چکی ہے۔

اس کے من گھڑت رتبے کا بت پاش پاش ہو چکا ہے۔ اس کے اندر سے آوازیں اُٹھنا شروع ہو چکی ہیں۔ اُس کی عوام پالیسیوں سے سخت نالاں ہے۔ نفرت، بنیاد پرستی، اور شدت پسندی پر مبنی پالیسی نے بھارت کی ساکھ کو انتہائی نقصان پہنچایا۔

آج پاکستان جس مقام پر کھڑا ہے اور دنیا جو اس کی قدر کرتی ہے۔ اس کی سفارت کاری کو بہترین سفارتکاری قرار دیا جا رہا ہے۔ لیڈرشپ کی ذہانت اور دوراندیشی کو سراہا جا رہا ہے، دوست ممالک کے اعتماد میں اضافہ ہوا ہے۔ عظمت اور وقار کے اس مقام کو معرکۂ حق کی بنیاد کہا جائے تو بے جا نہ ہو گا۔ اس معرکہ نے پاکستان کے تصور کو بدل دیا اور دنیا کی سوچ کا رخ موڑا ہے۔ اس معرکہ کی فتح کے نتائج دوررس اور دیرپا ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے پاکستان کو وہ مقام ضرور حاصل ہو گا جس کا خواب علامہ اقبالؒ نے دیکھا تھا اور جس کے لیے قائداعظم محمد علی جناحؒ نے زندگی کے شب و روز ایک کر دیئے۔ ان کامیابیوں پر قوم اور مسلح افواج کو خراج تحسین۔ قوم کا عزم اور افواج کا عمل ملک کو ترقی، خوشحالی اور شان و شوکت کی بلندیوں پر فائز کرے گا۔

بنیان مرصوص کی کامیابی کا ایک سال مکمل ہونے پر

سناؤ لالہ جی تم کو جواب کیسا لگا
ہم ایک قوم ہیں اور اک خدا کو مانتے ہیں
تمہارے جیسے سنپولوں کو ہم ہی جانتے ہیں
ہمارے گھر کی طرف پھر نظر اٹھاو گے؟
ہماری قوت بازو کو آزماؤ گے؟
یہ جیت میرے وطن کی سلامتی کی ہے
یہ راہ حق و صداقت کی راستی کی ہے
ہماری راہ میں جو امتحان آگے ہیں
تمام مرحلے مشکل کے ہم نے سوچے ہیں
ہمیں تو راہِ وطن میں شہادتیں ہیں قبول
ہمارا حامی ہے اللہ اس کا پیارا رسول
ہمارے پاک وطن ہم ہیں تجھ سے تُو ہم سے
تجھے سنواریں گے ہم اپنے عزمِ پیہم سے
سنے یہ دنیا کی اقوام ہم نے جو بھی کیا
ہمیں ہے فخر کہ خود ہم نے فیصلہ ہے کیا

شاعر: طاہر پرواز

بشکریہ FM101 اسلام آباد

تحریر:
بریگیڈیئر سید کرار حسین عابدی (ر)

معرکۂ حق 2025ء

پاکستانی سیاسی اور فوجی قیادت کی حکمتِ عملی اور قومی عزم کی روشن مثال

پاکستان کی تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ جب بھی وطنِ عزیز کو کسی بیرونی خطرے یا جارحیت کا سامنا ہوا، قوم اور مسلح افواج نے مل کر ایسی مثال قائم کی جو دنیا کے لیے قابلِ تقلید بن گئی۔ 2025ء کے معرکۂ حق میں بھارت کے خلاف حاصل ہونے والی کامیابی بھی اسی تسلسل کی ایک درخشاں کڑی ہے۔ یہ فتح صرف عسکری میدان میں برتری کا نام نہیں بلکہ قومی اتحاد، سیاسی قیادت کی بصیرت، عسکری قیادت کی مہارت اور پاکستانی میڈیا کی مؤثر حکمتِ عملی اور اعلیٰ کارکردگی کا حسین مجموعہ ہے۔

پس منظر

پاک بھارت تعلقات طویل عرصے سے کشیدہ رہے ہیں، مگر ہندوستان کے 22 اپریل کو پہلگام میں اپنے لوگوں کے ہاتھوں منصوبہ بندی کے ساتھ سیاحوں اور عام پبلک کے قتلِ عام نے ایک خطرناک رخ اس وقت اختیار کیا جب بھارت نے جارحانہ حکمتِ عملی اپناتے ہوئے سرحدی خلاف ورزیوں اور فضائی اشتعال انگیزی میں اضافہ کیا۔ مئی 2025ء میں صورتحال اس وقت مزید سنگین ہوگئی جب بھارتی فضائیہ نے پاکستان کی فضائی حدود کی خلاف ورزی کرکے مسجدوں اور مدرسوں میں معصوم بچوں کو شہید کیا۔

پاکستانی فضائیہ نے نہایت پیشہ ورانہ مہارت کا مظاہرہ کرتے ہوئے فوری ردِ عمل دیا اور دشمن کے 7 جنگی طیاروں کو مار گرایا۔ اس کامیاب کارروائی نے نہ صرف دشمن کو واضح پیغام دیا بلکہ عالمی سطح پر بھی پاکستان کی دفاعی صلاحیتوں کو اُجاگر کیا۔

اس کے اگلے روز بھارت نے ڈرون حملوں کے ذریعے پاکستان پر دباؤ بڑھانے کی کوشش کی، مگر پاکستان کے فضائی دفاعی نظام نے زیادہ تر ڈرونز کو ناکام بنادیا۔ پاکستان کی جانب سے جوابی کارروائی نہایت نپی تلی اور حکمتِ عملی کے تحت کی گئی، جس کے نتیجے میں دشمن کے ایس 409 جیسے اہم دفاعی اثاثے بری طرح متاثر ہوئے۔ ان کاروائیوں نے دشمن کی جارحانہ صلاحیت کو محدود کردیا اور اسے جنگ بندی کے لئے امریکہ کی منتیں کرنا پڑیں۔

سیاسی و عسکری قیادت کا مثالی اشتراک

پاکستان کی اس کامیابی کا ایک بنیادی ستون سیاسی اور عسکری قیادت کے درمیان غیر معمولی ہم آہنگی تھی۔

تاریخ گواہ ہے کہ جب بھی قیادت میں ہم آہنگی اور واضح حکمتِ عملی موجود ہو، تو نتائج ہمیشہ مثبت ہیں۔ معرکۂ حق میں پاکستانی حکومت اور عسکری قیادت نے نہایت تدبر اور یکجہتی کے ساتھ فیصلے کیے۔ سیاسی قیادت نے عالمی سطح پر سفارتی محاذ کو مؤثر انداز میں سنبھالا جبکہ عسکری قیادت نے میدانِ جنگ میں پیشہ ورانہ مہارت کا بھرپور مظاہرہ کیا۔

یہ ہم آہنگی صرف بیانات تک محدود نہیں تھی بلکہ عملی اقدامات میں بھی واضح نظر آئی۔ قومی سلامتی کے اہم فیصلے باہمی مشاورت سے کیے گئے جس سے نہ صرف اندرونی استحکام پیدا ہوا بلکہ دشمن کے لیے بھی ایک واضح پیغام تھا کہ پاکستان ایک متحد اور مضبوط قوم کی ریاست ہے۔

قوم کا اعتماد اور مسلح افواج کی پیشہ ورانہ صلاحیت

کسی بھی ملک کی طاقت صرف اس کے ہتھیاروں میں نہیں بلکہ اس کی قوم کے اعتماد میں ہوتی ہے۔ پاکستانی قوم نے ہمیشہ اپنی مسلح افواج پر اس کی حب الوطنی اور پیشہ ورانہ مہارت کی وجہ سے بھرپور اعتماد کا اظہار کیا ہے اور معرکۂ حق میں کامیابی نے قوم کے اعتماد کو مزید مضبوط کیا ہے۔

پاکستانی افواج کی پیشہ ورانہ صلاحیت، تربیت اور جدید ٹیکنالوجی کے استعمال نے دشمن کے تمام عزائم کو ناکام بنایا۔ فضائی، بری اور بحری افواج نے مربوط انداز میں کاروائیاں کرتے ہوئے ایک مکمل دفاعی حصار قائم کیا۔

خصوصاً فضائیہ نے جدید جنگی حکمتِ عملی، تیز رفتار ردعمل اور مؤثر ہدف بندی کے ذریعے دشمن کو واضح شکست دی۔ اسی طرح برّی افواج نے سرحدی علاقوں میں مکمل چوکسی اور تیاری برقرار رکھتے ہوئے دشمن کو کسی بھی زمینی مہم جوئی سے باز رکھا۔

میڈیا خصوصاً ریڈیو پاکستان کا کردار

جدید دور میں جنگ صرف میدانِ جنگ تک محدود نہیں رہتی بلکہ اطلاعاتی محاذ بھی اتنا ہی اہم ہوچکا ہے۔ بھارت نے روایتی طور پر جھوٹے پروپیگنڈے کو اپنی جنگی حکمتِ عملی کا حصہ بنایا، مگر پاکستان نے اس میدان میں بھی مؤثر کردار ادا کرکے دشمن کے ناپاک ارادے خاک میں ملادیئے۔ خصوصاً ریڈیو پاکستان نے بروقت اور مستند اطلاعات فراہم کرکے قوم اور ہمارے فوجی جوانوں کے حوصلوں کو بلند رکھا۔ اس قومی ادارے نے نہ صرف دشمن کے جھوٹے دعوؤں کو بے نقاب کیا بلکہ سچائی کو دنیا کے سامنے پیش کرنے میں کلیدی کردار ادا کیا۔

ریڈیو پاکستان کے ساتھ ساتھ دیگر قومی میڈیا اداروں نے بھی ذمہ داری کا مظاہرہ کیا۔ انہوں نے سنسنی خیزی سے گریز کرتے ہوئے مصدقہ معلومات نشر کیں جس سے نہ صرف عوام میں اعتماد بڑھتا گیا بلکہ عالمی برادری میں بھی پاکستان کا مؤقف مضبوط ہوا۔

قومی یکجہتی فتح کی اصل بنیاد

پاکستان کی اس کامیابی میں سب سے اہم عنصر قومی یکجہتی تھا۔ سیاسی اختلافات کے باوجود تمام جماعتوں نے قومی سلامتی کے معاملے پر ایک صف میں کھڑے ہوکر دشمن کو واضح پیغام دیا۔ عوام نے بھی ذمہ داری کا مظاہرہ کرتے ہوئے افواجِ پاکستان کے ساتھ مکمل یکجہتی کا اظہار کیا۔ سوشل میڈیا پر افواہوں کے بجائے ذمہ دارانہ رویہ اپنایا گیا جو کہ ایک مثبت تبدیلی کی علامت ہے۔

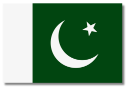

عالمی سطح پر اثرات

پاکستان کی اس کامیابی نے عالمی سطح پر بھی اہم اثرات مرتب کیے۔ دنیا نے دیکھا کہ پاکستان نہ صرف اپنی خود مختاری کا دفاع کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے بلکہ ایک ذمہ دار ریاست کے طور پر کشیدگی کو بڑھانے کے بجائے امن کو ترجیح دیتا ہے۔

پاکستان نے اپنی کامیابی کے باوجود تحمل کا مظاہرہ کیا اور امریکہ کی جانب سے جنگ بندی کی کوششوں کو قبول کیا جس سے اس کا مثبت امیج مزید مضبوط ہوا۔

نتیجہ

پاکستان کی معرکۂ حق میں کامیابی ایک جامع اور شاندار فتح ہے جس میں عسکری مہارت، سیاسی بصیرت، میڈیا کی ذمہ داری اور قومی اتحاد سب شامل ہیں۔ یہ کامیابی اس حقیقت کا ثبوت ہے کہ جب قوم متحد ہو، قیادت باصلاحیت ہو اور مسلح افواج پیشہ ورانہ مہارت سے لیس ہوں تو کوئی بھی دشمن پاکستان کی طرف میلی آنکھ سے نہیں دیکھ سکتا۔

یہ فتح ہمارے نوجوانوں اور آنے والی نسلوں کے لیے ایک سبق ہے کہ قومی مفاد کے لیے اتحاد، نظم وضبط اور قربانی ہی کامیابی کی ضمانت ہیں۔ پاکستان کی مسلح افواج اور قوم نے ایک بار پھر ثابت کردیا کہ وہ ہر چیلنج کا مقابلہ کرنے کی بھرپور صلاحیت رکھتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ پاکستان کو ہمیشہ سلامت رکھے اور ہمیں اسی طرح متحد و مضبوط رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین ثم آمین

بشکریہ ریڈیو پاکستان کراچی

پاکستان ہمیشہ زندہ باد

سیسہ پلائی دیوار کا معرکۂ حق

تحریر: ریما عاصم

مئی 2025ء ایک ایسا مہینہ ہے جو تاریخ کے اوراق میں، خصوصاً جنوبی ایشیاء کی یاداشت میں، کبھی فراموش نہیں کیا جاسکے گا۔ بھارت نے ایک غلطی کرتے ہوئے پاکستان پر اپنی من گھڑت وجوہات کی بناء پر حملہ کیا اور ہر محاذ پر اسے ذلت آمیز شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ پاکستان نے ایسا مؤثر اور بھرپور جواب دیا جس نے بھارت کو مجبور کر دیا کہ وہ امریکہ سے درخواست کرے کہ دونوں ایٹمی ہمسایہ ممالک کے درمیان جنگ رکوانے کے لیے ثالث بنے۔ یہ ایک مسلمہ حقیقت جسے بھارتی قیادت اکثر نظرانداز کرتی ہے۔ ایک سال بعد جب اِس واقعے کو دیکھا جائے تو اِس تنازعے کے کئی پہلو سامنے آتے ہیں جنھوں نے اسٹریٹجک توازن کو تبدیل کر دیا جہاں ایک ملک مسلسل ترقی کی جانب گامزن ہے جبکہ دوسرا تزویراتی زوال کا شکار ہے۔ یہ کیسے ہوا اور کن عوامل نے اِن متضاد راستوں کو جنم دیا، یہ جغرافیائی سیاست میں مطالعے کا ایک اہم موضوع ہے۔ اپریل 2025ء میں پہلگام واقعہ پیش آتے ہی پاکستان میں ممکنہ بھارتی مہم جوئی کے پیشِ نظر تیاریاں شروع کر دی گئی تھیں کیونکہ بھارت اِس واقعے کو جواز بنا کر پاکستان پر حملہ کر سکتا تھا۔ اِس سے قبل بھی 2016ء اور 2019ء میں ایسا ہو چکا تھا۔ پاکستان نے آنے والے دنوں میں صورتحال کی سنگینی کو بخوبی سمجھ لیا تھا اور اسی کے مطابق تیاری کر رہا تھا۔ تاہم 2025ء میں ایک فرق یہ تھا کہ پاکستان نے اِس بار بھارت کی اِس بلیک میلنگ کو ہمیشہ کے لیے ختم کرنے کا عزم کر لیا تھا۔ چنانچہ پاکستان میں ہر سطح پر مکمل تیاری تھی۔ سیاسی، سفارتی، عسکری، میڈیا اور عوام سب یکجہتی کے ساتھ اِس چیلنج کا مقابلہ کرنے کے لیے تیار تھے۔ بھارت کی یہی غلط فہمی تھی کہ جیسے ہی وہ ایک معاشی طور پر کمزور اور اندرونی طور پر تقسیم شدہ پاکستان پر حملہ کرے گا تو عوام سڑکوں پر نکل آئیں گے اور حکومت کو گرادیں گے۔ لیکن ایسا نہیں ہوا۔ کسی بھی ملک کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے حریف کے مذموم عزائم کو مکمل طور پر سمجھے۔ بھارتی جارحیت نے پاکستانیوں کو ایک مزید مضبوط اور متحد قوت میں بدل دیا جس نے بھارت کے ناپاک ارادوں کو خاک میں ملا دیا۔ پاکستان کی سیاسی قیادت نے بھارتی بالادستی کو تسلیم نہیں کیا اور نہایت مدبرانہ انداز میں اِس چیلنج کا سامنا کیا۔ پاکستان نے پہلگام واقعے کی غیر جانبدارانہ تحقیقات کا مطالبہ کیا جسے بھارت کی جانب سے مسترد کیا گیا بھارت کے اس طرزِ عمل سے عالمی برادری میں شکوک و شبہات پیدا ہوئے۔ حکومتِ پاکستان نے واضح کیا کہ پاکستان جنگ نہیں چاہتا، مگر کسی بھی جارحیت کا بھرپور جواب دیا جائے گا جو بعد میں درست ثابت ہوا۔ مختلف ممالک میں تعینات پاکستان کے سفراء اور متعلقہ سفارتی شخصیات نے دنیا بھر میں اپنے ہم منصبوں سے رابطے کیے اور نہایت متوازن انداز میں ملک کا مؤقف پیش کیا۔ اُنہوں نے عالمی برادری کو آگاہ کیا کہ بھارت کی ضد خطے کو ناقابلِ تلافی نقصان کی طرف لے جا رہی ہے۔ پاکستانی میڈیا نے بھی اِس موقع پر نہایت اہم اور ذمہ درانہ کردار ادا کیا۔ عوام کو باخبر رکھتے ہوئے انہیں کسی بھی ممکنہ صورتحال کے لیے تیار کیا جبکہ دوسری جانب بھارتی میڈیا نے غیر ذمہ داری کا مظاہرہ کرتے ہوئے جنگی جنون کو ہوا دی۔ پاکستانی عوام نے سوشل میڈیا پر ویڈیوز کے ذریعے اپنے عزم اور معمول کی زندگی کو ظاہر کیا جس سے زمینی حقائق دنیا کے سامنے آئے اور حکومتی مؤقف کو تقویت ملی۔ 7 اور 8 مئی 2025ء کی رات بھارت نے پاکستان کے مختلف علاقوں پر حملہ کیا جسے فوری طور پر ناکام بنا دیا گیا اور پاکستانی شاہینوں نے سات بھارتی لڑاکا طیارے مار گرائے گئے۔ اِس کے نتیجے میں بھارتی فضائیہ مفلوج ہو گئی اور پاکستان کو فضائی برتری حاصل ہو گئی۔ پاکستان نے اعلان کیا کہ اِس نے اپنے دفاع میں کارروائی کی جب کہ بھارتی جارحیت کا جواب اپنے وقت پر دیا جائے گا۔ 9 اور 10 مئی کی رات پاکستان نے تینوں محاذوں پر اپنی فوجی کارروائی کا آغاز کیا۔ زمینی محاذ پر بھارت کے اندر گہرائی تک اہداف کو نشانہ بنایا گیا اور اہم کمانڈ اینڈ کنٹرول سسٹم کو تباہ کر دیا گیا۔ پاک فضائیہ نے اُن فوجی تنصیبات کو نشانہ بنایا جو پاکستان پر حملوں کے لیے استعمال ہو رہی تھیں۔ پاکستان کے جوابی حملے اتنے درست اور سخت تھے کہ بھارتی افواج جواب دینے کے قابل بھی نہ رہیں۔ سمندر میں صورتحال مزید دلچسپ تھی۔ دونوں ممالک کی بحری افواج پہلگام واقعے کے فوراً بعد متحرک ہو گئیں۔ بھارتی بحریہ پاکستان کے ساحل سے 700 سے 900 کلومیٹر کے فاصلے پر موجود رہی اور اس سے آگے نہ بڑھ سکی کیونکہ پاکستان بحریہ بھرپور جواب دینے کے لیے تیار تھی۔ حیرت کی بات یہ تھی کہ بھارتی قیادت اور میڈیا ایسے حملوں کے دعوے کر رہے تھے جو حقیقت میں ہوئے ہی نہیں تھے۔ دنیا نے ان دعوں کو نظرانداز کیا اور بھارت کو نہ صرف میدانِ جنگ میں بلکہ عالمی سطح پر بھی ہزیمت اٹھانا پڑی۔ پاکستان کو نہ صرف عسکری برتری اور کامیابی پر سراہا گیا بلکہ اس بحران کے دوران اس کی یکجہتی اور دفاعی پختگی کا بول بالا بھی ہوا۔ حکومت، فوج اور عوام کا اتحاد جرمن مفکر کارل وان کلازوٹز کے نظریۂ جذبہ، موقع اور عقل کی عملی مثال تھا۔ یہی وجہ ہے کہ پاکستان نے نہ صرف اِس چیلنج کا کامیابی سے مقابلہ کیا بلکہ یہ ثابت بھی کیا کہ مستقبل میں وہ تمام مشکلات کے باوجود اپنے دفاع کی بھرپور صلاحیت رکھتا ہے۔

مضمون نگار اسلام آباد میں انسٹی ٹیوٹ آف ریجنل اسٹڈیز سے وابستہ کمیونیکیشن اسٹریٹجسٹ ہیں اور اِن سے reema.asim81@gmail.com پر رابطہ کیا جا سکتا ہے۔

بشکریہ ریڈیو پاکستان راولپنڈی

فیچر

افواجِ پاکستان...پیشہ ورانہ مہارت اور قربانیوں کی داستان

تحریر: ابصار احمد
پروڈیوسر: آمنہ شیخ

راوی 1: یہ 10 مئی 2025ء کی پہلی صبح تھی۔ اُفق پر صبح کی پہلی روشنی ابھی پوری طرح نمودار نہیں ہوئی۔ فضا میں ایک سنجیدہ خاموشی چھائی ہوئی ہے جیسے وقت خود ٹھہر کر کسی فیصلے کا منتظر ہو۔ سرحدوں کی سمت ہوا کا ہر جھونکا ایک غیر محسوس پیغام لیے گزر رہا ہے۔ کہیں دُور پرچم کی لہراتی جنبش کے ساتھ پاکستان زندہ باد کی آواز بھی گونج رہی ہے۔ یہی وہ لمحہ ہوتا تھا جب تاریخ، فوج اور قوم ایک ہی صف میں کھڑی تھی. سیسہ پلائی دیوار کی مانند، مضبوط، متحد اور ناقابلِ شکست۔ اور پھر حکم ملتے ہی سورج کی پہلی کرن کے ساتھ ہی دو ہفتے سے جاری سرحدی دباؤ کا منہ توڑ جواب "آپریشن بنیان مرصوص" کی صورت دیا جاتا ہے. یہ ہے معرکہ حق۔ قرآنی اصطلاح میں بنیان مرصوص یعنی سیسہ پلائی دیوار...!!

اب مسلح افواج کے تینوں شعبے اپنے اپنے محاذ پر ہیں۔ دشمن پر ضرب کاری لگتی ہے اور صرف چند گھنٹوں میں ہی دشمن کے ذہن میں موجود ساری غلط فہمیاں دُور ہو جاتی ہیں جب وہ اپنے چھ جدید ترین رافیل طیاروں کو ہوا میں بکھرتے دیکھتا ہے۔ یہ دشمن کے طیارے ہی نہیں بلکہ اُس کا غرور فضاء میں راکھ بن کر اڑنے کی کچی داستان ہے جسے جاں باز پاک شاہینوں نے جدید جنگی تاریخ میں رقم کر دیا اور پوری دنیا کو بتا دیا کہ پاکستان ہمیشہ زندہ باد رہے گا!!

نغمہ: پاکستان ہمیشہ زندہ باد

راوی 2: پاک فوج کی پیشہ ورانہ مہارت اور قربانیوں کی داستاں صرف وردیوں کی داستان نہیں، یہ ان دلوں کی کہانی ہے جو وطن کی دھڑکن کے ساتھ دھڑکتے ہیں۔ یہ ان قدموں کی چاپ ہے جو برف پوش چوٹیوں سے لے کر تپتے ریگستانوں، سمندروں کی لہروں اور نیلے آسماں تک ایک ہی عہد دہراتی ہے کہ پاکستان کی حفاظت ہر قیمت پر کرنا ہمارا فرض ہے!!

جب صبح کی پہلی روشنی سرحدوں پر پھیلتی ہے تو کہیں برفانی ہواؤں میں جمتی سانسوں کے ساتھ ایک سپاہی چوکس کھڑا ہوتا ہے۔ اس کی آنکھوں میں نیند نہیں، عزم ہے۔ اس کے ہاتھ میں صرف ہتھیار نہیں بلکہ قوم کا اعتماد ہے۔ وہ جانتا ہے کہ اس کے پیچھے کروڑوں خواب محفوظ ہیں۔ یہ وہ محافظ ہیں جن کی پیشہ ورانہ مہارت برسوں کی تربیت اور فولادی اعصاب سے تشکیل پاتی ہے۔ ہر مشق، ہر حکمتِ عملی، ہر لمحہ وطن کی سلامتی کے نام. مگر اس داستان کا سب سے روشن باب پیشہ ورانہ مہارت کے ساتھ ساتھ جذبہ قربانی ہے۔

نغمہ: ہم تیرے ہیں اے ارضِ وطن۔ خالد وحید

پاک فوج کے یہ جری یہ جیالے اپنی پیشہ ورانہ مہارت کے ساتھ ساتھ تاریخ کے اوراق پر اپنی شجاعتوں کی داستانیں بھی رقم کر رہے ہیں جن کے پیچھے ایک ماں کی دعا، ایک بیوی کا انتظار، ایک بچے کا فخر...اور ایک شہید کی مسکراہٹ... سب ہی وہ عناصر ہیں جو ہماری ملی زندگی کی رگوں میں رواں رہیں۔ افواجِ پاکستان صرف طاقت نہیں اعتماد ہیں... حوصلہ ہیں... پاکستان کی پہچان ہیں فضائی لہروں میں شاہین، آبی موجوں اور تند و تیز دھاروں میں محافظ اور سرحدوں پر فولادی حصار.....!!

راوی 1: 1947ء میں جب پاکستان معرضِ وجود میں آیا تو ریاست کے پاس وسائل کم مگر خطرات بے شمار تھے۔ مہاجرین کی آبادکاری، سرحدی کشیدگیاں اور انتظامی کمزوریاں.. ایک نو آزاد ملک کے لیے کڑا امتحان تھیں۔

انہی ابتدائی دنوں میں افواجِ پاکستان نے قائدِ اعظمؒ کے اصولوں پر چلتے ہوئے اپنی پیشہ ورانہ صلاحیتوں اور غیر متزلزل عزم سے دفاعِ وطن کی بنیاد رکھی۔ بے شمار فوجی وہ تھے جنھوں نے برطانوی فوج کے لیے خدمات انجام دیں لیکن جب پاکستان قائم ہو گیا تو اب پاک فوج کا ہر سپاہی

ایک فوجی نہیں بلکہ ایک اسلامی مملکت کی حفاظت کرنے والا مجاہد اور محافظ تھا۔ اس دوران بھارت نے کشمیر کے محاذ پر جنگ چھیڑ دی۔ اُس وقت پاکستان کے پاس وسائل نہ ہونے کے برابر تھے افرادی قوت اور ہتھیار بھی کم لیکن ان سب کے باوجود بانی پاکستان قائدا عظم محمد علی جناحؒ اور وزیرا عظم اور وزیرِ دفاع پاکستان قائدِ ملت لیاقت علی خان کی قیادت میں پاک فوج نے ان مشکل حالات میں بھی دشمن کو منہ توڑ جواب دیتے ہوئے کشمیر کا ایک بڑا حصہ آزاد کروالیا۔ اوڑی کے محاذ پر کیپٹن محمد سرور شہید نے اپنی جان کا نذرانہ دے کر پاکستان کا پہلا نشانِ حیدر بھی اپنے نام کیا۔

کشمیر کے محاذ پر دی گئی قربانیاں دراصل اس قومی عزم کا پہلا اظہار تھیں جس نے دنیا کو باور کرایا کہ پاکستان اپنی سلامتی پر کبھی سمجھوتہ نہیں کرے گا۔

نغمہ: پاکستان کا مطلب کیا۔ پہلے انترے سے آغاز

راوی 2: پھر قیامِ پاکستان کے اٹھارہ برس بعد وہ موقع بھی آیا کہ جب پاک فوج کے جوہر دنیا کے سامنے کھل کر آئے..... چھ ستمبر سنہ 1965ء ہماری روشن تاریخ کا سب سے زریں باب... جب پاک فوج نے دشمن کی جانب سے مسلط کردہ جنگ میں نہ صرف اپنی سرزمین کا دفاع کیا بلکہ جنگ دشمن کے اپنے میں دھکیل دی. بھارت کا منصوبہ تھا کہ کشمیر سے توجہ ہٹانے کے لیے وہ مغربی پاکستان پر حملہ کر کے لاہور سے سیالکوٹ اور پھر راجھستان سیکٹر سے سندھ کے اندر تک داخل ہو جائے گا۔ لیکن پاک فوج کے عزم و ہمت اور پیشہ ورانہ مہارت کے ساتھ ساتھ استقامت اور ایمانی جذبے نے اسے لاہور کی بی آر بی نہر سے آگے ہی نہ بڑھنے دیا، چھ ستمبر کو میجر شفقت بلوچ کی صرف ایک کمپنی نے بھارت کے پورے بریگیڈ کا بارہ گھنٹے تک مقابلہ کر کے دنیا کو حیران کر دیا... دوسری جانب سیالکوٹ اور چونڈا کے میدانوں میں پاک فوج نے شجاعتوں کی وہ تاریخ دہرائی جس پر بیسویں صدی کی جنگی تاریخ بھی حیران ہے۔ چونڈا کے میدان میں ٹینکوں کی سب سے بڑی لڑائی میں پاکستان فاتح رہا اور دشمن پاک فوج کی پچیسویں کیولری کے ہاتھوں شکست کا داغ لگائے پیچھے ہٹ گیا۔ یہ اللہ کی طرف سے ارضِ پاکستان کے نام کھلی فتح تھی!

نغمہ: اللہ کے عودے پہ مجاہد کو یقیں ہے۔ مہدی حسن خاں

راوی 1: اس جنگ میں پاک فلک کے شاہینوں نے بھی دنیا کے سامنے اپنی مہارت کے جوہر دکھلائے اور ایسے ایسے کارنامے انجام دیے جنہیں پڑھ کر دنیا بھی حیران رہ جاتی ہے۔ پاک فضائیہ تعداد اور اسلحے میں بھارت سے چار گنا کم تھی لیکن اس کے باوجود پاک فضائیہ نے جارحانہ حکمتِ عملی اپناتے ہوئے دشمن کو اُس کے گھر میں گھس کر مارا اور دیکھتے ہی دیکھتے بھارت کے اہم فضائی اڈے جام نگر، ہلواڑا اور پٹھان کوٹ استعمال کے قابل نہ رہے۔ اس جنگ میں اسکواڈرن لیڈر ایم ایم عالم نے ایک منٹ میں بھارت کے پانچ طیارے گرا کر جو عالمی ریکارڈ قائم کیا وہ آج بھی قائم ہے۔ اسکواڈرن لیڈر سرفراز رفیقی شہید، علاؤالدین شہید، یونس حسن شہید اور غازی سجاد حیدر پاک فضائیہ کے وہ مجاہد تھے جو اسی جنگ میں قومی ہیرو بن کر ابھرے۔

نغمہ: اپنے فضائیہ کے یہ انداز دیکھیے۔ تاج ملتانی و ساتھی

راوی 2: اس جنگ میں پاک بحریہ نے بھی اپنی پیشہ ورانہ مہارت کے ساتھ موجوں پر قدم رکھا اور بھارت کا سب سے مضبوط ریڈار اسٹیشن اور بحری اڈے دوارکا کی اینٹ سے اینٹ بجادی... پاک بحریہ کے بارے میں دشمن سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ وہ مقابلے کے لیے آئے گی کیونکہ اُس وقت پاک بحریہ کے پاس اتنے وسائل نہ تھے۔ لیکن کمانڈر کراچی شیخ محمد انور کے حکم پر 8 ستمبر کو پاک بحریہ کے سات تباہ کن بحری جہازوں نے دوارکا کو نشانہ بنایا تو انڈین نیوی پوری جنگ میں مفلوج ہو کر رہ گئی۔ اس طرح پاک بحریہ بھی پاکستان کی تاریخ میں روشن باب رقم کر گئی۔

نغمہ: فرماں روائے بحرِ عرب پاک بحریہ۔ احمد رشدی و ساتھی

1971ء کا سانحہ قومی احساسات پر ایک گہرا زخم تھا، مگر قوموں کی اصل طاقت آزمائش کے بعد اُٹھ کھڑے ہونے میں ہوتی ہے۔ اس دور نے افواجِ پاکستان کو جدید عسکری سوچ، دفاعی منصوبہ بندی اور ادارہ جاتی اصلاحات کی جانب گامزن کیا۔ بعد کے برسوں میں دفاعی خود کفالت، جدید ٹیکنالوجی اور پیشہ ورانہ تربیت نے پاکستان کی دفاعی صلاحیت کو نئی جہت عطا کی۔ پاکستان نے خود کو جوہری قوت میں بدلنے کا مضبوط ارادہ کرتے ہوئے اپنا جوہری پلان شروع کر دیا۔

پھر بلند و بالا پہاڑوں پر سیاچن یا کارگل کا محاذ ہو یا شمالی سرحدوں کی کڑی نگرانی، پاک فوج نے جغرافیائی مشکلات کو اپنی کمزوری نہیں بننے دیا۔ برفانی چوٹیوں پر تعینات فوجی کی خاموش ڈیوٹی دراصل قومی سلامتی کی مسلسل ضمانت ہے۔

نغمہ: ہم وطن کے پاسباں

راوی 1: اکیسویں صدی میں دہشت گردی کے خلاف جنگ افواجِ پاکستان کے لیے ایک مختلف نوعیت کا امتحان ثابت ہوئی۔ داخلی سلامتی کے پیچیدہ چیلنجز کے باوجود فوج نے پیشہ ورانہ حکمتِ عملی، انٹیلی جنس تعاون اور عوامی حمایت کے ذریعے ریاستی استحکام کو بحال کیا۔ ان کارروائیوں میں دی جانے والی قربانیاں اس حقیقت کی گواہ ہیں کہ امن کی قیمت ہمیشہ آسان نہیں ہوتی۔ افواجِ پاکستان کی خدمات کا ایک اور روشن پہلو انسانی خدمت ہے۔ 2005ء کے ہولناک زلزلے سے لے کر تباہ کن سیلابوں تک، جب ریاستی نظام دباؤ کا شکار ہوا، فوج ہی وہ قوت بنی جو اُمید، نظم اور بحالی کا استعارہ بن کر ابھری۔ ملبے سے نکالی گئی زندگیاں اور دُور دراز علاقوں تک پہنچائی گئی امداد نے فوج اور عوام کے رشتے کو مزید مضبوط کیا۔ بین الاقوامی سطح پر اقوامِ متحدہ کے امن مشنز میں پاکستانی افواج کی شرکت نے دنیا کو پاکستانی سپاہی کا ایک اور چہرہ دکھایا۔ امن کا محافظ، انسانیت کا سفیر اور عالمی ذمہ داریوں کا امین۔ پیشہ ورانہ مہارت، غیر جانبداری اور انسانی احترام نے پاکستان کے وقار میں اضافہ کیا۔

نغمہ: فوج اور عوام ایک، محمد علی شہکی

راوی 2: پاک افواج اور عوام کا یہ شاندار اتحاد جاری تھا جو دشمن کی آنکھوں کو ذرا بھی برداشت نہ تھا. ایک جانب پاک فوج پیشہ ورانہ مہارت کے ساتھ ساتھ اپنی زندگیاں وطن پر نثار کرتے ہوئے اندرونی دشمنوں سے ملک کی حفاظت کر رہی تھی تو دوسری جانب بیرونی خطرات سے بھی مقابلے کے لیے موجود تھی۔ دشمن شاید یہ سمجھ بیٹھا تھا کہ پاک فوج اور عوام کا مثالی اور جذباتی

اتحاد اب ماند پڑ چکا ہے اِس لیے پہلے اُس نے بلوچستان میں دراندازی شروع کی جسے حکومتِ پاکستان نے فتنہ الہندوستان“ اور ”فتنہ الخوارج“ کے نام دے کر ان کی کامیاب سرکوبی کی جس کے بعد

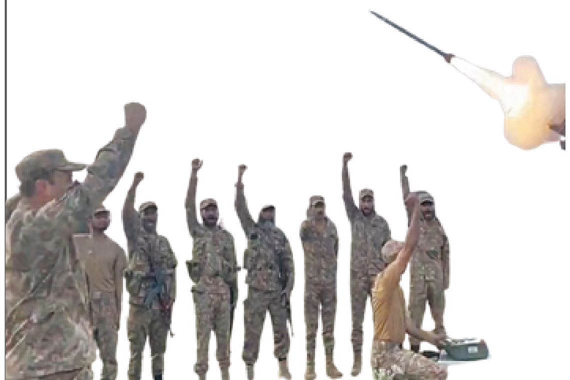

اپنی شکست کی جھینپ مٹانے کے لیے بھارت نے اپریل 2025ء میں مقبوضہ کشمیر میں فالس فلیگ آپریشن کیا جس کا الزام پاکستان پر ڈالتے ہوئے پاکستان کو دھمکانا شروع کر دیا۔ وہ سمجھ رہا تھا کہ شاید پاکستان کے اندرونی حالات اس قابل نہیں کہ وہ مقابلہ کرے۔ لیکن پاکستان نے دنیا بھر کے ذرائع ابلاغ پر اس کا منہ توڑ جواب دیا۔ دشمن نے ایک بار پھر اپنی شدید غلط فہمی کا شکار ہو کر چھ مئی 2025ء کو پاکستان کے شہر بہاولپور کی ایک مسجد سبحان اللہ اور آزاد کشمیر کے شہریوں کو نشانہ بنایا۔ اپنے اس آپریشن کو اُس نے آپریشن سندور کا نام دیا لیکن پاک فوج نے بروقت کارروائی کرتے ہوئے دشمن کا سندور بھی جھاڑ دیا۔ اسی شب پاک فضائیہ نے جدید ترین طیارے رافیل کو اپنے جے ایف تھنڈر کے ذریعے نشانہ بنایا جس کا ملبہ اگلے دن تمام ذرائع ابلاغ نے دیکھا۔ دشمن پھر بھی باز نہ آتا تھا اس لیے وہ گیدڑ بھبکی دیتا رہا جس کا جواب پاک فوج کے ترجمان نے اس طرح دیا کہ پاکستان جب جواب دے گا تو ہمیں بتانا نہیں پڑے گا بلکہ دنیا خود دیکھے گی!“

نغمہ: تیار ہیں۔ رضوان رضوی

9 اور 10 مئی کی رات بھارت نے پھر دراندازی کی کوشش کی تو صبح کی پہلی کرن نمودار ہونے سے پہلے پاک فوج نے فیلڈ مارشل سید عاصم منیر کی قیادت میں عوام کے ساتھ مل کر آپریشن "بنیان مرصوص“ کا آغاز کر دیا اور صرف چند گھنٹوں میں بھارت پر جوابی کارروائی کرتے ہوئے اسے گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کر دیا۔ پاک فضائیہ کے ہاتھوں بھارت کے چھ جدید رافیل طیارے تباہ ہو گئے جو اس وقت ایک حیران کن عالمی ریکارڈ ہے۔ پاکستان کی برّی فوج نے عوام کے ساتھ مل کر دشمن پر میزائل داغے جو ٹھیک ٹھیک نشانے پر لگے۔ اہلِ وطن کی آنکھیں اُس وقت عقیدت سے نم ہوئیں جب پاک فوج نے میزائل فائر کرتے ہوئے میزائل بردار گاڑیوں پر ان معصوم شہید بچوں کے نام درج کروائے جو چھ مئی کو بھارتی جارحیت کا نشانہ بنے تھے یعنی پاکستان کی جانب سے فائر کیے جانے والے یہ میزائل اُن معصوم شہیدوں کا بدلہ تھا۔ پاک فوج کی فائرنگ سے سرحدوں پر بھارتی چوکیوں کو نقصان پہنچا تو اُس کے ہوش اڑ گئے۔ اس محدود مگر بھرپور جنگ میں پاکستان نے بھارت کا تمام تر غرور خاک میں ملا دیا بھارت کے جہاں رافیل طیارے گرائے گئے وہاں اسرائیلی ساختہ ریڈار سسٹم آئرن ڈوم کی حقیقت بھی کھل گئی جب دنیا کے اس طاقت ور ریڈار کو پاکستان نے اپنی ٹیکنالوجی سے مفلوج کر کے رکھ دیا۔ یہی نہیں بلکہ پاکستان کی سائبر فورس بھی متحرک ہوئی جس نے پورے بھارتی نیٹ ورک کو غیر مؤثر کر کے بھارتی دفاعی لائن کی کمر توڑ کر رکھ دی تھی۔ کل تک جو دنیا بھارت کو انفارمیشن ٹیکنالوجی میں ناقابلِ تسخیر سمجھ کر پاکستان پر ہنستی تھی آج اُس کی آنکھیں حیرانی سے کھلی کی کھلی رہ چکی تھیں۔

نغمہ: بنیان مرصوص ہم۔ ابرارالحق

اس جنگ میں پاک بحریہ نے بھی اپنی پیشہ ورانہ مہارت کے جوہر دکھلاتے ہوئے پاکستانی سمندروں کو نہ صرف دشمن کے شر سے محفوظ رکھا بلکہ کراچی کی بندرگاہ پر بھی تجارتی قافلے رواں دواں رہے۔ بھارت جسے اپنے شپ کیریئر آئی این ایس وکرانت پر ناز تھا وہ اپنی سمندری حدود سے بھی باہر نہ نکل سکا۔ پاک بحریہ کی آبدوزیں اور جدید تباہ کن بحری جہازوں نے بھارتی نیوی پر ہیبت طاری کر رکھی تھی اس لیے بھارت اپنی نام نہاد مضبوط بحریہ کے باوجود سندھ سرکریکس کی سرحد بھی عبور نہ کر سکا۔ سندھ کریکس میں پاک بحریہ کے ساتھ ساتھ اس کی ذیلی فوج پاک میرینز بھی چوکس تھی جس نے سرحدی چوکیوں پر مضبوط حصار بنایا اور ہر طرح کی نقل و حرکت پر نگاہ رکھی جس کی وجہ سے بھارتی میرین سکیورٹی کی بھی ہمت نہ ہوئی کہ وہ سرکریکس یا کسی بھی کریک ایریا میں ایک فائر بھی کر سکے...

نغمہ: سمندروں کی پاسبان نیوی۔ ندیم احمد

آپریشن بنیان مرصوص کے شروع ہوتے ہی دشمن نے پاک فوج کی پیشہ ورانہ مہارت اور ایمانی طاقت کے آگے ہتھیار ڈالتے ہوئے عالمی طاقتوں سے جنگ رکوانے کی درخواست کی جسے پاکستان نے امن کے لیے تسلیم کر لیا۔ پاک فوج نے اپنی پیشہ ورانہ مہارت اور قربانیوں سے نہ صرف اپنے اداروں کا نام بلند کیا بلکہ پاکستان کو بھی عالمی برادری میں وہ عزت دلوائی کہ آج دنیا کی بڑی طاقتیں بھی پاکستان کی عظمت تسلیم کرتی ہیں۔

یہ پاک فوج ہی ہے جو قربانی کے لیے ہر دم حاضری کے ساتھ اللہ کے حکم سے آج سیسہ پلائی دیوار بن کر پاکستان کی محافظ ہے اور اسی کی مہارت اور نگہبانی سے پاکستان کا سبز ہلالی پرچم تاباں ہے اور ان شاء اللہ قیامت تک اس کے چاند ستارے کی جھلملاہٹ سے دنیا جگمگاتی رہے گی۔

نغمہ: وطن کی مٹی گواہ رہنا

یہ فیچر ۸ مئی رات ساڑھے سات بجے مقامی طور پر نشر کیا جائے گا۔

بشکریہ ریڈیو پاکستان کراچی

محمد اسد الرحمٰن

معرکۂ حق سائبر، ہائبرڈ وار اور مصنوعی ذہانت کے میدان میں بھی پاکستان کی کامیاب پیش قدمی

جدید عالمی تنازعات کی بساط اب روایتی میدانِ جنگ سے ہٹ کر ڈیجیٹل سپیس اور انسانی شعور کے نہاں خانوں تک پھیل چکی ہے جہاں بارود کی جگہ کوڈز اور ٹینکوں کی جگہ الگور تھمز نے لے لی ہے۔ پاکستان کے لیے یہ "معرکۂ حق" اب محض ایک عسکری اصطلاح نہیں بلکہ ایک ہمہ جہت بقاء کی جنگ بن چکا ہے جس میں سائبر سکیورٹی، ہائبرڈ وار فیئر اور مصنوعی ذہانت (AI) تین بنیادی ستونوں کی حیثیت رکھتے ہیں۔ حالیہ برسوں میں پاکستان نے اپنی جیوپولیٹیکل حساسیت کو مدِ نظر رکھتے ہوئے اِن محاذوں پر جو پیش رفت کی ہے وہ بین الاقوامی سطح پر ایک مثال بن کر اُبھری ہے، جس کا اعتراف اقوامِ متحدہ کے ذیلی ادارے انٹر نیشنل ٹیلی کمیو کمیونیکیشن یونین (ITU) نے اپنی تازہ ترین رپورٹوں میں بھی کیا ہے۔

پاکستان کی اِس کامیابی کا سب سے روشن پہلو گلوبل سائبر سکیورٹی انڈیکس (GCI) میں اِس کی غیر معمولی ترقی ہے جہاں پاکستان نے 2024-25 کے دوران دنیا کے ٹاپ ٹیر یعنی پہلی صف کے ممالک میں جگہ بنائی ہے۔ یہ کامیابی اُس جامع حکمتِ عملی کا نتیجہ ہے جس کے تحت نیشنل سائبر سکیورٹی پالیسی کا نفاذ عمل میں لایا گیا تاکہ ملکی دفاعی نظام، بجلی کے گریڈز، بینکنگ سیکٹر اور ٹیلی کام انفراسٹرکچر کو کسی بھی بیرونی مداخلت سے محفوظ رکھا جا سکے۔ اس سلسلے میں نیشنل ٹیلی کام سکیورٹی آپریشنز سینٹر (nTSOC) کا قیام ایک اہم سنگِ میل ثابت ہوا ہے جو ملک کے ڈیجیٹل سرحدوں کی چوبیس گھنٹے نگرانی کرتا ہے اور کسی بھی مشکوک سرگرمی کو حملے میں تبدیل ہونے سے پہلے ہی ناکام بنا دیتا ہے۔

ہائبرڈ وار فیئر یا جنریشن وار کے محاذ پر پاکستان کو ایک ایسے دشمن کا سامنا ہے جو معلومات کو ہتھیار کے طور پر استعمال کر کے عوامی ذہنوں میں انتشار اور ریاستی اداروں کے خلاف عدم اعتماد پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ یورپی یونین کے ڈس انفولیب جیسے اداروں کے انکشافات نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ پاکستان کے خلاف ایک منظم نیٹ ورک کے ذریعے کئی دہائیوں سے گمراہ کن معلومات پھیلائی جا رہی تھیں۔ اِس چیلنج کے جواب میں پاکستان نے "کوگنیٹو وار فیئر" یعنی شعوری جنگ کی صلاحیتوں میں اضافہ کیا ہے جہاں اب ریاست صرف دفاعی پوزیشن پر نہیں ہے بلکہ جارحانہ طور پر حقائق پر مبنی بیانیے کے ذریعے دشمن کے پراپیگنڈے کو بے نقاب کر رہی ہے۔ اِس محاذ پر کامیابی کے لیے عسکری اور شہری قیادت کے درمیان ہم آہنگی نے ایک ایسا حصار قائم کیا ہے جو دشمن کی معلوماتی یلغار کو روکنے میں کلیدی کردار ادا کر رہا ہے۔

مصنوعی ذہانت (AI) اِس جدید معرکے کا وہ ہتھیار ہے جس نے دفاعی توازن کو یکسر بدل کر رکھ دیا ہے۔ پاکستان نے اپنی نیشنل اے آئی پالیسی 2025ء کے ذریعے ایک ایسے مستقبل کی بنیاد رکھی ہے جہاں ڈرون ٹیکنالوجی سے لے کر سرحدی نگرانی تک ہر چیز خودکار اور ذہین نظاموں کے تابع ہو گی۔ پاکستانی ماہرین نے ایسے اے آئی ماڈلز تیار کیے ہیں جو بڑے پیمانے پر ڈیٹا کا تجزیہ کر کے یہ پیش گوئی کر سکتے ہیں کہ اگلا سائبر حملہ کس نوعیت کا اور کہاں سے ہو سکتا ہے۔ اِس "پریڈیکٹو ڈیفنس" یعنی پیشگی دفاعی نظام نے پاکستان کے حساس اداروں کو اِس قابل بنا دیا ہے کہ وہ ڈیپ فیک ویڈیوز اور مصنوعی طریقے سے تیار کردہ جعلی مواد کو سیکنڈوں میں پہچان سکیں جو کہ ہائبرڈ جنگ کا ایک بڑا ہتھیار ہے۔

پاکستان کی اِن تمام کامیابیوں کا محور وہ "ہیومن" ہے جو مختلف ٹیکنالوجی سینٹرز کے ذریعے تیار کیا جا رہا ہے۔ یہ نوجوان ماہرین اب محض بین الاقوامی سافٹ ویئرز کے صارف نہیں رہے بلکہ مقامی سطح پر ایسی انکرپشن ٹیکنالوجی اور فائر والز تیار کر رہے ہیں جو کسی بھی بیرونی بیک ڈور رسائی سے پاک ہیں۔ مستقبل قریب میں پاکستان کا ہدف اپنی ڈیجیٹل خود مختاری کو اُس مقام تک پہنچانا ہے جہاں وہ ہارڈ ویئر اور سیمی کنڈکٹر چپس کی تیاری میں بھی خود کفیل ہو سکے۔ معرکۂ حق کے اِس سفر میں پاکستان کی یہ کامیاب پیش قدمی اِس بات کا ثبوت ہے کہ قوم نے ڈیجیٹل دور کے چیلنجز کو نہ صرف بھانپ لیا ہے بلکہ اُن کا مقابلہ کرنے کے لیے ایک ناقابلِ تسخیر ڈھال بھی تیار کر لی ہے۔

بشکریہ ریڈیو پاکستان بہاولپور

معرکۂ حق اور پاک فضائیہ کی بالادستی

تحریر: ایمن خٹک

جنوبی ایشیاء کی سیاسی و عسکری تاریخ میں مئی 2025ء کا مہینہ ایک ایسا سنگِ میل ثابت ہوا جس نے خطے کی طاقت کے توازن کو ہمیشہ کے لیے بدل کر رکھ دیا۔ آپریشن بنیان مرصوص جسے عوامی سطح پر "معرکۂ حق" کے نام سے یاد کیا جاتا ہے، محض ایک جوابی فوجی کارروائی نہیں تھی بلکہ یہ ریاستِ پاکستان کی اس تزویراتی بصیرت اور بے مثال دفاعی حکمتِ عملی کا مظہر تھا جس نے نہ صرف بھارت کے جارحانہ عزائم کو خاک میں ملا دیا بلکہ پوری عالمی برادری کو یہ باور کرا دیا کہ پاکستان اب کسی بھی قسم کی جارحیت کو بے اثر کرنے کی مکمل صلاحیت رکھتا ہے۔ اس معرکے کے ایک سال مکمل ہونے پر جب ہم معروضی حقائق کا جائزہ لیتے ہیں، تو یہ ہر پاکستانی کے لیے باعثِ فخر حقیقت ہے کہ پاکستان نے اپنی جغرافیائی حدود کی حفاظت کے لیے نہ صرف جدید ترین دفاعی ٹیکنالوجی کو بروئے کار لایا بلکہ دشمن کو اس کے اپنے ہی علاقے میں ایسا کرارا جواب دیا جس کے اثرات رہتی دنیا تک یاد رکھے جائیں گے۔

اس عظیم تنازعے کی جڑیں بھارت کی اس پرانی غلط فہمی میں پنہاں تھیں کہ وہ عالمی طاقتوں سے جدید اسلحے کی خریداری، عددی برتری اور بڑھتی ہوئی معیشت کے بل بوتے پر پاکستان کو کسی بھی محاذ پر دباؤ میں لا سکتا ہے۔ نئی دہلی کی حکومت نے مغربی ممالک سے حاصل کردہ جدید ترین رافیل طیاروں، ایس 400- دفاعی نظام اور دیگر ہتھیاروں کو اپنی طاقت کا مرکز سمجھ کر پاکستان کے خلاف جارحانہ پالیسیاں اپنائیں۔ لیکن تاریخ گواہ ہے کہ تکبر اور فوجی قوت کا گھمنڈ ہمیشہ تباہی کا باعث بنتا ہے۔ آپریشن بنیان مرصوص کے دوران جب پاکستان نے اپنی پوری قوت اور حکمتِ عملی کے ساتھ جوابی ضرب لگائی تو بھارت کا یہ اسٹریٹجک گھمنڈ ریت کی دیوار ثابت ہوا۔ اس معرکے کا سب سے بڑا اور ناقابلِ تردید ثبوت بھارتی فضائی حدود کے اندر گرنے والے ان کے 6 جدید ترین جنگی طیاروں کا ملبہ تھا جس میں رافیل جیٹ بھی شامل تھا، جس نے عالمی سطح پر بھارتی دفاعی حصار کی قلعی کھول کر رکھ دی۔ پاکستان نے یہ ثابت کر دکھایا کہ جنگیں صرف مہنگے سودوں، بڑی تعداد یا بین الاقوامی لابیوں سے نہیں بلکہ مربوط کمانڈ اینڈ کنٹرول سسٹم، بروقت فیصلہ سازی اور انتھک محنت کرنے والے جوانوں کی جرأت سے جیتی جاتی ہیں۔ یہ پہلی مرتبہ تھا کہ دنیا نے اتنے بڑے پیمانے پر بھارت کے نام نہاد جدید ترین فضائی اثاثوں کو انہی کی اپنی سرزمین پر تباہ ہوتے دیکھا۔ اس کے بعد بین الاقوامی دفاعی حلقوں اور عالمی میڈیا میں پاکستان کی عسکری ساکھ میں بے پناہ اضافہ ہوا اور وہ تمام قوتیں جو پاکستان کو کمزور سمجھتی تھیں، اپنے موقف پر نظرِ ثانی کرنے پر مجبور ہو گئیں۔ اس ہمہ جہت اور تاریخی دفاعی کامیابی میں پاک فضائیہ کا کردار بلاشبہ ایک کلیدی ستون کی حیثیت رکھتا ہے۔ پاکستانی شاہینوں نے جس پیشہ ورانہ مہارت، بے پناہ قربانی اور فولادی عزم کے ساتھ مشن کو انجام دیا، اس نے فضائی جنگ کے تمام مروجہ اصولوں اور نظریات کو بدل کر رکھ دیا۔ خاص طور پر جے ایف 17 تھنڈر کا کردار اس معرکے میں نہایت اہم اور تاریخی تھا۔ یہ طیارہ جو پاکستان کی خود انحصاری فنی ترقی اور قومی صنعت کی علامت ہے، نے میدانِ جنگ میں ثابت کر دکھایا کہ یہ دنیا کے کسی بھی جدید ترین چوتھی یا پانچویں نسل کے جنگی طیارے کا مقابلہ کرنے اور اسے شکستِ فاش دینے کی بھرپور صلاحیت رکھتا ہے۔ جے ایف 17 تھنڈر کی غیر معمولی کارکردگی، اس کی چالبازی، رفتار اور اسلحہ کی گنجائش نے دشمن کے جدید ترین طیاروں کو بھی زیر کر دیا۔ پاک فضائیہ کے پائلٹس کی اعلیٰ تربیت، ان کی ذہنی مرکزیت اور قربانی کے جذبے نے یہ پیغام واضح کر دیا کہ پاکستان کا دفاع ناقابلِ تسخیر ہاتھوں میں ہے اور کوئی طاقت زمین، فضا یا سمندر میں پاکستان کو چیلنج نہیں کر سکتی۔

جب ہم ٹیکنالوجی اور ہتھیاروں کے نظام کی بات کرتے ہیں تو اس معرکے کا سب سے بڑا گیم چینجر پی ایل 15 بی وی آر (بیانڈ ویژول رینج میزائل ثابت ہوا۔ یہ طویل فاصلے تک مار کرنے والے میزائل در حقیقت وہ پوشیدہ تلوار تھے جس نے دشمن کو سنبھلنے، دوبارہ پوزیشن لینے یا جوابی کارروائی کرنے کا کوئی موقع ہی نہ دیا۔ پی ایل 15 کی جدید ترین رہنمائی اور ٹریکنگ صلاحیتوں کی بدولت پاکستانی طیاروں نے دشمن کے اہداف کو اتنی دور سے نشانہ بنایا جب وہ ابھی اپنے ہی فضائی علاقے میں محفوظ سمجھے جا رہے تھے اور جوابی کارروائی کی پوزیشن میں بھی نہیں آئے تھے۔ اس جدید ترین میزائل سسٹم نے بھارت کی طویل عرصے سے پائی جانے والی عددی برتری، جنگی طیاروں کی بڑی تعداد اور فضائی اڈوں کے نیٹ ورک کو مکمل طور پر بے اثر کر دیا۔ پی ایل-15 نے دنیا کے سامنے یہ ثابت کر دکھایا کہ پاکستان اب ڈیجیٹل وار فیئر، نیٹ ورک سینٹرک وار فیئر اور بیونڈ وژول رینج جنگ کے میدان میں عالمی طاقتوں کے برابر کھڑا ہے اور ضرورت پڑنے پر اپنی تکنیکی برتری کا لوہا منوا سکتا ہے۔

سات مئی 2025ء کی رات بھارت کی فضائی طاقت اور جدید مشینری پر اس کے حد سے زیادہ اعتماد کی ایک نمایاں مثال تھی۔ 72 بھارتی لڑاکا طیارے تعینات کرنے کے باوجود جبکہ پاکستان کے پاس 42 طیارے تھے، بھارت نسبتاً چھوٹی فضائی قوت کے خلاف فضائی برتری قائم نہ کر سکا۔ اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ پاکستان ایئر فورس (PAF) اسٹریٹجک لحاظ سے بھارتی فضائیہ (IAF) کے مقابلے میں بہتر پوزیشن میں ہے۔ یہ بات پی اے ایف کی دفاعی جوابی حکمتِ عملی سے بھی واضح ہوتی ہے جس کے نتیجے میں بھارتی فضائیہ کے چھ لڑاکا طیارے مار گرائے گئے، جن میں تین رافیل، ایک ایس یو-30، ایک مگ-29 اور ایک میراج 2000 شامل تھے۔

بھارت کے چیف آف ڈیفنس اسٹاف انیل چوہان نے ایک انٹرویو میں نقصانات کا اعتراف کیا ہے، جبکہ دی نیو یارک ٹائمز کی رپورٹس اور فرانسیسی حکام کے بیانات نے بھی کم از کم ایک ڈیزالٹ رافیل طیارے کے گرائے جانے کی تصدیق کی ہے، جو بھارتی فضائیہ کے زیرِ استعمال تھا۔ رپورٹس کے مطابق بھارتی حکومت اور ڈیزالٹ اوی ایشن رافیل بنانے والی فرانسیسی کمپنی کے درمیان اختلافات پیدا ہو گئے، جہاں پر فریق طیارے کی کمزور کارکردگی کی ذمہ داری یا تو تکنیکی خرابی پر ڈال رہا ہے یا انڈین ایئر فورس کی آپریشنل حدود پر۔ بہر حال یہ صورتحال ظاہر کرتی ہے کہ بھارت کی فضائی طاقت روایتی برتری قائم کرنے میں ناکام رہی۔

فضائی محاذ پر ہونے والی اس جھڑپ نے خاص طور پر رافیل طیاروں کی شمولیت کے بعد بھارت کے تکنیکی برتری کے دعوے کو بھی چیلنج کیا۔ یہ رافیل طیارے کا پہلا جنگی نقصان تھا۔ اس سے یہ بھی واضح ہوا کہ انڈین ایئر فورس جدید مغربی ٹیکنالوجی پر مبنی پلیٹ فارمز کو مؤثر طریقے سے ضم اور استعمال کرنے میں ناکام رہی۔ اور یہ سب کچھ انڈین ایئر فورس کی جانب سے پاکستان کی فضائی صلاحیتوں کا غلط اندازہ لگانے اور اپنی صلاحیتوں کو بڑھا چڑھا کر پیش کرنے کی ایک واضح نشاندہی ہے۔

ڈرون جنگ

اگلے دو دن یعنی آٹھ اور نو مئی 2025ء میں بھارت اور پاکستان نے اپنی عسکری حکمتِ عملی تبدیل کرتے ہوئے ڈرون جنگ پر انحصار کیا۔ بھارت نے پاکستان کے گنجان آباد شہروں، بشمول کراچی لاہور اور راولپنڈی کو نشانہ بنایا۔ اسی دوران بھارتی جانب سے یہ دعویٰ بھی کیا گیا کہ پاکستان نے سری نگر سے نالیہ گجرات تک بھارتی فضائی اڈوں پر بڑی تعداد میں ڈرون حملے کیے۔

جہاں بھارت نے ڈرونز کو انٹیلی جنس نگرانی اور جاسوسی کے لیے اور پاکستان کے فضائی دفاعی نظام کی نشاندہی کے لیے استعمال کیا، وہیں پاکستان نے فضائی حدود کو بھر دینے کی حکمتِ عملی اپنائی تاکہ بھارتی دفاعی نظام کو مفلوج کیا جا سکے۔ دونوں ممالک نے کم لاگت اور زیادہ مؤثر ذرائع استعمال کرتے ہوئے ایک دوسرے کی حدود کے اندر گہرائی تک اسٹریٹجک حملے کیے۔ اس معرکے کے پسِ منظر میں پاکستان کی زمینی افواج اور بحریہ نے بھی اہم کردار ادا کیا۔ جہاں پاک فضائیہ نے دشمن کی فضائی طاقت کو ناکام بنایا، وہیں پاک فوج نے مشرقی سرحدوں پر مضبوط دفاعی حصار قائم رکھا اور کسی بھی زمینی دراندازی کو ناکام بنایا۔ پاک بحریہ نے بحری حدود کی حفاظت کی اور سمندری راستوں سے کسی بھی قسم کی جارحیت کو روکنے کے لیے اپنے نظام کو مکمل طور پر مستعد رکھا۔ اس مربوط دفاعی حکمتِ عملی نے بھارت کو ہر محاذ پر ناکامی سے دوچار کیا۔

عالمی سطح پر اس معرکے کے اثرات دوررس تھے۔ اقوامِ متحدہ، اسلامی تعاون کی تنظیم اور دیگر بین الاقوامی فورمز پر پاکستان کا مؤقف مضبوط ہوتا گیا۔ چین، ترکی، سعودی عرب اور دیگر دوست ممالک نے پاکستان کے دفاعی اقدام کو سراہا اور خطے میں امن کے لیے اس کے عزم کو تسلیم کیا۔

ہم آپریشن بنیان مرصوص کی پہلی سالگرہ منا رہے ہیں، پاکستان ایک مضبوط، خود اعتماد اور طور پر مستحکم ملک کے طور پر ابھرا ہے۔ اس معرکے نے ہمیں یہ اہم سبق دیا ہے کہ قومی دفاع کے لیے خود انحصاری، سائنسی تحقیق، ٹیکنالوجی کا بروقت حصول اور قومی اتحاد ناگزیر ہیں۔ پاکستان نے نہ صرف اپنی سرحدوں کا دفاع کیا بلکہ عالمی برادری کو یہ باور کرا دیا کہ وہ خطے میں امن، استحکام اور باعزت بقائے باہمی کا خواہاں ہے۔ تاہم اگر اس پر جنگ مسلط کی گئی تو وہ مؤثر جواب دینے کی مکمل صلاحیت رکھتا ہے۔ معرکۂ حق دراصل پاکستان کے دفاعی، عزم قومی یکجہتی اور اس کے جوانوں کی بے مثال بہادری کی ایسی داستان ہے جو آنے والی نسلوں کے لیے مشعلِ راہ رہے گی۔

پاکستان زندہ باد.

ایمن خٹک ایک فری لانس رائٹر ہیں۔ وہ پیس اینڈ کنفلکٹ اسٹڈیز میں گریجویٹ ہیں، اور ان کی توجہ عالمی سیاست، دفاعی امور اور سماجی مسائل پر مرکوز ہے

بشکریہ ریڈیو پاکستان پشاور

رافیل طیاروں کی تباہی کو سمجھنا

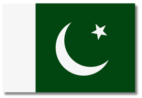

تحریر: ایلن وارنز   ترجمہ وترتیب: حبیب النبی

جولائی کے وسط میں ایلن وارنز کو پاکستان ایئر فورس تک ایک نادر اور خصوصی رسائی حاصل ہوئی تاکہ وہ یہ سمجھ سکیں کہ کس طرح پاکستان ایئر فورس نے چھ اور سات مئی کی رات بھارتی فضائیہ کے چھ جنگی طیارے مار گرائے۔

*بھارت بمقابلہ پاکستان

فضائی معرکہ *

ایک اعلیٰ عہدے کے پاکستان ایئر فورس افسر نے جولائی میں بتایا

"ہم نے ان پر گھات لگا کر حملہ کیا۔ ہم نے انہیں اپنی کل چین میں جکڑ لیا اور میدانِ جنگ میں افراتفری پیدا کر دی۔"

پاکستان ایئر فورس کے مطابق اسی حکمتِ عملی کے تحت سات مئی کی ابتدائی ساعتوں میں بھارت کے چھ طیارے مار گرائے گئے، جب پاکستان اور بھارت کی سرحد پر دور فاصلے کی فضائی جنگ تاریخ کی سب سے بڑی جھڑپ کے طور پر لڑی گئی۔

کثیر جہتی جنگی صلاحیت

پاکستان ایئر فورس کا جدید نظام خلائی سائبر برقی جنگ اور روایتی جنگی طاقت کو یکجا کرتا ہے۔

اس نظام کے ذریعے ہر پائلٹ کو مکمل فضائی صورتحال کی حقیقی تصویر فراہم کی جاتی ہے، جس سے فیصلہ سازی میں برتری حاصل ہوتی ہے۔ یہی انضمام پاکستان ایئر فورس کو ایک جدید کثیر جہتی قوت بناتا ہے جو مستقبل کی جنگوں میں مؤثر کردار ادا کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔

برقی جنگ کا کردار

انیتس اپریل کو بھارتی رافیل طیارے ایک مشن پر روانہ ہوئے، لیکن پاکستان ایئر فورس کے برقی جنگی نظام نے ان کے ریڈار اور رابطے کو جام کر دیا، جس کے باعث وہ مشن مکمل کیے بغیر واپس لوٹ گئے۔ پاکستان نے جدید مقامی برقی نظام تیار کیے، جنہوں نے دشمن کے حساس نظام کو متاثر کیا۔۔

بھارت نے آپریشن سندور شروع کیا، جس کے جواب میں پاکستان نے آپریشن بنیان مرصوص کا آغاز کیا۔ اس جنگ میں مجموعی طور پر ایک سو چودہ سے زائد جنگی طیارے شامل تھے، جن میں بہتر بھارتی اور بیالیس پاکستانی طیارے شامل تھے۔ دونوں جانب جدید دور فاصلے کے میزائل استعمال کیے گئے، جو فرانس، اسرائیل, روس اور چین میں تیار ہوئے تھے۔ ایک سینئر افسر کے مطابق باون منٹ بعد جنگ ختم ہو چکی تھی، ہم جیت گئے اور دشمن واپس لوٹ گیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ مزید رافیل طیارے بھی گرائے جا سکتے تھے، لیکن مکمل جنگ کے خدشے کے باعث تحمل کا مظاہرہ کیا گیا۔

فضائی جنگ کی پیش رفت

یہ کشیدگی بائیس اپریل کو مقبوضہ کشمیر کے علاقے پہلگام میں حملے کے بعد بڑھی، جس میں چھبیس شہری ہلاک ہوئے۔ بھارت نے اس کا الزام پاکستان پر عائد کیا اور جواب دینے کی تیاری شروع کر دی۔ پاکستان ایئر فورس نے مسلسل چھ دن تک بھارتی سرگرمیوں پر نظر رکھی اور بڑے پیمانے پر طیاروں کی تعیناتی کو مانیٹر کیا۔ پاکستان کو یقین تھا کہ حملہ قریب ہے اور اس کے مطابق مکمل تیاری کر لی گئی۔ پاکستان کے چاروں فضائی کمانڈ مراکز جدید کمانڈ اور کنٹرول نظام سے لیس تھے جو دور دراز فاصلے تک کارروائیوں کی نگرانی کر سکتے تھے۔

سات مئی کا حملہ اور جواب

سات مئی کو بھارت نے پاکستان کے نو مقامات پر حملہ کیا، جس کے بعد پاکستان ایئر فورس کو دفاعی سے جارحانہ حکمتِ عملی اپنانے کا حکم دیا گیا۔ پاکستان ایئر فورس کے سربراہ نے پائلٹس کو واضح ہدایات دیں۔

"انہیں مار گراؤ، پاکستان کی سرزمین میں داخل نہ ہونے دو۔“

فضائی برتری کیسے حاصل ہوئی؟

پاکستان ایئر فورس کے مطابق جدید ایری آئی نظام نے دشمن کے طیاروں کی نشاندہی کی۔ لنک سترہ اور اسکائی گارڈ نظام نے مکمل فضائی تصویر فراہم کی۔ پی ایل پندرہ میزائلوں نے دور فاصلے سے اہداف کو نشانہ بنایا۔ ایک پائلٹ کے مطابق

"رافیل پائلٹس کو آخری لمحوں تک اندازہ نہیں ہوا کہ ان پر حملہ ہو چکا ہے"۔

ہدف پر لاک کرنا

ایک سینئر پائلٹ پاکستان ایئر فورس نے بتایا کہ وہ بھارت کے ساتھ ممکنہ جنگ کے لیے کس طرح تیاری کرتے ہیں۔ یہ سب تربیت میں شامل ہے۔ جب ہم جنگی علاقے میں جاتے ہیں تو لڑاکا طیارے کا ریڈار تمام اہداف نہیں دیکھ سکتا کیونکہ وہ بہت دور ہوتے ہیں، لیکن ساب دو ہزار ایری آئی انہیں دیکھ سکتا ہے۔

چونکہ یہ ایک نہایت قیمتی اثاثہ ہے اور یقیناً بھارت کے لیے ہدف بھی ہو سکتا ہے، اس لیے ساب دو ہزار ایری آئی خطرے سے دور رہتے ہوئے مغربی سرحد کے قریب بھارت سے تقریباً چار سو کلو میٹر دو سو پچاس میل فاصلے پر پرواز کرتا ہے۔

انہوں نے مزید کہا۔ ایری آئی میں اسکرین کے سامنے بیٹھا آپریٹر دشمن کے طیاروں کو مختلف گروپس میں تقسیم کرتا ہے اور انہیں پاکستان ایئر فورس کے مختلف مشنز (پیکجز) کے حوالے کرتا ہے۔ یہ تقسیم تین یا چار طیاروں کے گروپ میں سمت (ایزیمتھ) اور بلندی (ایلٹی ٹیوڈ) کے مطابق ہوتی ہے۔ پھر آپریٹر ان کی پوزیشن کا تجزیہ کر کے تمام طیاروں تک معلومات پہنچاتا ہے، مگر کنٹرول اسی کے پاس رہتا ہے۔ جنگی منظر نامہ لنک سترہ اور اسکائی گارڈ کے ذریعے تیار ہوتا ہے، جو ہمیں کاک پٹ میں ڈسپلے پر نظر آتا ہے، اور جن طیاروں کو ہمیں نشانہ بنانا ہوتا ہے اسے ہم کنٹریکٹ کہتے ہیں۔ ایئر باس اور اس کی ٹیم ملٹی ڈومین آپریشن روم میں بھی ہیڈ کوارٹر میں ایک بڑی اسکرین پر یہ سب دیکھ رہے ہوتے ہیں۔ فائٹر پائلٹس کے پاس کاک پٹ میں دو ریڈیو ہوتے ہیں - ایک مکمل" فضائی صورتحال پر بات کرنے کے لیے اور دوسرا اپنی فارمیشن کے ساتھیوں سے رابطے کے لیے۔ اگر میں دشمن کے نمبر ایک اور دو طیارے کو نشانہ بنا رہا ہوں تو میں انہیں اپنے ریڈار پر دیکھوں گا، کرسر ان پر رکھوں گا اور اپنے میزائل ان پر لاک کر دوں گا۔ اس کے بعد میرا ریڈار ہدف پر لاک ہو جاتا ہے اور ایک مخصوص فاصلے تک میزائل کو معلومات فراہم کرتا رہتا ہے، پھر میزائل خود اپنے ایکٹو الیکٹرانکلی اسکینڈ ایرے سیکر کو فعال کر لیتا ہے، جو پی ایل پندرہ میزائل کے کم از کم حملہ فاصلے (ایم اے آر) کے اندر ہوتا ہے۔

ایم ای آر منیمم ابورٹ رینج وہ کم سے کم فاصلہ ہوتا ہے جہاں تک حملہ آور طیارہ ہدف کے قریب جا کر میزائل فائر کرتا ہے اور پھر خود کو خطرے سے نکال لیتا ہے، اس سے پہلے کہ دشمن کا میزائل اسے نشانہ بنا سکے۔

جب آپ کا میزائل جیسے پی ایل پندرہ اپنے فعال رینج میں پہنچ جاتا ہے، تو آپ واپس مڑ سکتے ہیں تاکہ آپ دشمن کے میزائل مثلاً میٹیور میزائل کے ایم اے آر میں داخل نہ ہوں، جو فرض کریں پینتیس میل ہو سکتا ہے۔ اس کے بعد میزائل خود اپنے اے ای ایس اے سیکر کے ذریعے ہدف کو لاک کر کے تباہ کر دیتا ہے۔

مصنف کو بتایا گیا کہ داسو رافیل کے پائلٹس کو شاید یہ معلوم ہی نہ ہو سکا ہو کہ انہیں کیا لگا، یہاں تک کہ پی ایل پندرہ میزائل ہدف سے تقریباً تین سیکنڈ کے فاصلے پر تھا۔

یاد رکھیں، اگر آپ اپنا مقررہ ہدف نہیں گراتے تو وہ آپ کو مار سکتا ہے۔ ہم اس کے لیے مسلسل تربیت کرتے ہیں۔ ایک پندرہ منٹ کی مشن کے بعد ڈی بریفنگ اکثر آٹھ گھنٹے تک جاری رہتی ہے۔

جنگی ماحول میں آپ زیادہ سے زیادہ طیارے فضا میں بھیج سکتے ہیں۔ بھارتی فضائیہ نے اپنے علاقے (اے او آر میں بہتر طیارے بھیجے، مگر یہ تعداد گراؤنڈ کنٹرول انٹرسپٹرز (جی سی آئی) کے لیے سنبھالنا مشکل ہو جاتی ہے۔

اس رات سے بھارتی فضائیہ نے ایک اہم سبق سیکھا ہو گا کہ بہت زیادہ طیاروں کی تعیناتی کو کنٹرول کرنا مشکل ہو جاتا ہے، خاص طور پر جب صورتحال تیزی سے بدل رہی ہو اور طیارے گرائے جا رہے ہوں۔ پاکستان ایئر فورس کمانڈر نے کہا

"ہم نے ہر چینگدو جے دس یا جے ایف سترہ تھنڈر بلاک تین کے لیے ایک" بھارتی طیارہ مخصوص کیا، اور ملٹی ڈومین آپریشنز کی وجہ سے ہمارا بیٹل اسپیس زیادہ بہتر طریقے سے منظم تھا۔

کل چین کی حکمتِ عملی:

پاکستان ایئر فورس نے دشمن کے طیاروں کو ایک مربوط نظام کے ذریعے نشانہ بنایا، جس میں ریڈار شناخت، میزائل، لاک فائر، تصدیق یہ مکمل عمل ایک شناختی نظام کے تحت کیا جاتا ہے، جس سے ہر ہدف کی درست تصدیق ممکن ہوتی ہے۔

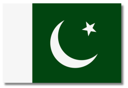

سائبر اور ڈیجیٹل جنگ

اس معرکے میں پہلی بار سائبر جنگ کو براہِ راست فضائی کارروائی کے ساتھ جوڑا گیا۔ پاکستان ایئر فورس کے مطابق بھارتی سماجی رابطہ نظام کا بڑا حصہ متاثر ہوا۔

اہم نظام جیسے ریلوے، بینکاری اور توانائی متاثر ہوئے۔ جی پی ایس اور سیٹلائٹ سگنلز کو بھی محدود کیا گیا

بھارتی رد عمل اور اعترافات

بھارت کے چیف آف ڈیفنس اسٹاف نے بعد میں تسلیم کیا کہ طیارے گرائے گئے، تاہم تعداد پر اختلاف برقرار رہا۔ کچھ بھارتی رہنماؤں نے بھی نقصان کا اعتراف کیا، جبکہ سرکاری سطح پر متضاد بیانات سامنے آئے۔

رافیل کے خلاف تیاری

پاکستان ایئر فورس نے 2020ء کے بعد رافیل طیاروں کے خلاف خصوصی تربیت شروع کی، جس میں جے ایف سترہ اور، پی ایل پندرہ اور پی ایل دس میزائلوں کی شمولیت ایف سولہ کے ذریعے مشقیں، جدید جنگی حکمتِ عملی کی تیاری شامل ہیں۔

ایس چار سو نظام کے خلاف کارروائی

پاکستان ایئر فورس نے بھارتی ایس چار سو دفاعی نظام کو بھی نشانہ بنایا۔ جے ایف سترہ طیاروں نے طویل فاصلے کے میزائلوں کے ذریعے اس کے ریڈار نظام کو نقصان پہنچایا،
جس سے اس کی مؤثریت کم ہو گئی۔

نتیجہ: ایک جدید فضائی قوت

مصنف کے مطابق پاکستان ایئر فورس اب صرف ایک روایتی فضائیہ نہیں بلکہ ایک مکمل جدید کثیر جہتی جنگی قوت بن چکی ہے، جو سائبر خلائی مصنوعی ذہانت بغیر پائلٹ طیارہ ٹیکنالوجی جیسے شعبوں میں بھی مہارت رکھتی ہے۔ یہ معرکہ اس بات کی علامت ہے کہ جنوبی ایشیا میں فضائی طاقت کا توازن تیزی سے بدل رہا ہے، اور مستقبل میں ایسے تصادم کے امکانات اب بھی موجود ہیں۔

خبر کا بریک ہونا:

اس جھڑپ کی خبر اسی دن سات مئی کو یورپ میں سامنے آئی جب انٹر سروسز پبلک ریلیشنز نے ایک پریس کانفرنس کی۔ پاکستان ایئر فورس کے ڈپٹی چیف آف ایئر اسٹاف (آپریشنز) اور ڈائریکٹر جنرل پبلک ریلیشنز نے دنیا کو حیران کر دیا جب انہوں نے دعوی کیا کہ پاکستان ایئر فورس نے انڈین ایئر فورس کے پانچ لڑاکا طیارے مار گرائے ہیں۔ ان میں تین بعد میں چار جدید ساڑھے چار نسل کے داسو رافیل شامل تھے، جو جدید تھیلز اسپیکٹرا نظام سے لیس تھے۔ ان دعوؤں کی تائید سوشل میڈیا پر موجود تصاویر اور حادثے کے جی پی ایس کوآرڈینیٹس سے بھی کی گئی۔

پریس کانفرنس میں، جس میں مقامی اور بین الاقوامی میڈیا شریک تھا، ڈی سی اے ایس (آپریشنز) نے بتایا کہ بھارتی فضائیہ مسلسل اپنے طیارے فضا میں بھیج رہی تھی تاکہ فضائی دفاع کو مضبوط کیا جا سکے۔

انہوں نے کہا

"ہماری حکمتِ عملی یہ تھی کہ ہم اپنے منتخب علاقوں (اے او آرز) میں" طاقت کو مرکوز کریں اور اپنی طاقت کے مطابق لڑیں۔

جب انہوں نے ہماری تعداد دیکھی تو بھارتی طیاروں نے زمین پر حملہ "کرنے والے ہتھیار استعمال کیے، اور ہم نے انہیں شناخت کر لیا۔ جیسے ہی یہ ہوا، چیف نے قواعد جنگ روک تھام سے بدل کر یقینی تباہی کر دیے۔

ہم نے داسو رافیل کو نشانہ بنایا کیونکہ بھارتی فضائیہ ہمیشہ کہتی تھی کہ یہ فرق ڈالے گا۔"

ڈی سی اے ایس (آپریشنز) نے اسکرین پر مختلف مقامات اور نقصانات کی تفصیلات بھی دکھائیں۔ بتایا گیا کہ پاکستان ایئر فورس نے بھارتی رافیل طیاروں کی کمیونیکیشن بھی سن لی تھی، جس میں چار طیاروں پر مشتمل گاڈزیلا ایک تا چار فارمیشن پریشانی اور گھبراہٹ کا شکار تھی کیونکہ ان کا ایک طیارہ لاپتہ ہو گیا تھا۔

یہ آڈیو ریکارڈنگ میڈیا کو سنائی گئی، جو اس وقت حیران کن تھی۔ ایسا لگتا ہے کہ رافیل پائلٹس غلطی سے محفوظ چینل کے بجائے کھلی فریکوئنسی پر بات کر رہے تھے۔ اس تعطل کے دوران پاکستان ایئر فورس نے اپنے الیکٹرانک انٹیلی جنس نظام کے ذریعے بہتر طیاروں میں سے چودہ رافیل طیاروں کی نشاندہی کی اور پھر انہیں نشانہ بنایا۔ پاکستان ایئر فورس نے برنالہ میں واقع شمالی آئی سی سی ایس انٹیگریٹڈ کمانڈ اینڈ کنٹرول سینٹر) کے ریڈار کو بھی نشانہ بنایا، جس سے بھارتی فضائیہ کی قیادت اور طیاروں کے درمیان رابطہ متاثر ہوا۔ بھارتی فوج نے اس دوران برہموس میزائل داغے جو تقریباً تین ہزار کلو میٹر فی گھنٹہ کی رفتار رکھتے ہیں۔ پاکستان ایئر فورس کے مطابق ان میزائلوں کے خلاف سافٹ 'کل' اور 'ہارڈ کل دونوں طریقے استعمال کیے گئے۔ کچھ اطلاعات کے مطابق ان میزائلوں کی فریکوئنسی جام کی گئی مگر اس کی باضابطہ تصدیق نہیں ہوئی۔ پریس بریفنگ کے دوران پاکستان ایئر فورس کے ترجمان نے اسکرین پر برہموس میزائلوں کے ریڈار سگنلز بھی دکھائے اور دعویٰ کیا کہ وہ اپنے اہداف سے چوک گئے اور افغانستان کی طرف چلے گئے۔

باون منٹ کے بعد بھارتی طیارے واپس اپنے اڈوں کی طرف لوٹ گئے، جبکہ پاکستان ایئر فورس نے برتری حاصل کی۔ ایک سینئر افسر نے بتایا

"رافیل ایک طاقتور طیارہ ہے، اور اگرچہ ہم نے ابتدا میں تین طیارے (بی" ایس صفر صفر ایک بی ایس صفر دو دو بی ایس صفر دو سات مار مار گرانے کا اعلان کیا، مگر جولائی کے وسط میں انسانی انٹیلی جنس ہیومن انٹیلی جنس کے ذریعے بی ایس صفر دو ایک کے گرائے جانے کی بھی تصدیق ہوئی، جو سری نگر کے قریب تباہ ہوا۔"

مصنف کے مطابق مزید چار طیارے ایسے ہیں جو واپس سروس میں نہیں آئے۔ پاکستان ایئر فورس کے پاس ان کے ٹیل نمبرز موجود ہیں کیونکہ الیکٹرانک انٹیلی جنس کے ذریعے نقصان کا اندازہ لگایا گیا۔ ان کی مزید تصدیق کے لیے اوپن سورس انٹیلی جنس اور زمینی ذرائع استعمال کیے جا رہے ہیں۔ پاکستان ایئر فورس نے دو ہزار کلو میٹر سے زیادہ فاصلے تک مزید حملے کرنے سے گریز کیا، کیونکہ اس سے مکمل جنگ چھڑنے کا خدشہ تھا۔

پی ایل ۱۵-میزائل کی صلاحیتوں نے دفاعی ماہرین کو حیران کر دیا

ژوہائی ایئر شو ۲۰۲۱ میں پہلی بار پیش کیے جانے کے بعد پی ایل ۱۵ کے ایکسپورٹ ورژن کو ۲۰۲۴ میں بھی نمائش کے لیے رکھا گیا، جس نے عالمی دفاعی حلقوں کی توجہ حاصل کی۔ ذرائع کے مطابق پاکستان ایئر فورس کے زیرِ استعمال اس میزائل کی مؤثر مار تقریباً ۱۹۰ کلو میٹر (۱۲۰) میل تک ہے، جبکہ پی اے ایف کا دعویٰ ہے کہ اس کے میزائلوں نے اسی فاصلے تک اہداف کو کامیابی سے نشانہ بنایا۔

11 انٹرنیشنل انسٹی ٹیوٹ فار اسٹریٹیجک اسٹڈیز کے مطابق پی ایل ۱۵ اپنی طویل فاصلے تک مار کرنے کی صلاحیت اور جدید بوسٹ سوسٹین" موٹر کی بدولت نمایاں حیثیت رکھتا ہے۔ یہ دو مرحلوں پر مشتمل انجن ابتدائی رفتار میں تیزی لانے کے ساتھ دوران پرواز مسلسل طاقت فراہم کرتا ہے، جس کے باعث یہ میزائل ماخ ۵ سے زائد رفتار حاصل کر سکتا ہے۔

ماہرین کے مطابق جب میزائل اپنے آخری مرحلے میں داخل ہوتا ہے تو اس کا دوسرا انجن دوبارہ فعال ہو کر اضافی توانائی فراہم کرتا ہے، جس سے دور دراز اہداف کو نشانہ بنانے کی صلاحیت مزید بہتر ہو جاتی ہے۔ سپر سونک رفتار سے فائر کیے جانے کی صورت میں، خصوصاً ۱۰ اسی طیارے سے، یہ میزائل اپنے بیشتر سفر میں ماخ ۵ سے زائد رفتار برقرار رکھ سکتا ہے، تاہم انجن بند ہونے کے بعد اس کی رفتار بتدریج کم ہونا شروع ہو جاتی ہے۔

پی ایل ۱۵-ای جو اس کا ایکسپورٹ ورژن ہے، ہوا میں مار کرنے والے جدید میزائلوں میں شمار ہوتا ہے اور ایک فعال الیکٹرانک اسکینڈ ایرے ریڈار سیکر سے لیس ہے، جو فعال اور غیر فعال دونوں طریقوں میں کام کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

رپورٹ کے مطابق جاپان بھی اسی نوعیت کا اے ای ایس اے ٹیکنالوجی سے لیس بی وی آر میزائل (اے اے ایم-۴-بی استعمال کر رہا ہے، جبکہ امریکہ کے بارے میں خیال کیا جاتا ہے کہ اس کے پاس اے ایم آر اے اے ایم کا جدید ای ایس اے ورژن موجود ہے، جسے برآمد نہیں کیا جاتا۔ مزید برآں ماہرین کا کہنا ہے کہ پی ایل ۱۵- میں جدید کاؤنٹر میرژز کے خلاف بہتر مزاحمت اور اسٹیلتھ اہداف کو مؤثر طریقے سے نشانہ بنانے کی صلاحیت پائی جاتی ہے۔ اس کا ہائبرڈ گائیڈنس نظام دو طرفہ ڈیٹا لنک کے ذریعے فضائی ابتدائی وارننگ اور کنٹرول طیاروں سے مسلسل رہنمائی حاصل کرنے کی صلاحیت بھی رکھتا ہے۔ جب میں نے آخری بار دورہ کیا تھا تو پاکستان ایئر فورس زیادہ تر لڑاکا طیاروں پر مرکوز تھی، تاہم اب یہ ایک مکمل اسپیکٹرم اور کثیر الجہتی فورس کے طور پر سامنے آ چکی ہے جو خلا سائبر مصنوعی ذہانت، ڈرون جنگ اور مربوط فضائی طاقت کے شعبوں میں بیک وقت صلاحیت رکھتی ہے۔ اس تبدیلی کے نتیجے میں آج کی پاکستان ایئر فورس ایک جدید اور مستقبل بین فضائیہ کے طور پر ابھر کر سامنے آئی ہے جو عصری جنگی چیلنجز سے مؤثر طور پر نمٹنے کے لیے تیار دکھائی دیتی ہے۔

اسکواڈرن آٹھ ہائڈرز" کے دو جے ایف سترہ تھنڈر بلاک تین لڑاکا طیاروں ن جولائی میں رائل انٹرنیشنل ایئر ٹیٹو میں شرکت کی، جہاں ایک خصوصی نشان والے طیارے کو اس کے مکمل ہتھیاروں کے ساتھ پیش کیا گیا۔ ان میں پی ایل پندرہ اور پی ایل دس کے ساتھ ساتھ بڑا اسی ایم چار سوا کے جی بھی شامل تھا۔

ایلن وارنز فضائیہ کے حوالے سے امریکہ کے مشہور میگزین ائیر فورس میں فری لانس ایڈیٹر ہیں۔ اکتوبر 2025ء کے ایڈیشن میں بھارت کے خلاف مئی میں پاک فضائیہ کی شاندار کارکردگی کے حوالے سے تحقیقی مضمون شائع ہوا ۔ اس مضمون کا ترجمہ یہاں اختصار کے ساتھ شائع کیا جا رہا ہے۔

بشکریہ ریڈیو پاکستان پشاور

10 مئی معرکۂ حق

پروفیسر ڈاکٹر حمید رضا صدیقی

پاکستان کا قیام عالمی تاریخ میں انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔اسے یہ اہمیت اس لئے نہیں ملی کہ کروڑوں لوگوں کو اس سے آزاد فضا میں رہنے کا موقع ملا۔ دنیا کی تاریخ میں قوموں کا عروج و زوال ملکوں کی غلامی اور آزادی کے تذکرے عام سی بات ہے۔اسے یہ اہمیت اِس لئے حاصل ہوئی کہ یہ جدید دور میں مذہب کے نام پر قائم ہونے والی پہلی ریاست ہے جو ایک مخصوص نظریے کے تحت وجود میں آئی۔ جسے دو قومی نظریہ "نظریۂ اسلام" کہا جاتا ہے۔اِس نظریاتی ریاست کے قیام کے لئے برصغیر جنوب مشرقی ایشیا کے مسلمانوں نے جو قربانیاں دیں وہ ہماری تاریخ کا ایک زریں باب ہے۔اِس کے قیام کی مخالفت برصغیر کے انگریز حکمرانوں کے ساتھ ساتھ ہندو سکھ اور دیگر اقوام نے بھی کی لیکن برصغیر کے کروڑوں عوام نے قائداعظم محمد علی جناحؒ کی قیادت میں جو لازوال قربانیاں دیں اور جس جمہوری انداز سے اِس نظریاتی ریاست کے قیام کے لئے جدوجہد کی گئی وہ بلاشبہ ایک قابلِ فخر کارنامہ ہے۔

ہم 14 اگست 1947ء کو ایک نظریاتی ریاست کے حصول میں کامیاب تو ہو گئے لیکن اِس کے قیام کو برصغیر کی دیگر اقوام نے پسند نہیں کیا اور اِس کے وجود میں آتے ہی اِس کے خلاف سازشوں کا آغاز ہو گیا۔ بھارتی حکمرانوں اور عوام نے ابتدا ہی سے اِس کے خلاف مہمات چلائیں اور جان بوجھ کر ایسے مسائل پیدا کئے جس سے اِس کے استحکام میں رکاوٹ پیدا ہوئی۔ سرحدوں کی غلط حد بندی، نہری پانی کا مسئلہ، مہاجرین کی آباد کاری، اثاثوں کی تقسیم میں بے ایمانی اور ایسے بہت سے اقدامات کئے گئے جن کا مقصد یہ تھا کہ اِس نئی نظریاتی ریاست کو استحکام نہ مل سکے۔ کشمیر، جوناگڑھ اور مانگرول کے الحاق کو روکنے کے لئے ان پر لشکر کشی کی گئی۔ بھارت کی جانب سے اِس قسم کے مسئلے پیدا کرنے کا عمل یہیں پر ختم نہیں ہوا بلکہ مسلسل جاری رہا۔ مقصد یہ تھا کہ اِس ریاست کو غیر مستحکم کر کے خدانخواستہ اِس کا خاتمہ کر دیا جائے یا اسے بالکل کمزور کر دیا جائے۔ کشمیر کی لڑائیاں، رن کچھ اور کارگل کی جھڑپیں، 1965ء اور 1971ء کی جنگیں، مشرقی پاکستان کی علیحدگی یہ سب واقعات اب ہماری تاریخ کا حصہ بن چکے ہیں لیکن بھارت کا یہ عمل اور سازشیں ختم نہیں ہوئیں اور پاکستان کے خلاف اِس کا جارحانہ رویہ اور غیر آئینی اقدامات ایک تسلسل کے ساتھ ابھی تک جاری و ساری ہیں۔

گزشتہ سال مئی کے مہینے میں بھارتی فوجوں نے ایک مرتبہ پھر پاکستان کے خلاف جارحیت کا ارتکاب کیا لیکن پاکستان کی بہادر مسلح افواج نے بڑی دلیری اور جرأت کا اظہار کرتے ہوئے دشمن کی سازشوں کو جس انداز میں ناکام بنایا اسے دنیا کے ملکوں نے دیکھا اور سراہا بھی جس سے اقوامِ عالم میں پاکستان کا وقار بلند ہوا۔ حکومتِ پاکستان نے ہر سال 10 مئی کو "یومِ معرکۂ حق" منانے کا اعلان کیا۔اِس میں کوئی شک نہیں کہ "آپریشن بنیان مرصوص" کے ذریعے بھارتی فوجی کاروائی کو جس انداز میں ناکام بنایا گیا اور دشمن کو دندان شکن جواب دیا گیا وہ انتہائی قابلِ ستائش ہے۔ ہماری بری، بحری اور ہوائی افواج اور دیگر سکیورٹی فورسز نے جس جرأت، جوانمردی اور چابکدستی سے اعلیٰ ترین عسکری صلاحیتوں کا مظاہرہ کر کے دشمن کے تمام حملوں کو ناکام بنایا۔ صرف چند دنوں کی اس لڑائی میں دشمن کی فوجی تنصیبات اور طیاروں کو ناقابلِ تلافی نقصان پہنچایا۔ دنیا بھر کے ذرائع ابلاغ کے نمائندوں، فوجی مبصرین اور حکومتوں نے پاکستان کی کارکردگی کو سراہا۔اِس طرح دنیا بھر کی قوموں میں پاکستانی سکیورٹی اداروں اور فوج کا وقار بلند ہوا۔ 16 مئی کو یومِ تشکر منا کر ہم نے جہاں دشمن کی سازشوں کو ناکام ہونے پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا وہاں اپنی فوج کے عزم، حوصلے اور ناقابلِ فراموش قربانیوں کو خراجِ تحسین پیش کیا گیا۔

حقیقت یہ ہے کہ اگر ہم پاکستان کی سیاسی تاریخ کا جائزہ لیں تو یہ حقیقت اُبھر کر سامنے آتی ہے کہ ہمارا دشمن بھارت پاکستان کے قیام سے بہت پہلے اور اب تک مسلسل اِس کے خلاف سازشوں اور اسے نقصان پہنچانے کے لئے مصروفِ عمل رہا ہے مگر ہماری بہادر اور جری مسلح افواج نے ہمیشہ اِس کی جنگی چالوں، حربوں اور حملوں کو بڑی مہارت اور چابک دستی سے ناکام بنایا ہے۔ ہمارے عیار دشمن نے پاکستان کو غیر مستحکم کرنے کے لئے دہشت گردی کا سہارا ابھی لیا ہوا ہے مگر ہماری مسلح فوجیں دشمن کی ان چالوں اور حربوں کا ہمیشہ دندان شکن جواب دیتی رہی ہیں۔

پاکستان کے لق و دق صحرا ہوں یا وسیع میدان ہوں، گہرے سمندروں کا پانی ہو، بلند ترین پہاڑوں کی برفاب چوٹیاں ہوں، ہزاروں فٹ بلند فضا ہو، آندھی ہو یا طوفان ہو، دن ہو یا رات ہو، زلزلہ ہو یا سیلاب ہو ہماری مسلح افواج کے جوان بلاشبہ جرأت و بہادری کا مجسم پیکر بن کر ملک و قوم کی حفاظت کا فریضہ بطریقِ احسن انجام دے رہے ہیں۔ زمانۂ امن میں بھی ان کا کردار انتہائی شاندار اور حوصلہ افزا رہا ہے۔ سیلاب، دہشت گردی، قدرتی آفات اور بدامنی کی روک تھام کے لئے ہمارے چاق و چوبند فوجی جوان تن دہی سے اپنا فرض سرانجام دے رہے ہیں اور جان کی پرواہ کئے بغیر شب و روز ایک جذبے اور مقدس مشن کے ساتھ ہر میدان میں آگے بڑھ رہے ہیں اور اس مقصد کے لئے اُنہوں نے اب تک جو لازوال قربانیاں دی ہیں اُن کو دیکھ کر ترقی یافتہ قومیں دنگ رہ گئی ہیں۔

ہماری جری اور بہادر فوج کی اعلیٰ کارکردگی کی وجہ سے آج پاکستان کا وقار اقوامِ عالم کی نگاہ میں بہت بلند ہے۔ ہماری فوج کا شمار دنیا کی چند بہترین افواج میں کیا جاتا ہے۔ اقوامِ متحدہ کی بین الاقوامی امن فوج کا حصہ بن کر ہمارے فوجی دستے دیگر ملکوں میں امن کے قیام میں ہمیشہ مدد کرتے رہتے ہیں۔ متعدد ملکوں کی افواج کو ہم تربیتی سہولتیں بھی فراہم کر رہے ہیں۔

آج ہمارے عوام بے فکر ہو کر دن میں کاروبارِ حیات میں مصروف رہتے ہیں اور رات کو آرام کی نیند سوتے ہیں تو یہ ہماری مسلح افواج کے کردار کی بدولت ہے جو پاکستان کی جغرافیائی سرحدوں کی حفاظت کے لئے ہمہ وقت کمربستہ رہتی ہیں۔ان کی مخصوص خاکی اور سبز وردی محض ان کا لباس نہیں ہے بلکہ یہ پہچان ہے جرأت، دلیری، حبُ الوطنی اور وطن سے عشق کی لازوال قربانیوں کی۔

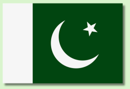

10 مئی کا دن اس امر کی عکاسی کرتا ہے کہ اس روز ہماری مسلح افواج نے جس اور مہارت سے دشمن کی سازشوں اور جنگی کاروائیوں کو ناکام بنا کر اسے شکست فاش دی اِس کا اعتراف دنیا بھر کے فوجی مبصرین اور حکمرانوں نے کیا اور دشمن کو جنگی کاروائیاں رکوانے کے لئے بڑی طاقتوں کی خوشامد کرنا پڑی اور وہ دشمن جو جنگ کے طویل مدت منصوبے کے ساتھ میدانِ عمل میں اترا تھا چند دنوں میں اسے منہ کی کھانی پڑی۔ ہمارے فوجی دلیر جوانوں کے بارے میں یہ کہنا درست ہو گا کہ

ایک ہی جھٹکے میں دشمن کی کلائی موڑ دی
تو نے باطل کی کمر ضرب گراں سے توڑ دی

آج کا دن دراصل تجدیدِ عہد کا دن ہے۔ یہ مسلح افواج اور سرحدی محافظوں کی لازوال خدمات کی کو سراہنے اور انہیں خراجِ تحسین پیش کرنے کا دن ہے اور یہ علامت ہے کہ ہمارا دفاع مضبوط ہاتھوں میں ہے۔ آپریشن بنیان مرصوص ہو، معرکہ حق ہو یا یومِ تشکر یا مسلح افواج کے سربراہ فیلڈ مارشل عاصم منیر اور ان کے ساتھ دیگر بہادر جرنیلوں کی قیادت، افواجِ پاکستان کی بے لوث خدمات اور کارکردگی کو سراہنے کی بات ہو یہ سب وطن سے محبت، آزادی کے تحفظ، عزم حوصلے، شہداء کی ناقابلِ فراموش قربانیوں اور کارناموں کو یاد کرنے اور اُن پر فخر کرنے کی علامتیں ہیں۔

آیئے ہم سب تجدیدِ عہد کریں کہ وقت آنے پر اپنی مسلح افواج کے شانہ بشانہ ہم سب وطنِ عزیز کے تحفظ کے لئے کسی قسم کی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے کہ وطن سے محبت ہمارے ایمان کا حصہ ہے اور پاکستان کی سرزمین وہ مقدس سرزمین ہے جس کی بنیادوں میں دس لاکھ سے زیادہ شہداء کا خون ہے جو قیامِ پاکستان کے موقع پر ہمارے اسلاف کی قربانیوں کی یاد دلاتا ہے اور ہمارے جذبہ حبُ الوطنی کو مستحکم کرتا ہے۔

فیلڈ مارشل سید عاصم منیر کی قیادت میں نہ صرف عسکری سطح پر کامیابی حاصل ہوئی بلکہ قومی سطح پر اعتماد اور حوصلہ بھی بلند ہوا۔ یہ اعتماد کسی بھی قوم کے لیے سب سے بڑی طاقت ہوتا ہے۔

بشکریہ ریڈیو پاکستان ملتان

معرکۂ حق

فضائی برتری جو دشمن بھی مان گیا

معرکۂ حق 2025ء پاکستان کی دفاعی تاریخ میں ایک اہم سنگِ میل کی حیثیت رکھتا ہے مگر اس معرکے کا سب سے نمایاں اور فیصلہ کن پہلو پاک فضائیہ کی غیر معمولی کارکردگی ہے جس نے نہ صرف دشمن کی پیش قدمی کو روکا بلکہ جنگ کا توازن پاکستان کے حق میں موڑ دیا۔ جدید دور کی جنگوں میں فضائی طاقت محض ایک معاون قوت نہیں بلکہ فیصلہ کن عصر بن چکی ہے اور یہ معرکہ اس حقیقت کی ایک واضح مثال ہے۔ اس معرکے کا پسِ منظر متعدد اہم واقعات سے جڑا ہوا ہے جن کی وجہ سے خطے میں خطرناک حد تک کشیدہ صورتحال بن گئی۔ 22 اپریل 2025ء کو ہندوستان کے زیرِ انتظام کشمیر کے علاقے پہلگام میں ایک دہشتگردی واقعہ پیش آیا جس نے خطے کی فضا کو کشیدہ کر دیا۔ پاکستان نے ذمہ دار ریاست ہونے کا ثبوت دیتے ہوئے اس واقعے کی فوری مذمت کی اور بین الاقوامی سطح پر شفاف تحقیقات کی پیشکش بھی کی۔ تاہم بھارت نے حسبِ سابق بغیر کسی ٹھوس ثبوت کے الزام پاکستان پر عائد کیا اور 7 مئی کو (6 اور 7 مئی کی درمیانی شب، آپریشن سندور" کے نام سے پاکستان کے علاقوں مریدکے اور بہاولپور میں عسکری کارروائی کر کے کشیدگی میں مزید اضافہ کیا۔ یہ اقدام نہ صرف خطے کے امن کے لیے خطرہ تھا بلکہ بین الاقوامی قوانین کی بھی خلاف ورزی کے مترادف تھا۔

ان حالات میں پاکستان کے پاس اپنے دفاع کے لیے ایک مؤثر اور بروقت ردعمل کے سوا کوئی راستہ باقی نہ رہا۔ چنانچہ 10 مئی 2025ء کو آپریشن "بنیان مرصوص" کا آغاز کیا گیا جس میں پاک فضائیہ نے مرکزی اور فیصلہ کن کردار ادا کیا۔ پاک فضائیہ نے نہایت منظم اور پیشہ ورانہ حکمتِ عملی کے تحت دشمن کی فضائی برتری کے دعوؤں کو عملی طور پر چیلنج کیا۔ جدید ریڈار سسٹمز، بروقت انٹیلی جنس سی ٹلائیٹ نگرانی اور مربوط کمانڈ اینڈ کنٹرول سسٹم کے ذریعے دشمن کی ہر ممکن پیش قدمی کو نہایت مؤثر انداز میں روکا گیا۔

فضائی محاذ پر پاکستان کی کامیابی کا بنیادی سبب اس کی متوازن حکمتِ عملی تھی جس میں دفاعی اور جارحانہ دونوں پہلوؤں کو یکجا کیا گیا۔ پاک فضائیہ نے نہ صرف اپنی فضائی حدود کا بھرپور دفاع کیا بلکہ دشمن کی فضائی نقل و حرکت کو بھی محدود کر دیا۔ اس کے نتیجے میں بھارتی فضائیہ کو نہ صرف اپنی حکمتِ عملی تبدیل کرنا پڑی بلکہ اس کی کارروائیاں بھی غیر مؤثر ہو کر رہ گئیں۔ اس تمام عمل نے واضح کر دیا کہ پاکستان کی فضائی صلاحیت محض دفاعی نہیں بلکہ بھرپور جواب دینے کی بھی اہل ہے۔

اس کامیابی کا ایک اہم اعتراف بین الاقوامی سطح پر اُس وقت سامنے آیا جب بھارت کے چیف آف ڈیفنس اسٹاف جنرل انیل چوہان نے شنگریلا ڈائیلاگ (سنگاپور، 30 مئی تا 1 جون 2025ء کے موقع پر دیے گئے انٹرویوز میں یہ تسلیم کیا کہ بھارتی طیارے پاکستان کے ہاتھوں تباہ ہوئے۔ اگرچہ انہوں نے ان کی تعداد ظاہر نہیں کی۔ یہ بیان نہ صرف پاکستان کی فضائی کامیابی کی تصدیق کرتا ہے بلکہ اس بات کی بھی عکاسی کرتا ہے کہ میدانِ جنگ میں پاکستان کی حکمتِ عملی مؤثر اور نتیجہ خیز ثابت ہوئی۔

پاک فضائیہ کی اس برتری کے اثرات صرف میدانِ جنگ تک محدود نہیں رہے بلکہ اس نے سفارتی محاذ پر بھی پاکستان کی پوزیشن کو مضبوط کیا۔ جب ایک ریاست اپنی دفاعی صلاحیت کا مؤثر مظاہرہ کرتی ہے تو عالمی برادری اس کے مؤقف کو زیادہ سنجیدگی سے لیتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس معرکے کے بعد پاکستان کو ایک ذمہ دار، مضبوط اور باوقار ریاست کے طور پر دیکھا گیا جس نے نہ صرف اپنی سرحدوں کا دفاع کیا بلکہ خطے میں امن کے قیام کے لیے بھی مثبت کردار ادا کیا۔

مزید برآں، پاک فضائیہ کی کامیابی نے دشمن کے اس بیانیے کو بھی کمزور کیا جس میں وہ خود کو فضائی میدان میں برتر ظاہر کرتا رہا ہے۔ اس معرکے نے یہ ثابت کیا کہ پاکستان نہ صرف جدید ٹیکنالوجی سے لیس ہے بلکہ اس کے پاس اعلیٰ تربیت یافتہ اور پیشہ ورافرادی قوت بھی موجود ہے جو کسی بھی مشکل صورتحال میں موثر فیصلے کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ یہ امر بھی قابلِ ذکر ہے کہ پاک فضائیہ کی کامیابی محض تکنیکی مہارت کا نتیجہ نہیں بلکہ اس کے پیچھے مضبوط تربیت، نظم وضبط، فوری فیصلہ سازی اور قیادت کی صلاحیت کارفرما تھی۔ اس معرکے میں یہ تمام عناصر ایک ساتھ نظر آئے جس نے پاکستان کو ایک واضح برتری فراہم کی۔ یہی وہ عوامل ہیں جو کسی بھی جدید فضائی جنگ میں کامیابی کی بنیاد بنتے ہیں۔

آخر میں یہ کہنا بے جانہ ہو گا کہ معرکۂ حق میں پاک فضائیہ کا کردار پاکستان کی دفاعی تاریخ میں سنہری حروف سے لکھا جائے گا۔ یہ کامیابی نہ صرف ایک عسکری فتح ہے بلکہ ایک اسٹریٹیجک برتری کی علامت بھی ہے، جس نے یہ ثابت کیا کہ پاکستان ہر سطح پر اپنی خود مختاری اور سلامتی کے تحفظ کی مکمل صلاحیت رکھتا ہے۔ یہ معرکہ آنے والی نسلوں کے لیے ایک واضح پیغام ہے کہ قومی عزم، پیشہ ورانہ مہارت اور جدید ٹیکنالوجی کا امتزاج کسی بھی چیلنج کو شکست دے سکتا ہے۔

بشکریہ ریڈیو پاکستان فیصل آباد

معرکۂ حق: ابلاغی حکمتِ عملی اور قومی بیانیہ

تحریر: شاہد اللہ خان

تاریخ کے بعض لمحے محض واقعات نہیں ہوتے بلکہ وہ قوموں کے اجتماعی شعور میں دیرپا نقوش چھوڑ جاتے ہیں۔ یہ لمحے وقت کے ساتھ ماند نہیں پڑتے بلکہ شناخت، حوصلے اور فکری استقامت کی صورت میں نسلوں تک منتقل ہوتے رہتے ہیں۔ مئی 2025ء بھی ایسا ہی ایک مرحلہ تھا جب پاکستان کو ایک کشیدہ اور مسلط کردہ صورتحال کا سامنا کرنا پڑا۔ یہ ایک ایسا وقت تھا جس نے نہ صرف قوم کو آزمائش میں ڈالا بلکہ اس کی داخلی قوت اور فکری یکجہتی کو بھی نمایاں کیا۔

اسی پسِ منظر میں اس جدوجہد کو معرکۂ حق کے عنوان سے تعبیر کیا گیا۔ یہ عنوان محض عسکری ردعمل کی علامت نہیں بلکہ سچائی، عزم اور قومی وحدت کی ایک علامتی ترجمانی بن کر سامنے آیا۔

اس معرکے میں پاکستانی مسلح افواج نے پیشہ ورانہ مہارت، بروقت فیصلہ سازی اور مربوط حکمتِ عملی کا مظاہرہ کیا۔ زمینی اور فضائی سطح پر کی جانے والی کارروائیوں نے صورتحال کو قابو میں رکھنے میں اہم کردار ادا کیا اور دشمن کو پسپائی اختیار کرنے پر مجبور کیا۔ تاہم اس پیش رفت کو صرف عسکری دائرے تک محدود کرنا تصویر کا مکمل رخ پیش نہیں کرتا، کیونکہ اس کے پسِ منظر میں ایک بیدار اور ذمہ دار معاشرہ بھی پوری قوت کے ساتھ موجود تھا۔

یہ وہ مرحلہ تھا جب اطلاعات اور بیانیے کا محاذ بھی غیر معمولی اہمیت اختیار کر گیا۔ سوشل میڈیا کے تیز رفتار ماحول میں غیر مصدقہ اطلاعات اور افواہوں کا پھیلاؤ ایک بڑا چیلنج بن کر سامنے آیا۔ تاہم اس صورتحال میں نوجوانوں، صحافیوں اور باشعور شہریوں نے ذمہ دارانہ کردار ادا کرتے ہوئے معلومات کی تصدیق اور مثبت بیانیے کے فروغ میں اہم حصہ ڈالا۔

ان دنوں بطور نشریاتی کارکن یہ احساس مزید گہرا ہو جاتا ہے کہ سامعین محض خبر سننے پر اکتفا نہیں کر رہے بلکہ ہر خبر کے پسِ منظر کو سمجھنے کی سنجیدہ کوشش بھی کر رہے ہیں۔ یوں یہ معرکہ صرف سرحدوں تک محدود نہ رہا بلکہ ذہنی اور معلوماتی سطح پر بھی جاری رہا۔

اسی دوران خطے میں کشیدگی کے تناظر میں بعض بھارتی ذرائع ابلاغ کی جانب سے مبالغہ آمیز اور غیر مصدقہ اطلاعات بھی تواتر کے ساتھ سامنے آئیں جنہوں نے صورتحال کو مزید پیچیدہ بنانے کی کوشش کی۔ ایسے ماحول میں سچ اور افواہ کے درمیان فرق کرنا عام شہری کے لیے آسان نہیں رہتا۔ یہی وہ موقع تھا جہاں ذمہ دار اور مستند ابلاغی اداروں کا کردار نمایاں ہو کر سامنے آیا۔

اس تناظر میں ریڈیو پاکستان ایک قابلِ اعتماد قومی ادارے کے طور پر سامنے آیا۔ اطلاعاتی دباؤ کے اس مرحلے پر ریڈیو پاکستان نے ذمہ دار صحافت کا مظاہرہ کرتے ہوئے بروقت، مستند اور متوازن معلومات کی فراہمی کو یقینی بنایا۔ خبروں اور تجزیوں میں احتیاط، تصدیق اور قومی مفاد کو بنیادی اہمیت دی گئی جس کے نتیجے میں عوامی اعتماد برقرار رہا اور غیر مصدقہ اطلاعات کے اثرات محدود ہو گئے۔

ریڈیو پاکستان کی نشریات میں شامل تجزیے اور پروگرام ایک متوازن اور حقیقت پر مبنی بیانیہ پیش کرتے رہے۔ یہ بیانیہ نہ جذباتیت کا شکار ہوا اور نہ ہی مبالغہ آرائی کا، بلکہ سنجیدگی اور فکری دیانت کے ساتھ قومی مؤقف کو واضح انداز میں اُجاگر کرتا رہا۔

یہ کہنا بے جانہ ہو گا کہ ایسے نازک حالات میں خبر محض اطلاع نہیں رہتی بلکہ ایک ذمہ داری بن جاتی ہے اور اس ذمہ داری کا احساس ہی اداروں کے اصل کردار کو نمایاں کرتا ہے۔

بین الاقوامی سطح پر بھی اس صورتحال کو غیر معمولی توجہ حاصل رہی، خصوصاً اس لیے کہ کشیدگی دو ایٹمی قوتوں کے درمیان تھی۔ عالمی میڈیا اس خطے پر گہری نظر رکھے ہوئے تھا اور مستند معلومات تک رسائی ایک اہم ضرورت بن چکی تھی۔

ایسے حالات میں بین الاقوامی ذرائع ابلاغ عموماً سرکاری اور تصدیق شدہ پلیٹ فارمز سے رجوع کرتے ہیں۔ اسی تناظر میں ریڈیو پاکستان کی ویب سائٹ اور اس کے مستند سوشل میڈیا اکاؤنٹس معلومات کے قابلِ اعتماد ذرائع کے طور پر زیرِ استعمال آئے۔

یہ امر بھی قابلِ غور ہے کہ موجودہ دور میں خبر کی رفتار جتنی تیز ہوئی ہے، اتنا ہی اس کی تصدیق کا مرحلہ حساس اور اہم ہو گیا ہے۔

ابلاغیات کے ماہرین کے مطابق معلوماتی تنازعات کے دوران ریاستی نشریاتی ادارے بین الاقوامی بیانیے کی تشکیل میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ اس معرکے کے دوران بھی یہی رجحان دیکھنے میں آیا، جہاں مستند اور بروقت معلومات کی فراہمی نے پاکستان کے مؤقف کو عالمی سطح پر نسبتاً واضح انداز میں پیش کرنے میں مدد دی۔

ریڈیو پاکستان کی یہ ابلاغی کارکردگی اس کی پیشہ ورانہ مہارت، بروقت اپڈیٹس اور ذمہ دارانہ رپورٹنگ کی عکاس ہے جس نے داخلی اور خارجی دونوں سطحوں پر قومی بیانیے کو استحکام بخشا۔

ملکی سطح پر ریڈیو پاکستان کے علاقائی نے بھی اس قومی بیانیے کو عوام تک پہنچانے میں اہم کردار ادا کیا۔ اسی سلسلے میں ریڈیو پاکستان بنوں نے مرکزی نشریات، خبروں اور تجزیاتی مواد کو مقامی سامعین تک مؤثر انداز میں منتقل کیا۔ بنوں، لکی مروت اور کرک جیسے علاقوں میں بروقت اور مستند معلومات کی فراہمی نے عوامی اعتماد کو مضبوط بنایا۔

مقامی سطح پر بھی یہ محسوس کیا گیا کہ لوگ مستند معلومات کے لیے روایتی ذرائع ابلاغ کی طرف دوبارہ رجوع کر رہے ہیں جو اس اعتماد کی ایک واضح علامت ہے۔

اس پورے منظرنامے میں قومی نغمات اور موسیقی نے بھی ایک اہم جذباتی اور نفسیاتی کردار ادا کیا۔ یہ نغمات محض تفریح کا ذریعہ نہیں تھے بلکہ ایک مشترکہ احساس اور قومی حوصلے کی نمائندگی بن کر سامنے آئے۔

معرکۂ حق نے ایک بار پھر یہ حقیقت واضح کر دی کہ جدید دور میں جنگیں صرف میدانِ جنگ تک محدود نہیں رہتیں بلکہ وہ اطلاعات، بیانیے اور ابلاغ کے محاذوں پر بھی لڑی جاتی ہیں۔ جب عسکری حکمتِ عملی کے ساتھ مؤثر ابلاغی حکمتِ عملی اور باشعور عوامی شرکت شامل ہو جائے تو کامیابی کا دائرہ مزید وسیع ہو جاتا ہے۔

آج جب اس معرکے کا جائزہ لیا جائے تو یہ محض ایک عسکری پیش رفت نہیں بلکہ ایک ہمہ جہت قومی تجربہ محسوس ہوتا ہے جس میں افواجِ پاکستان، ذمہ دار میڈیا اور ایک بیدار معاشرے نے مل کر ایک متوازن اور واضح بیانیہ تشکیل دیا۔

معرکۂ حق دراصل حوصلے، اتحاد اور سچائی کی ایک زندہ داستان ہے اور اس داستان میں ریڈیو پاکستان ایک ایسے مؤثر راوی کے طور پر سامنے آتا ہے جس نے نہ صرف واقعات کو بیان کیا بلکہ ایک قوم کے مؤقف کو ذمہ دارانہ انداز میں دنیا تک پہنچایا۔

بشکریہ ریڈیو پاکستان بنوں

کہانی اُس رات کی جب دشمن نے مجھے للکارا تھا

تحریر و تحقیق: ڈاکٹر ضیاءالحق شمسی

سال تھا 2025ء اور رات مئی 6 اور 7 کی جب بھارت نے آزاد جموں و کشمیر (اے جے کے)، ورکنگ باؤنڈری کے پار سیالکوٹ کے علاقے اور بہاولپور اور مرید کے کے علاقوں میں بین الاقوامی سرحدوں کے پار پاکستان کے اندر متعدد میزائل حملے کئے تھے۔ اگرچہ آزاد جموں و کشمیر میں ہندوستانی حملے کوئی حیران کن بات نہیں تھی، لیکن بین الاقوامی سرحد کے پار ہونے والے حملے، پاکستان کی سرزمین کے اندر اتنے گہرے، بہت سے لوگوں کو حیران کر گئے۔ ان میں سے زیادہ تر حملے مساجد اور مدارس پر کئے گئے تاکہ دنیا کو دکھایا جا سکے کہ یہ دہشت گرد تنظیموں کے تربیتی مراکز تھے۔ تاہم، نیلم جہلم ہائیڈرو پراجیکٹ پر بھارت کے حملے آبی تحفظ کے حوالے سے پاکستان کی کوششوں کو سبوتاژ کرنے کی ایک سنگین کوشش تھی اور اسے جنگی کارروائی کے طور پر دیکھا جانا چاہیے تھا لیکن دنیا خاموش رہی لیکن پاکستان خاموش نہیں رہ سکتا تھا۔ اسی لئے پاک فوج نے دشمن کو سبق سکھانے کا بروقت فیصلہ کیا۔

تین گنا بڑے مخالف کے خلاف پی اے ایف کی جیت کی حکمتِ عملی کو سمجھنے کی طرف لوٹنا، پی اے ایف، قیادت کی ہمت اور حکمتِ عملی کا ایک پیچیدہ امتزاج ظاہر کرتا ہے۔ اس میں دستیاب وسائل کے اندر بہترین ہتھیاروں اور آلات کا انتخاب کرنا، نظام میں مہارت حاصل کرنے کے لیے اپنی افرادی قوت کو سختی سے تربیت دینا اور ضرورت کے مطابق مطلوبہ اثرات پیدا کرنے کے لیے ٹیمیں بنانا شامل ہے۔ یہ ہم نے 6 مئی سے 10 مئی تک 4 روزہ جنگ میں دیکھا ہے۔

اگلا ٹیکنالوجی کی موافقت ہے۔ پی اے ایف نے مسلسل اپنے ہتھیاروں اور آلات کے لیے ٹیکنالوجی کو تیار کرنے کا انتخاب کیا ہے، تربیت، ٹیسٹ اور ٹرائلز کے ذریعے کامیابی کے ساتھ اسے اپنایا ہے۔ حکمتِ عملی کے اِس خاص حصے نے اسے متعدد ڈومینز میں اپنے قدیم حریف بھارتی فضائیہ کے خلاف برتری حاصل کر دی۔ اعلیٰ ٹیکنالوجی کے ساز و سامان کے ساتھ، پاک فضائیہ بھارتی فضائیہ کی عددی برتری کو بے اثر کرنے میں کامیاب رہی، جیسا کہ حالیہ معرکے کے دوران دیکھا گیا۔

بھارت کے بزدلانہ حملوں پر پاکستان کا ردِ عمل تیز اور مہلک تھا۔ پاکستان ایئر فورس (پی اے ایف) نے پہلے ہی معرکے میں بھارتی مقبوضہ جموں و کشمیر کے اندر گشت کرنے والے بھارتی فضائیہ (آئی اے ایف) کے کئی لڑاکا طیاروں کو مار گرایا۔ کچھ دعوؤں کی بھارتی میڈیا نے تردید کی جب کہ بین الاقوامی ذرائع نے چند کی تصدیق کی۔ فرانسیسی ساختہ رافیل طیاروں کو سب سے زیادہ نقصان پہنچا۔ تاہم دعوے اور جوابی دعوے فضائی جنگ کا حصہ ہیں اور اس کی تصدیق بہت بعد میں کی جائے گی۔ پاک فوج نے بھی آپریشن زون میں ایک بریگیڈ ہیڈ کوارٹر کو تباہ کرنے کا دعویٰ کیا۔

یہ سب 6 اور 7 مئی کی درمیانی شب ہوا۔ تاہم اگلے دنوں اور راتوں میں بھارتی حملے جاری رہے۔ 8 مئی کی صبح، لاہور کے مختلف علاقوں پر ڈرون حملے کے گئے جنہیں صرف پاکستانی فوج کے فضائی دفاعی یونٹوں نے گولی مار کر پکڑ لیا۔

بھارتی وزیر اعظم مودی کا یہ جنگی جنون چار دن تک جاری رہا اور جب نقصان برداشت نہ کر سکا تو امریکہ سے جنگ بندی کی درخواست کی۔ پہلے تو جنگ شروع کی اور جب مار پڑی تو بھاگ نکلا۔ پاکستان اپنی حکمتِ عملی میں واضح تھا۔ اسے خطرے کی گھنٹی بجائے بغیر پوری طاقت کے ساتھ جواب دینا تھا اور دیا بھی۔ کیونکہ اِس مرحلے پر اگر جنگ افقی یا عمودی طور پر پھیلتی تو اس کی جارحیت کی صریح کارروائیوں کا ذمہ دار صرف بھارت ہی تھا اور دنیا یہ بات بہت اچھی طرح سے جانتی تھی۔

اس رات کے فضائی معرکے میں جو کارنامہ پاک فضائیہ نے سرانجام دیا اسے بھارتی فضائیہ کبھی بھی فراموش نہیں کر سکے گی۔ پاک فضائیہ اپنی موروثی جارحانہ صلاحیتوں اور ماضی کی کارکردگی کی وجہ سے بھارتی جارحیت کے جواب کا پہلا انتخاب تھی۔ گو کہ اس وقت اسے عددی لحاظ سے اعلیٰ قوت کا سامنا تھا لیکن پی اے ایف کے شاہینوں نے اِس بات کی پرواہ نہ کی اور مادرِ وطن کے دفاع کے لیے ایک مضبوط فورس بن کر آئی اے ایف کو وہ نقصان پہنچایا جس کا شاید اس نے تصور بھی نہ کیا ہو گا۔

اب یہ دنیا بھر کے تمام ماہرین کا ایک پیشگی نتیجہ ہے کہ 6 اور 7 مئی 2025ء کی درمیانی شب پی اے ایف اور آئی اے ایف کے درمیان لڑی جانے والی فضائی لڑائی دوسری جنگِ عظیم کے بعد سب سے اہم اور طویل ترین جنگ تھی۔ بھارتی Rafale-29 Su-30 Mig فضائیہ تقریباً 85-90 لڑاکا طیاروں کا ایک زبردست لگانے میں کامیاب رہی، جس میں شامل تھے اس کے (UAVS)، الیکٹرانک وارفیئر ہوائی جہاز اور جدید بغیر پائلٹ فضائی جہاز Mirage2000 اور J-100 F-16 برعکس، پی اے ایف نے تقریباً 35 لڑاکا طیاروں پر سوار ہو کر ایک بہادری کا مظاہرہ کیا، جس میں 7 اور III، اور میراج JF-17 شامل تھے۔ یہ لڑائی تقریباً ایک گھنٹے تک انتہائی پیچیدہ، کشیدہ اور محدود فضائی حدود میں جاری رہی۔ نتیجہ اب تاریخ کا حصہ ہے کہ پی اے ایف نے فرانسیسی ساختہ 4.5 جنریشن طیارے سمیت کم از کم پانچ لڑاکا طیاروں کو مار گرانے کا دعویٰ کیا ہے۔ یہ صرف پی اے ایف کے پائلٹس اور کنٹرولرز کی ہمت کے ساتھ ساتھ ہی اے ایف کی قیادت کی جانب سے استعمال کی گئی اعلیٰ حکمتِ عملی کی وجہ سے ممکن ہوا۔

لہذا، میں یہ سمجھنے میں ناکام ہوں کہ ہندوستان کی سیاسی قیادت تنازعہ شروع کرنے کے لیے بھارتی فضائیہ کا انتخاب کیوں کرتی ہے۔ جب کہ یہ اس بات سے آگاہ ہے کہ اس میں جیتنے والی ذہنیت کا فقدان ہے، جیسا کہ پاکستان ایئر فورس کے ساتھ سابقہ تمام فضائی معرکوں میں ظاہر ہوا ہے۔

اس مضمون کے مصنف نے چار بین الاقوامی کتابیں تصنیف کی ہیں: بھارت اور پاکستان کے درمیان نیوکلیئر ڈیٹرنس اور تنازعات کا انتظام، جنوبی ایشیا کو ہائبرڈ پیس کی ضرورت ہے، سن زو اینڈ دی آرٹ آف ہائبرڈ وار کو سمجھنا، اور ڈپلومیسی اور ڈیٹرنس۔

بشکریہ FM101 اسلام آباد

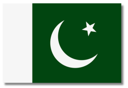

بنیان مرصوص: ایک قرآنی تصور اور معاصر دفاعی حکمتِ عملی

تحریر: ڈاکٹر عنایت اللہ فیضی

عالمی عسکری روایات میں یہ ایک تسلیم شدہ اصول ہے کہ ہر فوجی مہم، خواہ وہ محدود پیمانے کی کارروائی ہو یا مکمل جنگ، کو ایک مخصوص نام دیا جاتا ہے۔ یہ نام محض شناخت کا ذریعہ نہیں ہوتا بلکہ اس کے ذریعے اس مہم کے مقاصد، اس کی نوعیت اور اس کے نظریاتی پسِ منظر کی بھی عکاسی ہوتی ہے۔ پاک فوج نے بھی اپنی ہر دفاعی مہم کا کوئی نہ کوئی نام رکھا ہے جو اسلامی تاریخ سے ماخوذ ہوتا ہے۔ کشمیر کے دفاع کی جو مہم چلائی گئی اس کا نام فتح ہسپانیہ کی تاریخ سے لیکر "آپریشن جبرالٹر" رکھا گیا۔ مئی 2025ء میں دشمن کے ناپاک عزائم کو خاک میں ملانے کے لیے پاک فوج نے جو دفاعی جنگ لڑی اس کا نام آپریشن "بنیان مرصوص" رکھا گیا اور یہ معرکۂ حق ثابت ہوا۔ جدید افواج میں آپریشنز کے نام اکثر تاریخی، ثقافتی یا نظریاتی حوالوں سے اخذ کیے جاتے ہیں تاکہ وہ فوجی جوانوں کے لیے حوصلہ افزا اور معنوی اہمیت کے حامل ہوں۔

پاکستان کی مسلح افواج نے بھی اپنی عسکری تاریخ میں اس روایت کو برقرار رکھا ہے۔ مختلف ادوار میں کیے گئے آپریشنز کے نام اسلامی تاریخ اور تہذیبی ورثے سے اخذ کیے گئے، جو نہ صرف ایک نظریاتی وابستگی کی نشاندہی کرتے ہیں بلکہ قومی شناخت کو بھی تقویت دیتے ہیں۔ اسی تناظر میں مئی 2025ء کی دفاعی کارروائی کو "آپریشن بنیان مرصوص" کا نام دیا گیا جو اپنی معنویت کے اعتبار سے نہایت گہرا اور جامع مفہوم رکھتا ہے۔

بنیان مرصوص ایک قرآنی اصطلاح ہے جو سورالصف کی آیت نمبر 4 میں وارد ہوئی ہے۔ اس کے لغوی معنی سیسہ پلائی ہوئی دیوار کے ہیں، تاہم اس کے مفہوم میں محض ظاہری مضبوطی نہیں بلکہ ایک منظم، متحد اور ناقابلِ تسخیر اجتماعی قوت کا تصور بھی شامل ہے۔ اس آیت میں اللہ تعالی ان اہلِ ایمان کو پسندیدہ قرار دیتا ہے جو اس کی راہ میں اس طرح صف بستہ ہو کر جدوجہد کرتے ہیں جیسے ایک مضبوط اور مربوط دیوار ہو۔

تحقیقی نقطۂ نظر سے دیکھا جائے تو بنیان مرصوص کا تصور محض عسکری نظم و ضبط تک محدود نہیں بلکہ اس میں سماجی ہم آہنگی، تنظیمی یکجہتی اور قیادت و پیروی کے اصول بھی شامل ہیں۔ اسلامی مفکرین اور مفسرین نے اس ترکیب کی تشریح کرتے ہوئے اس بات پر زور دیا ہے کہ ایک مضبوط معاشرہ اسی وقت تشکیل پاتا ہے جب اس کے افراد باہمی اعتماد، نظم اور مشترکہ مقصد کے تحت متحد ہوں۔

اسلامی تاریخ میں اس تصور کی عملی مثالیں نمایاں طور پر موجود ہیں۔ جنگِ بدر اس کی ایک روشن مثال ہے جہاں تعداد میں کم ہونے کے باوجود مسلمانوں نے نظم و ضبط، اتحاد اور غیر متزلزل یقین کے ذریعے ایک بڑی قوت کو شکست دی۔ یہ واقعہ اِس بات کی دلیل ہے کہ جنگوں میں کامیابی کا انحصار محض افرادی قوت یا اسلحہ پر نہیں بلکہ تنظیم، حکمتِ عملی اور نظریاتی استحکام پر بھی ہوتا ہے۔

اگر اس قرآنی تصور کو معاصر دفاعی حکمتِ عملی کے تناظر میں دیکھا جائے تو یہ واضح ہوتا ہے کہ جدید جنگیں محض میدانِ جنگ تک محدود نہیں رہیں بلکہ ان میں معلوماتی جنگ، ٹیکنالوجی، سفارت کاری اور عوامی حمایت بھی شامل ہو چکی ہے۔ ایسے میں بنیان مرصوص کا تصور مزید اہمیت اختیار کر جاتا ہے، کیونکہ یہ ایک ہمہ جہت اتحاد اور مربوط حکمتِ عملی کی ضرورت پر زور دیتا ہے۔

مئی 2025ء کے معرکۂ حق میں پاکستان کی مسلح افواج نے اسی اصول کو عملی جامہ پہنایا۔ بری، بحری اور فضائی افواج کے درمیان غیر معمولی ہم آہنگی دیکھنے میں آئی جو کسی بھی جدید دفاعی نظام کی کامیابی کے لیے بنیادی شرط سمجھی جاتی ہے۔ پاک فضائیہ کے جدید ریڈار اور نگرانی کے نظام نے دشمن کی نقل و حرکت کو بروقت شناخت کیا جبکہ فضائی برتری نے زمینی افواج کو مؤثر کارروائی کا موقع فراہم کیا۔ بحریہ نے ساحلی حدود کی حفاظت کو یقینی بنایا جس سے دفاعی حصار مزید مضبوط ہوا۔ یہ مربوط حکمتِ عملی دراصل بنیان مرصوص کی عملی تصویر تھی جہاں مختلف شعبے ایک دوسرے کے ساتھ جڑے ہوئے ایک مضبوط نظام کی صورت اختیار کر لیتے ہیں۔ اس طرح کا نظام نہ صرف بیرونی خطرات کا مؤثر مقابلہ کرتا ہے بلکہ اندرونی سطح پر بھی اعتماد اور استحکام کو فروغ دیتا ہے۔ اِس معرکے کے پسِ منظر میں جنوبی ایشیاء کی اسٹریٹجک صورتحال کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ پاکستان اور بھارت کے درمیان تاریخی تنازعات، خصوصاً مسئلہ کشمیر، وقتاً فوقتاً کشیدگی کو جنم دیتے رہے ہیں۔ 1998ء میں دونوں ممالک کے ایٹمی طاقت بننے کے بعد اس خطے میں طاقت کا توازن ایک نازک مرحلے میں داخل ہو گیا جہاں کسی بھی قسم کی جارحیت کے سنگین نتائج برآمد ہو سکتے ہیں۔ ایسے ماحول میں دفاعی حکمتِ عملی کا انحصار محض عسکری طاقت پر نہیں بلکہ دانشمندانہ منصوبہ بندی، سفارتی بصیرت اور قومی یکجہتی پر بھی ہوتا ہے۔ بنیان مرصوص کا تصور ان تمام عناصر کو یکجا کرتا ہے اور ایک ایسی حکمتِ عملی کی بنیاد فراہم کرتا ہے جو نہ صرف دفاعی اعتبار سے مضبوط ہو بلکہ اخلاقی اور نظریاتی لحاظ سے بھی مستحکم ہو۔

مزید برآں، اِس تصور کی ایک اہم جہت عوامی سطح پر اتحاد اور یکجہتی کا فروغ ہے۔ کسی بھی ملک کی دفاعی طاقت اُس وقت مکمل ہوتی ہے جب اس کی عوام اپنی افواج کے ساتھ کھڑی ہوں۔ مئی 2025ء کے معرکے میں یہی منظر دیکھنے میں آیا، جہاں پوری قوم نے یکجہتی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنی مسلح افواج کی حمایت کی۔ یہ اجتماعی شعور دراصل بنیان مرصوص کی سماجی تعبیر ہے۔

ڈاکٹر عنایت اللہ فیضی (تمغۂ امتیاز) چترال کے معروف دانشور، کالم نگار اور محقق ہیں جو علاقائی تاریخ، ثقافت اور سماجی مسائل پر اپنی بصیرت افروز تحریروں کے ذریعے نمایاں مقام رکھتے ہیں۔

(بشکریہ ریڈیو پاکستان چترال)

چوہدری محمد زبیر بشیر

ہم تیار ہیں،

جب ریڈیو پاکستان لاہور کی آواز قوم کی آواز بن گئی

معرکۂ حق

یہ 6اور 7 مئی کی درمیانی شب تھی، گھڑی کی سوئیاں رات کے ڈیڑھ بجے کا ہندسہ عبور کر رہی تھیں۔ میں ابھی گھر میں داخل ہو ہی رہا تھا کہ میری بیٹی ہانپتی ہوئی آئی اور لرزتی آواز میں کہا: پاپا بھارت نے پاکستان پر حملہ کر دیا ہے۔"

یہ خبر غیر متوقع نہ تھی مگر رات کے اس پہر تاریکی کا سہارا لے کر پیٹھ پیچھے وار کرنا دشمن کی اسی قدیم بزدلی اور اخلاقی پستی کا ثبوت تھا جس کی تاریخ گواہ ہے۔ میں نے اپنی بیٹی کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پورے عزم سے کہا۔"بیٹی ہم تیار ہیں۔"

یہی دو لفظ صرف میرا جواب نہیں بلکہ ہماری خصوصی نشریات کا عنوان بھی تھے۔ پہلگام فالس فلیگ آپریشن اور بھارتی انتخابات کے تناظر میں ملک کی عسکری و سیاسی قیادت بھارت سے کسی بھی ایسی حرکت کی توقع کر رہی تھی۔ ریڈیو پاکستان کے ڈائریکٹر جنرل سعید احمد شیخ صاحب کی ہدایات واضح تھیں کہ "ہم تیار ہیں" کے عنوان سے خصوصی نشریات شروع کی جائیں تاکہ دشمن جان لے کہ اگر سرحدوں پر ہمارے شیر دل جوان بیدار ہیں، تو نظریاتی محاذ پر ریڈیو پاکستان کے جانباز بھی قلم اور مائیک سنبھالے پہرہ دے رہے ہیں۔

اس وقت ریڈیو پاکستان کا واحد لائیو مائیک ایف ایم 101 لاہور کے پاس تھا، جہاں ہمارے

ہم نے بتایا کہ "یہ معرکۂ حق ہے اور قوم اپنی قیادت کے ساتھ سیسہ پلائی دیوار بن چکی ہے۔" پہلی لائیو کال کشمیر سے اور دوسری بہاولپور سے آئی۔ ان علاقوں کے سامعین نے تصدیق کی کہ دھماکے کئے گئے ہیں مگر ان کے حوصلے ہمالیہ سے بلند ہیں۔ مرید کے سے ہمارے ساتھی شمس الحق نے عینی شاہد کے طور پر جوش وجذبے کی وہ داستان سنائی جس نے سامعین کے خون میں تلاطم برپا کر دیا۔

اس دوران ڈاکٹر احمر سہیل بسرا صاحب نے ڈائریکٹر جنرل ریڈیو پاکستان جناب سعید احمد شیخ صاحب کی جانب سے حوصلہ افزائی کا پیغام پہنچایا اور یہ نوید سنائی کہ ریڈیو پاکستان کے تمام ٹرانسمیٹر ایف ایم 101 لاہور کے ساتھ منسلک کر دیئے گئے ہیں۔ آپ اسی بھرپور اور ذمہ دارانہ انداز میں نشریات جاری رکھیں۔ ڈی جی صاحب اس حکم کے ساتھ ہی ریڈیو لاہور کی آواز پاکستان کی توانا آواز بن چکی تھی جس نے آنے والے کئی روز تک سرحد پار دشمن کے ایوانوں میں لرزا طاری کیا۔

اسد ابرار اسٹوڈیو پہنچ چکے تھے، ہم نے ایک لی اور "ہم تیار ہیں" کے ٹائٹل کے ساتھ سوشل میڈیا پر اپ ڈیٹ کر دیا۔ دیکھتے ہی دیکھتے اور کالز کا ایک طوفان آ گیا۔ یہاں تک کہ مشرقی پنجاب سے سکھ کالرز نے ازراہِ مذاق پوچھا: "لاہور کی وہ بندرگاہ کہاں ہے جس پر ہمارے میڈیا نے قبضے کا دعویٰ کیا ہے؟"

پھر وہ لمحہ آیا جب ڈی جی آئی ایس پی آر اور وفاقی وزیرِ اطلاعات و نشریات جناب عطاء اللہ تارڑ نے قوم کو خوشخبری سنائی کہ پاک فضائیہ نے دشمن کے پانچ طیارے مار گرائے ہیں۔ اسٹوڈیو اور سڑکوں پر "نعرہ تکبیر اللہ اکبر" کی صدائیں گونجنے لگیں۔
حقائق سامنے آتے ہی قوم ایک جسدِ واحد بن گئی۔ دشمن نے جس رات کو خوف اور دہشت کی رات بنانے کا سوچا تھا، وہ اللہ کی رحمت اور ہماری پاک افواج کی وجہ سے احساسِ تفاخر کی رات بن چکی تھی۔ سب کے سر فخر سے بلند تھے۔ پوری قوم اپنی مسلح افواج کے پیچھے ایک سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن کر کھڑی تھی۔ سورج کی پہلی کرن پھوٹنے تک دشمن کے مقدر پھوٹ چکے تھے، پاکستان کا برا سوچنے اور برا چاہنے والوں کے منہ پر ابدی کالک مل جا چکی تھی۔ ہم نے چھ بجے صبح نشریات ختم کیں۔
جب نشریات ختم کر کے میں گھر روانہ ہوا تو ایک یادگار واقعہ پیش آیا۔ مال روڈ پر تھکاوٹ کی وجہ سے میں غلطی سے ایم ٹیگ لائن میں داخل ہو گیا۔ ایک فوجی جوان نے روکا اور جرمانے کی بات کی۔ میں نے بحث کے بجائے اپنا ریڈیو پاکستان کا کارڈ دکھایا۔ اس نے کارڈ دیکھا۔ اپنے قریب رکھے ریڈیو سیٹ کی طرف اشارہ کیا جہاں "ہم تیار ہیں" کی بازگشت ابھی باقی تھی، اس جوان نے مجھے ایک پُروقار سلوٹ کیا اور کہا: ""ویلڈن سر! ہم ساری رات ریڈیو پاکستان سنتے رہے ہیں۔ آپ جا سکتے ہیں۔"

اگلے کئی دنوں تک یہ نشریاتی معرکہ جاری رہا۔ ڈاکٹر احمر سہیل بسرا، خولہ ارشد، محمد عاطف، ابرار ندیم اور نغمانہ عدیل جیسے پیشہ ور ماہرین مائیک پر رہ کر قوم کا لہو گرماتے رہے۔ یہ "آپریشن بنیان مرصوص" کی کامیابی تک جاری رہنے والی وہ نشریات تھیں جنہوں نے ثابت کر دیا کہ ریڈیو ہ وطن کی آواز کا محافظ ہے۔ بھارت کی شکست اور ریڈیو پاکستان کی شاندار کامیابی تاریخ کے سنہرے حروف میں لکھی جا چکی ہے۔

یہاں یہ بات کہنا ضروری ہے افواجِ پاکستان کی جانب سے دفاعِ وطن کے لیے آپریشن بنیان مرصوص محض ایک عسکری کارروائی نہیں تھی۔ یہ معرکہ پاکستان کے ناقابلِ تسخیر دفاع اور قومی وقار کی ایک نئی علامت بن کر ابھرا ہے۔ اس معرکے نے ثابت کر دیا ہے کہ جدید ٹیکنالوجی، ڈرون اثاثوں اور مصنوعی ذہانت کے دور میں بھی پاکستانی افواج پیشہ ورانہ مہارت اور جدید حربی تقاضوں میں کسی سے پیچھے نہیں ہیں۔ یہ آپریشن تاریخ کے صفحات میں اس حقیقت کی مہر ثبت کر چکا ہے کہ پاکستان کی جغرافیائی سرحدیں بیدار مغز محافظوں کے حصار میں ہیں جن میں ہر میلی آنکھ کو پھوڑنے اور ہر ناپاک ہاتھ کو توڑنے کی بھرپور صلاحیت موجود ہے۔

تاریخ گواہ ہے کہ جب بھی غرور اور تکبر نے پاکستان کی سرحدوں کی طرف قدم بڑھایا، اسے عبرت ناک شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ آپریشن بنیان مرصوص نے ثابت کر دیا کہ جو دشمن ہمیں "سرپرائز" دینے کے خواب دیکھ رہے تھے، وہ خود پاکستانی شاہینوں کے ہاتھوں ایسے سرپرائز کا شکار ہوئے کہ ان کا دفاعی برتری کا سارا بیانیہ خاک میں مل گیا۔ بھارت کا مہنگا ترین اور نام نہاد ناقابلِ تسخیر 5-400 دفاعی نظام ریت کی دیوار ثابت ہوا، جسے پاکستانی میزائلوں نے نشانہ بنا کر یہ واضح کر دیا کہ عزمِ صمیم کے سامنے مہنگی ٹیکنالوجی کوئی حیثیت نہیں۔

اس معرکے میں فضائیہ کے شاہینوں نے بھارتی جدید جنگی طیاروں کو فضا میں ہی دھول چٹا کر اپنی پیشہ ورانہ برتری کی دھاک بٹھا دی۔

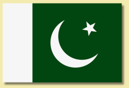

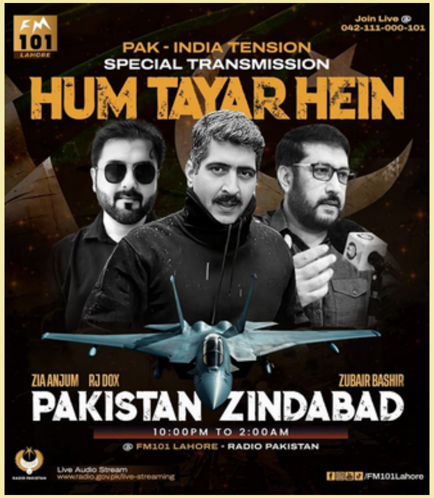

صرف روایتی میدان ہی نہیں، بلکہ پاکستان نے پہلی بار سائبر اور انفارمیشن وارفیئر کے ذریعے دشمن کے مواصلاتی ڈھانچے اور بجلی کے نظام کو مفلوج کر کے یہ بتا دیا کہ ہم ڈیجیٹل جنگ کے میدان کے بھی شہوار ہیں۔ یہ جدید جنگی مہارت اس بات کا ثبوت ہے کہ پاکستان کی دفاعی صلاحیتیں اب خلا سے لے کر سائبر سپیس تک پھیلی ہوئی ہیں۔

آپریشن بنیان مرصوص نے یہ پیغام واضح کر دیا ہے کہ اب مستقبل کی جنگ کا نقشہ پاکستان کے ہاتھ میں ہے۔ جو بھی اس پاک سرزمین کی خودمختاری کو چیلنج کرنے کی جرأت کرے گا، وہ صرف شکست سے نہیں بلکہ ایک ایسی عبرت سے دوچار ہو گا جو نسلوں تک یاد رکھی جائے گی۔ ہم ایک بیدار قوم ہیں، اور ہمارا دفاع اب ناقابلِ تسخیر ہے!

بشکریہ ریڈیو پاکستان لاہور

پاک فضائیہ کی شاندار کارکردگی

تحریر: سلیم رضا شیخ

پاکستان کی مسلح افواج دنیا کی بہترین اور پیشہ ور افواج میں شمار ہوتی ہیں جن میں پاک فضائیہ (PAF) کا کردار نہایت اہم، قابلِ فخر اور تاریخ ساز رہا ہے۔ پاک فضائیہ نے نہ صرف ملکی دفاع کو ناقابلِ تسخیر بنایا بلکہ ہر مشکل وقت میں اپنی پیشہ ورانہ مہارت، جرأت اور قربانیوں سے قوم کا سر فخر سے بلند کیا۔

قیامِ پاکستان اور ابتدائی دور:

1947ء میں قیامِ پاکستان کے وقت پاک فضائیہ کو نہایت محدود وسائل، کم تعداد میں طیاروں اور تربیت یافتہ عملے کی کمی جیسے مسائل کا سامنا تھا۔ مگر ان تمام مشکلات کے باوجود، پاک فضائیہ نے قلیل مدت میں اپنی صلاحیتوں کو منوایا اور ایک مضبوط دفاعی قوت کے طور پر ابھری۔

ابتدائی دور میں چند پرانے طیاروں کے ساتھ آغاز کرنے والی یہ فورس آج جدید ٹیکنالوجی، جدید لڑاکا طیاروں اور تربیت یافتہ پائلٹس کے ساتھ دنیا کی بہترین فضائی افواج میں شامل ہے۔

1965ء کی جنگ میں پاک فضائیہ کا کردار *

1965ء کی پاک بھارت جنگ میں پاک فضائیہ نے اپنی شاندار کارکردگی سے دنیا کو حیران کر دیا۔ اس جنگ میں پاک فضائیہ کے پاس طیاروں کی تعداد بھارت کے مقابلے میں کم تھی، مگر مہارت، حکمتِ عملی اور جذبے میں وہ کہیں آگے تھی۔

اس جنگ کے دوران:

پاک فضائیہ نے دشمن کے کئی طیارے تباہ کیے۔ اہم فضائی اڈوں کا کامیابی سے دفاع کیا، زمینی افواج کو بھرپور فضائی مدد فراہم کی۔ اس جنگ کے ہیرو، جیسے کہ ایم ایم عالم نے ایک ہی منٹ میں دشمن کے پانچ طیارے مار گرا کر عالمی ریکارڈ قائم کیا جو آج بھی دنیا بھر میں ایک مثال کے طور پر یاد کیا جاتا ہے۔

JF-17 تھنڈر پاکستان اور چین کی مشترکہ کاوش ہے

دہشت گردی کے خلاف جنگ میں کردار

پاکستان کو دہشت گردی کے خلاف ایک طویل جنگ کا سامنا رہا، جس میں پاک فضائیہ نے اہم کردار ادا کیا۔

آپریشن ضربِ عضب اور آپریشن ردالفساد کے دوران پاک فضائیہ نے دہشت گردوں کے ٹھکانوں کو نشانہ بنایا اور زمینی افواج کی بھرپور مدد کی۔

ان آپریشنز میں:

دہشت گردوں کے مراکز تباہ کیے گئے،

حساس علاقوں کو محفوظ بنایا گیا،

ملک میں امن کے قیام میں اہم کردار ادا کیا گیا۔

فروری 2019ء کا تاریخی معرکہ

فروری 2019ء پاک بھارت فضائی جھڑپ کے دوران پاک فضائیہ نے ایک بار پھر اپنی برتری ثابت کی۔ اس موقع پر پاک فضائیہ نے دشمن کو مؤثر جواب دیا اور اس کا طیارہ مار گرایا۔

اس معرکے میں ابھینندن ورتھمان کو گرفتار کیا گیا، جسے بعد میں پاکستان نے امن کی خاطر رہا کر دیا، جو پاکستان کی اعلیٰ اخلاقی اقدار کی عکاسی کرتا ہے۔

تربیت اور پیشہ ورانہ مہارت

پاک فضائیہ کے پائلٹس دنیا کے بہترین تربیت یافتہ پائلٹس میں شمار ہوتے ہیں۔ ان کی تربیت نہایت سخت، جدید اور بین الاقوامی معیار کے مطابق ہوتی ہے۔ پاک فضائیہ کا تربیتی نظام نہ صرف پاکستان بلکہ دیگر ممالک کے لیے بھی مثال ہے۔

نتیجہ

پاک فضائیہ پاکستان کے دفاع کا ایک مضبوط ستون ہے۔ اس کی تاریخ بہادری، قربانی، پیشہ ورانہ مہارت اور حب الوطنی سے بھری ہوئی ہے۔ چاہے 1965ء کی جنگ ہو، دہشت گردی کے خلاف کارروائیاں ہوں یا جدید دور کے چیلنجز، پاک فضائیہ نے ہمیشہ اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوایا ہے۔

یہ کہنا بجا ہوگا کہ: "پاک فضائیہ صرف ایک فورس نہیں بلکہ قوم کا فخر اور دفاع کی علامت ہے"۔

معرکۂ حق میں پاک فضائیہ کی شاندار کارکردگی

معرکۂ حق جدید دور کی ان اہم دفاعی جھڑپوں میں شمار کیا جاتا ہے جس نے نہ صرف خطے بلکہ عالمی سطح پر بھی توجہ حاصل کی۔ اس معرکے میں جہاں پاک فوج نے زمینی محاذ پر دشمن کو بھرپور جواب دیا، وہیں پاک فضائیہ (PAF) نے فضائی محاذ پر غیر معمولی مہارت، جرأت اور پیشہ ورانہ صلاحیتوں کا مظاہرہ کرتے ہوئے دشمن کے عزائم کو خاک میں ملا دیا۔

فضائی برتری کا قیام

معرکۂ حق کے دوران پاک فضائیہ نے اپنی حکمتِ عملی، جدید ٹیکنالوجی اور بروقت کارروائیوں کے ذریعے فضائی برتری قائم کی۔ دشمن کی جانب سے فضائی حدود کی خلاف ورزی کی ہر کوشش کو ناکام بنایا گیا۔

خاص طور پر JF-17 Thunder اور F-16 Fighting Falcon جیسے جدید طیاروں نے دشمن کے جنگی جہازوں کو نشانہ بنانے میں کلیدی کردار ادا کیا۔

دشمن کے طیاروں کی تباہی

اس معرکے کا سب سے نمایاں پہلو دشمن کے متعدد جنگی طیاروں کی تباہی تھا، جس نے عالمی میڈیا کی توجہ اپنی جانب مبذول کر لی۔ پاک فضائیہ کے ماہر پائلٹس نے نہایت مہارت سے دشمن کے جہازوں کو نشانہ بنایا اور انہیں فضائی حدود میں ہی تباہ کر دیا۔

یہ کامیابیاں اس بات کا واضح ثبوت ہیں کہ پاکستان کی فضائی دفاعی صلاحیت کسی بھی جدید فضائیہ کا مقابلہ کرنے کی بھرپور اہلیت رکھتی ہے۔

جدید ٹیکنالوجی اور جنگی حکمتِ عملی

پاک فضائیہ نے معرکۂ حق میں جدید ریڈار سسٹمز، الیکٹرانک وارفیئر اور نیٹ ورک سینٹرک وارفیئر کے اصولوں کو کامیابی سے استعمال کیا۔ دشمن کی نقل و حرکت پر کڑی نظر رکھتے ہوئے بروقت ردعمل دیا گیا، جس سے نہ صرف اپنے اثاثوں کا تحفظ ممکن ہوا بلکہ دشمن کو بھی شدید نقصان اٹھانا پڑا۔

پیشہ ورانہ مہارت اور تربیت

پاک فضائیہ کے پائلٹس اور تکنیکی عملے کی اعلیٰ تربیت اس معرکے میں واضح طور پر سامنے آئی۔ ہر مشن کو انتہائی مہارت اور نظم و ضبط کے ساتھ مکمل کیا گیا۔

یہ کامیابیاں برسوں کی محنت، تربیت اور قومی جذبے کا نتیجہ ہیں، جو پاک فضائیہ کو دنیا کی بہترین فضائی افواج میں شامل کرتی ہیں۔

عالمی سطح پر پذیرائی

معرکۂ حق میں پاک فضائیہ کی کارکردگی کو عالمی سطح پر بھی سراہا گیا۔ بین الاقوامی دفاعی ماہرین نے پاک فضائیہ کی حکمتِ عملی، فوری ردعمل اور کامیاب کارروائیوں کو جدید فضائی جنگ کی ایک مثال قرار دیا۔

اس کامیابی نے نہ صرف پاکستان کا وقار بلند کیا بلکہ دشمن پر بھی واضح کر دیا کہ پاکستان اپنے دفاع میں کسی قسم کی کمزوری برداشت نہیں کرے گا۔

نتیجہ

معرکۂ حق میں پاک فضائیہ کی کارکردگی قومی تاریخ کا ایک سنہری باب ہے۔ اس نے یہ ثابت کر دیا کہ پاکستان کی فضائی قوت ہر چیلنج کا مقابلہ کرنے کی مکمل صلاحیت رکھتی ہے۔

پاک فضائیہ کے جوانوں اور افسران کی قربانیاں، مہارت اور حب الوطنی آنے والی نسلوں کے لیے مشعلِ راہ ہیں۔

بشکریہ ریڈیو پاکستان خیرپور

اور تاریخ کا رُخ بدل گیا

تحریر: اکمل شہزاد گھمن

7 مئی 2025ء کو رات گئے جب بھارت نے گھروں میں سوئے ہوئے پاکستان کے عام شہریوں کو میزائلوں سے نشانہ بنایا تو یہ وہ لمحہ تھا جب تاریخ کا رخ بدل گیا۔

بھارت کو گمان تھا کہ وہ نہ صرف علاقے بلکہ عالمی سطح پر ایک بڑی ثقافتی، اقتصادی اور فوجی طاقت بن چکا ہے۔ بھارتیہ جنتا پارٹی کی سرکار ہندوانتہا پسندی کو مسلسل بڑھاوادے کر اندرونِ ملک اپنی سادہ لوح عوام کو بڑی حد تک یہ تاثر دینے میں کامیاب رہی تھی کہ بھارت کی اندھی طاقت کے سامنے بند باندھنے والا کوئی نہیں۔

11 مارچ 2025ء کو کوئٹہ سے روانہ ہونے والی ریل گاڑی جعفر ایکسپریس کو دہشت گردوں نے اغواء کر لیا۔

بھارتی ذرائع ابلاغ نے اس موقع پر جس طرح اچھل کود کی اور خوشی منائی اس سے بھارت کا خُبثِ باطن عیاں ہو رہا تھا۔ پوری دنیا جانتی ہے اور بھارتی ذرائع ابلاغ بڑے فخر سے بلوچستان اور افغانستان میں اپنے اثر و رسوخ کا تذکرہ کرتے رہتے ہیں۔ پاکستان کے سکیورٹی اداروں نے بڑی مہارت اور بہادری سے ٹرین کو کامیابی سے بازیاب کروالیا۔

15 اپریل 2025ء کو جناح کنونشن سنٹر اسلام آباد میں سمندر پار پاکستانیوں کے کنونشن سے آرمی چیف جنرل عاصم منیر نے بہت زوردار مگر نپے تلے انداز میں خطاب کیا اور پاکستان کے دشمنوں کو اپنے ناپاک عزائم سے باز رکھنے کا پیغام دیا۔

22 اپریل 2025ء کو مقبوضہ کشمیر میں پہلگام کے سیاحتی مقام پر 26 سیاحوں کو قتل کر دیا گیا۔ بھارتی ذرائع ابلاغ نے آؤ دیکھا نہ تاؤ اور بغیر کسی ثبوت کے اس حملے کا الزام پاکستان پر لگانا شروع کر دیا۔ چند سال قبل بھی بھارت نے ایسے ہی ایک حملے کو جواز بنا کر پاکستان کی فضائی حدود کی خلاف ورزی کی۔

پاکستانی فضائیہ کے شاہین کسی ایسی مہم جوئی کا جواب دینے کے لئے تیار بیٹھے تھے۔ انہوں نے فوری کارروائی کرتے ہوئے بھارتی فضائیہ کا روسی ساختہ مگ طیارہ مار گرایا اور پائلٹ ونگ کمانڈر ابھینندن کو گرفتار کر لیا۔ یہ وہ وقت تھا جب پاکستان اعلیٰ درجے پر اپنی فضائی حدود کی حفاظت کی تیاری کر چکا تھا مگر حکمتِ عملی کے تحت اس صلاحیت کا زیادہ ڈھول نہیں پیٹا گیا۔ اس صلاحیت کے استعمال اور اظہار کا موقع بھارت نے 7 مئی 2025ء کی رات بے گناہ پاکستانیوں پر سوتے میں میزائلوں کی بارش کر کے دیا۔

بھارتی سرکار اور ذرائع ابلاغ پہلگام حملے کے بعد ایسی فضاء بنا چکے تھے جس سے لگتا تھا کہ بھارت بالاکوٹ جیسے کسی فالس فلیگ آپریشن کی حماقت کسی وقت بھی کر سکتا ہے۔ تاثر یہ تھا کہ ایسی کسی صورت میں بھارتی جنگی جنون کے سامنے ٹکنا ناممکن نہ سہی مشکل ضرور ہوگا۔

7 مئی کی صبح جب لوگ بیدار ہوئے تو پتا چلا دنیا کی جنگی تاریخ ایک نئی کروٹ لے چکی ہے۔ بھارتی حملے کے پہلے گھنٹے کے دوران ہی پاک فضائیہ بھارت کے چھ طیارے گرا چکی تھی۔ 7 مئی کے ہی روز وفاقی وزیرِ اطلات و نشریات عطا تارڑ نے بتایا کہ 5 بھارتی طیارے اور ایک کواڈ کاپٹر مار گرایا گیا۔ ڈی جی آئی ایس پی آر کی طرف سے بیان آیا کہ تمام انڈین طیارے بھارتی حدود میں گرائے گئے۔ بین الاقوامی ذرائع ابلاغ گرے ہوئے بھارتی طیاروں کا ملبہ بھی دکھا چکا تھا۔ مگر بھارتی سرکار اپنی اِس ناکامی پر پردہ ڈالنے کی ناکام کوشش کر رہی تھی۔

9 مئی جمعے کے روز ڈی جی آئی ایس پی آر کے ساتھ پاک فضائیہ کے ڈپٹی چیف آف آپریشنز ایئر وائس مارشل اورنگ زیب احمد نے قومی و بین الاقوامی صحافتی نمائندوں کو تفصیلاً بریفنگ دی جس میں انہوں نے بہت وضاحت سے بتایا کہ کس طرح 60 بھارتی طیارے جنگ میں حصہ لے رہے تھے جن میں سے 14 رفائل جنگی جہاز تھے۔ اعلیٰ درجے کی ٹیکنالوجی سے لیس فرانسیسی ساختہ اس جنگی طیارے کے بارے میں یہ بات مشہور تھی کہ یہ طیارہ کبھی نہیں گرا۔

پاکستان کی طرف سے مقابلے میں ایف 16- سمیت چینی ٹیکنالوجی سے لیس JF-Thunder-17 اور J-10C فضاؤں میں تھے۔ پاکستان کے جاں باز پائلٹس نے اپنے سربراہ ائیر چیف مارشل ظہیر بابر سدھو کی رہنمائی میں اپنی مہارت کے وہ کارنامے دکھائے کہ دنیا کی تاریخ میں فضائی جنگ کی ہیئت اور تاریخ ہمیشہ کے لئے بدل گئی۔ دنیا کی جنگی تاریخ میں یہ پہلی جنگ تھی جس میں دونوں ملکوں کے طیارے اپنی اپنی فضائی حدود میں تھے مگر بھارتی فضائیہ کے جارحانہ انداز کو بھانپتے ہوئے پاک فضائیہ نے چینی ساختہ PL-15 میزائل اور اپنی دیگر اجتماعی جنگی مہارت کو استعمال میں لا کر چھ بھارتی طیارے مار گرائے۔ یہ وہ لمحہ تھا جس میں بھارت کے جنگی عزائم کو وہ زک پہنچی جس سے نہ صرف وہ چار روزہ جنگ میں بھی بوکھلا یا رہا بلکہ نفسیاتی طور پر وہ ابھی تک اس صدمے سے باہر نہیں آسکا۔ پاکستان فضائیہ نے اس معرکے کو ملٹی ڈومین آپریشن کا نام دیا۔ پاک فضائیہ کا بھارتی فضائیہ پر یہ ایک ایسا وار تھا جس سے وہ مفلوج ہو کر رہ گئی۔

نہ صرف فضاء میں پاکستان نے بھارت کو دھول چٹائی بلکہ سائبر اٹیک کر کے ریلوے، بجلی گھروں اور شہروں کا نظام درہم برہم کر دیا۔

بھارتی فوج اپنے ڈرون پاکستان کے مختلف علاقوں میں جنگی مقاصد حاصل کرنے اور عوام میں خوف و ہراس پھیلانے کے لئے بھجواتی رہی مگر وہ خاطر خواہ نتائج حاصل کرنے میں ناکام رہی۔ بھارتی میڈیا جنگ کے دنوں میں مکمل طور پر باؤلے پن کا مظاہرہ کرتے ہوئے غلط سلط اطلاعات نشر کرتا رہا مگر پاکستانی ذرائع ابلاغ خواہ وہ سرکاری تھے یا نجی ان کا رویہ بہت ذمہ دارانہ رہا۔

بہت عرصے کے بعد ایسا وقت آیا تھا جب پاکستان کی عوام اور سیاسی و عسکری قیادت یک جان تھی۔

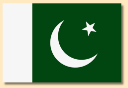

عوامی سطح پر چار روزہ جنگ کے دوران لوگ بالکل معمول کے مطابق بغیر کسی گھبراہٹ کے روز مرہ کے امور سرانجام دیتے رہے۔ صورتِ حال یہ تھی کہ جنگ سے پہلے اور اس کے دوران لوگوں کی حسِ مزاح عروج پر تھی اور وہ میمز بنا بنا کر سوشل میڈیا پر ڈال رہے تھے۔ عوامی سطح پر دوسری طرف سنجیدگی کا عالم یہ تھا کہ انہی دنوں میں سوشل میڈیا پر ایک ویڈیو بہت وائرل ہوئی جس میں شلوار قمیض میں ملبوس ایک شخص دوسرے لوگوں کی موجودگی میں نشست لے کر بھارتی حملہ آور ڈرون کو نشانہ بنا رہا ہے۔ 9 مئی علی الصبح جب پاکستان نے آپریشن بنیان المرصوص شروع کیا اور اللہ اکبر کے نعروں کی گونج میں بھارتی عسکری ٹھکانوں پر میزائل داغنے شروع کئے تو کچھ مقامات پر عام پاکستانی ایسے سکون سے لانچرز کے قریب بیٹھے ہوئے تھے جیسے کسی شادی کی تقریب میں آئے ہوں۔

دراصل یہ عمل پاکستانی عوام کا اپنی مسلح افواج کی صلاحیتوں پر اعتماد اور یقین کا مظہر تھا۔

آپریشن بنیان المرصوص کے دوران اُدھم پور، پٹھان کوٹ، آدم پور اور بھوج سمیت کئی فوجی تنصیبات اور ہوائی اڈوں پر کامیابی سے حملے کئے اور مایہ ناز روسی ساختہ دفاعی نظام S-400 بھی تباہ کر دیا۔

چار روزہ جنگ میں ہر محاذ پر بھارت کا سانس پھول چکا تھا اور وہ عالمی سطح پر جنگ بندی کی بھیک مانگ رہا تھا۔ 10 مئی 2025ء کی سہہ پہر امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے ایک سوشل میڈیا پوسٹ کے ذریعے جنگ بندی کا اعلان کیا۔

وزیر اعظم پاکستان نے 10 مئی کو ہر سال چار روزہ پاک بھارت جنگ میں پاکستان کی فتح کی یاد میں یومِ معرکۂ حق کے طور پر منانے کا اعلان کیا۔ چار روزہ پاک بھارت جنگ میں پاکستان کی شاندار کارکردگی کو نہ صرف عالمی سطح پر تسلیم کیا گیا بلکہ انڈیا میں یہ تاثر ابھرا کہ بھارتی نیتاؤں نے آپریشن سندور کے نام پر پاکستان پر جنگ مسلط کر کے بھارت کا "وشو گرو ہونے کا تاثر بری طرح سے مجروع کیا ہے۔

درجنوں مرتبہ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ بھارتی طیارے گرنے کا تذکرہ کر چکے ہیں۔ بھارت میں میجر جنرل (ر) پش مور، دفاعی امور کے ماہر پروین ساہنی اور لوک سبھا کے ممبر سینئر قانون دان کپل سبل سمیت درجنوں بھارتی دانش ور اور تجزیہ کار آپریشن سندور کی ناکامی اور اور پاکستان کی کامیابی کو تسلیم کر چکے ہیں۔ بھارت اور پوری دنیا میں سمجھا جا رہا تھا کہ چار روزہ پاک بھارت جنگ کے بعد سفارتی طور پر عالمی سطح پر پاکستان کی عزت و مرتبہ میں اضافہ ہوا ہے۔ حالیہ دنوں میں ایران اور امریکہ کو پانچ دہائیوں بعد ایک ساتھ مذاکرات کی میز پر اسلام آباد میں بٹھانے کو پوری دنیا نے سراہا ہے۔ بے شک بھارت کے جنگی جنون کے جواب میں پاکستان کے معرکہ حق نے تاریخ کا رُخ موڑ دیا۔

بشکریہ ورلڈ ایکسٹرنل سروسز اسلام آباد

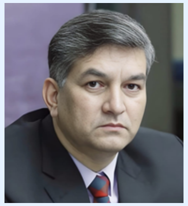

"ہم ہیں بنیان مرصوص"

پاکستان اور بھارت کے مابین مخاصمت کی تاریخ 1947ء میں برصغیر کی تقسیم کے وقت سے شروع ہوتی ہے۔ برطانوی راج کے خاتمے کے بعد دو آزاد ریاستوں کا وجود میں آنا، جغرافیائی سرحدوں کا تعین، اثاثوں کی تقسیم اور سب سے اہم مسئلہ کشمیر اِس دشمنی کی بنیاد بن گئے۔ آزادی کے فوراً بعد 1948ء میں دونوں ممالک کے درمیان پہلی جنگ لڑی گئی جس کی وجہ سے کشمیر ایک متنازع علاقہ بن گیا۔ اِس کے بعد دونوں ممالک کے درمیان کئی باقاعدہ فوجی تصادم ہوئے جن میں 1965ء اور 1971ء کی جنگ شامل ہیں۔ سرد جنگ کے دوران یہ دشمنی مزید پیچیدہ ہو گئی کیونکہ دونوں ممالک نے اپنے اپنے مفادات کے تحفظ کے لیے مختلف عالمی طاقتوں کے ساتھ اتحاد کیے جس سے خطے میں تزویراتی توازن متاثر ہوا۔ 1998ء میں دونوں ممالک کی جانب سے ایٹمی دھماکوں نے اِس مخاصمت کو ایک خطرناک موڑ پر لا کھڑا کر دیا جس سے جنوبی ایشیاء کا امن ایٹمی جنگ کے ممکنہ خطرے سے دوچار ہو گیا۔ کارگل کے معرکے اور ممبئی حملوں جیسے واقعات نے تناؤ میں مزید اضافہ کیا اور اِس دوران کئی بار سفارتی تعلقات معطل بھی ہوئے۔ آرٹیکل 370 کی منسوخی اور لائن آف کنٹرول پر مسلسل جھڑپوں نے تعلقات کو مزید کشیدہ کر دیا ہے جس کے باعث اِس وقت مذاکرات کے راستے تقریباً بند ہیں اور دونوں ممالک کے درمیان عدم اعتماد کی ایک گہری خلیج حائل ہے اور کسی قسم کی برف پگھلنے کے امکانات کم ہیں۔

2025ء پاکستان اور ہندوستان مخاصمت کے حوالے سے مختلف سال تھا۔ مئی 2025ء میں پاکستان اور بھارت کے درمیان ایک مختصر لیکن شدید جھڑپ ہوئی جس کا آغاز بھارت کے آپریشن سندور سے ہوا۔

آپریشن سندور کے جواب میں پاکستان کی جانب سے 10 مئی 2025ء آپریشن بنیان مرصوص (سیسہ پلائی ہوئی دِیوار) کا آغاز کیا گیا۔ پاکستان اور بھارت کے مابین آپریشن بنیان مرصوص خطے کی تاریخ میں ایک اہم موڑ ثابت ہوا ہے کہ یہ آپریشن محض ایک فوجی جوابی اقدام نہیں تھا بلکہ اِس نے جنوبی ایشیاء میں تزویراتی توازن اور جدید جنگی حکمتِ عملی کے نئے پیمانے متعارف کروا دیے اور بلاشبہ پاکستان کی دفاعی حکمتِ عملی ناقابلِ تسخیر قوت کی علامت کے طور پر منوائی گئی۔ پاکستان کی جانب سے آپریشن محدود لیکن انتہائی مؤثر تھا۔ میری رائے میں مئی کا معرکہ پاکستان کے مقابلے میں ہندوستان کی دفاعی برتری کے بیانیے کی شکست تھی۔ پاکستان نے بھارت کے مہنگے ترین دفاعی نظام S-400 اور اہم اہداف کو میزائلوں کے ذریعے نشانہ بنا کر یہ ثابت کیا کہ ہندوستان کا دفاعی نظام قابلِ تسخیر ہے اور پاکستان کو دفاعی میدان میں پیشہ ورانہ برتری حاصل ہے۔ معرکے کے دوران پاکستانی فضائیہ نے جدید جنگی طیاروں کے ذریعے بھارتی فضائیہ کے جدید طیاروں کو نشانہ بنایا اور متعدد اہداف کو کامیابی سے نشانہ بنا کر فضائی بالادستی قائم کی۔ اِس جنگ میں پہلی بار سائبر اور انفارمیشن وارفیئر کا وسیع پیمانے پر استعمال دیکھا گیا جس کے ذریعے بھارت کے بجلی کے نظام اور مواصلاتی ڈھانچے کو جزوی طور پر معطل کیا گیا۔ سائبر اور انفارمیشن وارفیئر کے استعمال سے جدید جنگ میں ڈیجیٹل دفاع کی اہمیت واضح ہوئی اور اِس میدان میں پاکستان کی واضح مہارت سامنے آئی۔ پاکستان نے اپنی تمام جنگی کارروائی کو فوجی تنصیبات تک

آپریشن بنیان مرصوص کے بعد پاک بھارت تعلقات اور خطے کی صورتحال ایک نئے رخ پر محدود رکھا جس سے عالمی سطح پر یہ تاثر دیا گیا کہ پاکستان ذمہ دار ایٹمی قوت ہے جو جنگ نہیں بلکہ دفاع چاہتی ہے۔

تزویراتی سطح پر اِس معرکے کی بدولت پاکستان اور خطے کے لیے نئے مضمرات سامنے آئے ہیں۔ اِس معرکے نے بھارت کے کولڈ اسٹارٹ ڈاکٹرائن اور سرجیکل اسٹرائیکس کے دعوؤں کو عملی طور پر ناکام بنا کر ایک نیا دفاعی توازن قائم کر دیا ہے۔ میری رائے میں ہندوستان کو دوبارہ ایسی مہم جوئی کے لیے کافی مشکلات کا سامنا ہو گا اور کسی جارحانہ کاروائی کے لیے بہت وقت بھی درکار ہو گا۔ معرکے کا ایک اور اہم پہلو یہ ہے کہ کامیاب فضائی دفاع اور میزائل ٹیکنالوجی کی بہترین کارکردگی نے پاکستانی دفاعی ساز و سامان کے لیے عالمی منڈیوں کے دروازے کھول دیے ہیں اور دُنیا نے پاکستان کی دفاعی ٹیکنالوجی میں گہری دلچسپی لینا شروع کر دی ہے۔ اِس کے ساتھ مختصر جنگ کے کچھ چیلنجز بھی سامنے آئے۔ یہ طے ہوا ہے کہ دو ایٹمی طاقتوں کے درمیان براہِ راست میزائلوں کا تبادلہ کسی بھی وقت ایک مکمل ایٹمی جنگ کی صورت اختیار کر سکتا ہے جو نہ صرف خطے بلکہ پوری دُنیا کے لیے تباہ کن ثابت ہو سکتا ہے اور اِس ممکنہ تباہی کو روکنے کے لیے مناسب اقدامات از حد ضروری ہیں۔

آپریشن کے بعد پاک بھارت تعلقات اور خطے کی صورتحال ایک نئے رُخ پر گامزن ہو چکی ہے اور مستقبل کی جنگ کا نقشہ بدل چکا ہے۔ اب یہ طے ہو گیا ہے کہ مستقبل کی جنگیں محض ٹینکوں اور طیاروں کی نہیں بلکہ مصنوعی ذہانت، ڈرون ٹیکنالوجی اور خلا میں موجود اثاثوں کی ہوں گی۔ پاکستان کو اِس میدان میں اپنی برتری برقرار رکھنی ہو گی۔ فوجی کامیابی اپنی جگہ لیکن کشمیر جیسے دیرینہ مسائل کا مستقل حل میز پر ہی ممکن ہے۔ عالمی برادری کو چاہیے کہ وہ دونوں ممالک کو بامقصد مذاکرات کی طرف لائے۔ اِس آپریشن نے دونوں ممالک کے لیے نئی سرخ لکیریں کھینچ دی ہیں۔ اب کوئی بھی ملک دوسرے کی خودمختاری کو چیلنج نہیں کر سکتا۔

آپریشن بنیان مرصوص نے یہ واضح پیغام دیا ہے کہ پاکستان اپنے دفاع سے کبھی غافل نہیں رہا۔ یہ معرکہ عسکری تاریخ میں پیشہ ورانہ مہارت اور جدید ٹیکنالوجی کے بہترین استعمال کی مثال کے طور پر یاد رکھا جائے گا۔ اِس آپریشن نے پاکستان میں غیر معمولی سیاسی اور عوامی اتحاد پیدا کیا جہاں تمام سیاسی جماعتوں نے ملکی دفاع کے لیے مسلح افواج کا بھرپور ساتھ دیا۔ تاہم، خطے کی پائیدار ترقی کا راستہ مخاصمت اور جنگوں میں نہیں بلکہ امن اور باہمی احترام میں پوشیدہ ہے۔ مستقبل کا دارومدار اِس بات پر ہے کہ دونوں ریاستیں اس تجربے سے کیا سبق سیکھتی ہیں اور کیا وہ تصادم کے بجائے تعاون کی راہ اپنا سکیں گی؟

تاریخ گواہ ہے کہ جب بھی حق اور باطل کا معرکہ ہوا، افرادی قوت اور مادی وسائل کبھی بھی فتح کا واحد پیمانہ نہیں رہے۔ مسلمانوں کی تاریخ شجاعت، اِستقامت اور بے مثال قربانیوں سے عبارت ہے۔ قرآن مجید کی اصطلاح بنیان مرصوص (سیسہ پلائی ہوئی دِیوار) محض ایک تشبیہ نہیں بلکہ مومن کے اِس عزم و استقلال کی علامت ہے جو دشمن کے سامنے پہاڑ بن کر کھڑا ہو جاتا ہے۔ مسلمانوں کی بہادری کا سرچشمہ اُن کا وہ ایمان ہے جو اُنہیں موت کے خوف سے آزاد کر کے شہادت کی تمنا سے سرشار کر دیتا ہے۔ معرکۂ بدر اور احد میں مٹھی بھر نہتے مسلمانوں نے وقت کی سپر پاورز کو دھول چٹا دی۔ فاتحینِ عالم خالد بن ولید کی جرأت ہو یا طارق بن زیاد کا کشتیاں جلانے کا عزم، محمد بن قاسم کی دلیری ہو یا صلاح الدین ایوبی کی ثابت قدمی، اِن تمام عظیم فاتحین نے ثابت کیا کہ مسلمان دفاعِ وطن اور اللہ کی رضا کے لیے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کرنے سے کبھی دریغ نہیں کرتا۔

پاکستان کا قیام ایک معجزہ تھا اور اِس کا دفاع معجزات کی ایک طویل داستان ہے۔ پاکستان کی مسلح افواج دُنیا کی بہترین افواج میں شمار ہوتی ہیں۔ پاکستانی افواج کا طرۂ امتیاز پیشہ ورانہ مہارت کے ساتھ ساتھ وہ جذبہ جہاد ہے جو کسی اور فوج کے پاس نہیں۔ ستمبر 1965ء میں جب دشمن نے حملہ کیا تو اُسے اندازہ نہیں تھا کہ اُس کو کس طرح مزاحمت کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ میجر عزیز بھٹی

جیسے سپوتوں نے بی آر بی کے کنارے اپنی جان تو دے دی لیکن دشمن کو ایک اِنچ آگے نہ بڑھنے دیا۔ یہ وہ وقت تھا جب پوری قوم اپنی افواج کے پیچھے سیسہ پلائی ہوئی دِیوار بن گئی تھی۔ معرکہ ہائے کارزار ہوں، کارگل کے برفیلے پہاڑ ہوں یا دہشت گردی کے خلاف طویل ترین جنگ، پاک فوج نے ہر محاذ پر اپنی پیشہ ورانہ برتری ثابت کی ہے۔ ہمارے شہداء کی داستانیں آج بھی دشمن کے دلوں پر ہیبت طاری کر دیتی ہیں۔ جنہوں نے ثابت کیا کہ وطن کا دفاع ایک مقدس فریضہ ہے۔

آج کا پاکستان ایٹمی قوت سے لیس اور دفاعی لحاظ سے ناقابلِ تسخیر ہے۔ ہماری دفاعی صلاحیتیں صرف روایتی ہتھیاروں تک محدود نہیں، بلکہ ہم نے ٹیکنالوجی اور سائنسی میدان میں بھی اپنی دھاک بٹھا دی ہے۔ پاکستان ایک امن پسند ملک ہے اور ہم خطے میں استحکام کے خواہاں ہیں۔ لیکن ہماری امن پسندی کو ہماری کمزوری ہرگز نہ سمجھا جائے۔ 27 فروری 2019ء کا واقعہ (آپریشن سوئفٹ ریٹارٹ) اِس بات کا بین ثبوت ہے کہ اگر کسی نے سرحد پار کرنے کی جرأت کی تو اُسے دن کے اُجالے میں وہ سرپرائز ملے گا جو تاریخ کبھی فراموش نہیں کر پائے گی۔ کسی بھی دشمن یا جارح کے لیے یہ پیغام روزِ روشن کی طرح عیاں ہونا چاہیے کہ پاکستانی قوم اور اس کی افواج کے درمیان محبت کا رشتہ وہ فولادی زنجیر ہے جسے کوئی بیرونی طاقت نہیں توڑ سکتی۔ ہماری زمینی، فضائی اور بحری سرحدوں کے محافظ ہمہ وقت بیدار اور ہر طرح کے چیلنج سے نمٹنے کے لیے تیار ہیں۔ پاکستان کی طرف اُٹھنے والی ہر میلی آنکھ کو پھوڑنے اور ہر ناپاک ہاتھ کو توڑنے کی بھرپور صلاحیت موجود ہے۔ ہم وہ دِیوار ہیں جس سے ٹکرانے والا خود پاش پاش ہو جاتا ہے۔ ہم وہ قوم ہیں جس نے کٹھن حالات میں جینا سیکھا ہے اور مشکل وقت میں اُبھر کر سامنے آئے ہیں۔ ہماری تاریخ قربانیوں سے سجی پڑی ہے اور ہمارا مستقبل روشن ہے۔ ہم اپنی افواج کے شانہ بشانہ کھڑے ہیں اور دُنیا کو یہ باور کراتے ہیں کہ جب تک اِس دھرتی کا ایک بھی سپاہی زندہ ہے، کوئی دشمن اس پاک سرزمین کی طرف دیکھ بھی نہیں سکتا۔ کیونکہ قوم کا ہر ایک فرد بنیان مرصوص ہے۔

ڈاکٹر طلعت شبیر
ڈائریکٹر انسٹیٹوٹ آف اسٹرٹیجک اسٹڈیز اسلام آباد

بشکریہ ریڈیو پاکستان لاہور

قلم، مائیک اور سپاہی

تحریر: علی اختر سلیم

مئی 2025ء کا مہینہ تاریخ کے اُفق پر ایک ایسی لکیر کھینچ گیا ہے جسے رہتی دنیا تک "معرکۂ حق" کے نام سے یاد رکھا جائے گا۔ یہ وہ وقت تھا جب جنوبی ایشیاء کی فضاؤں میں بارود کی بو اور جنگ کے بادلوں نے ڈیرے ڈال لیے تھے جہاں ایک طرف توسیع پسندانہ عزائم کی ہٹ دھرمی تھی اور دوسری طرف اپنی بقاء، سالمیت اور خودداری کی جنگ لڑتی ایک ذمہ دار ریاست۔ اِس پورے منظر نامے میں جہاں سرحدوں پر موجود جوانوں نے اپنے لہو سے شجاعت کی نئی داستانیں رقم کیں، وہاں اطلاعاتی محاذ پر ریڈیو پاکستان کے مجموعی نیٹ ورک، بالخصوص آزاد کشمیر ریڈیو میرپور کے نیوز اور پروگرام سیکشن نے وہ کلیدی کردار ادا کیا جو کسی بھی مضبوط دفاعی مورچے سے کم نہ تھا۔

تاریخ کے صفحات گواہ ہیں کہ قوموں کے عروج و زوال کا فیصلہ صرف میدانِ جنگ میں نہیں ہوتا بلکہ ان کے عزمِ صمیم اور ان کی نظریاتی اساس کی پختگی بھی فتح و شکست کا تعین کرتی ہے۔

مئی 2025ء کا یہ بحران محض ایک سرحدی جھڑپ نہیں تھی بلکہ یہ حق اور باطل کے درمیان ایک ایسا معرکہ تھا جس میں سچائی کو ایک ہتھیار کے طور پر استعمال کیا گیا۔ اِس حالیہ کشیدگی کی اصل جڑ وہ مشکوک واقعہ بنا جو 22 اپریل 2025ء کو مقبوضہ کشمیر کے مشہور سیاحتی مقام پہلگام کی بائسرن ویلی میں پیش آیا۔ بھارتی میڈیا نے کسی بھی قسم کے فارنزک آڈٹ یا غیر جانبدارانہ بین الاقوامی تحقیقات کا انتظار کیے بغیر محض چند گھنٹوں کے اندر پاکستان کے خلاف ایک زہریلا اور اشتعال انگیز بیانیہ تشکیل دے دیا۔ یہ محض ایک اتفاقی واقعہ نہیں تھا بلکہ ایک سوچی سمجھی "فالس فلیگ آپریشن" کی کڑی تھی جس کا واحد مقصد عالمی برادری کی ہمدردیاں سمیٹنا اور پاکستان کو دفاعی و سفارتی سطح پر تنہا کرنا تھا۔ اگرچہ بین الاقوامی تجزیہ کاروں نے اِس واقعے کے وقت اور طریقہ کار پر کئی سنجیدہ سوالات اٹھائے، مگر بھارتی قیادت نے روایتی ہٹ دھرمی کا مظاہرہ کرتے ہوئے لائن آف کنٹرول پر اپنی افواج کی غیر معمولی نقل و حرکت شروع کر دی اور 5 مئی 2025ء تک حالات اِس نہج پر پہنچ گئے جہاں ایک بڑے ایٹمی تصادم کا خطرہ پوری شدت سے منڈلانے لگا۔

اس بحران کے دوران بھارت نے اپنے نام نہاد "آپریشن سندور" کا آغاز کیا جو درحقیقت مودی سرکار کی طرف سے دنیا کی آنکھوں میں دھول جھونکنے اور اپنی ریاست کے اندر بسنے والی اقلیتوں پر ہونے والے انسانیت سوز مظالم سے توجہ ہٹانے کی ایک مذموم کوشش تھی۔ مودی سرکار نے یہ سمجھا تھا کہ وہ اپنی عددی برتری کے بل بوتے پر پاکستان کو دبالے گی مگر پاکستان نے جس ہمت سے جواب دیا، اس نے دشمن کے اس تکبر کو خاک میں ملا دیا۔ اس دفاعی جنگ میں آزاد کشمیر ریڈیو میرپور کی اہمیت کو سمجھنے کے لیے اس خطے کی تزویراتی حساسیت کا ادراک ضروری ہے۔ میرپور محض ایک شہر یا انتظامی مرکز نہیں بلکہ آزاد کشمیر کا وہ اہم ترین تجارتی اور دفاعی سنگم ہے جس کی سرحدیں براہِ راست ان مقامات سے جڑی ہیں جو جنگی حالات میں ہمیشہ سے دشمن کا ہدف رہے ہیں۔ لائن آف کنٹرول کے مختلف سیکٹرز کا میرپور شہر سے فاصلہ اتنا کم ہے کہ یہاں کی فضاؤں میں دشمن کی توپوں کی گھن گرج براہِ راست محسوس کی جا سکتی ہے۔ بھمبر، سماہنی اور کوٹلی کے وہ حساس سیکٹرز، جہاں مئی کے اس بحران کے دوران شدید ترین جھڑپیں ہوئیں، میرپور سے محض چند کلومیٹر کے دائرے میں واقع ہیں۔ اس جغرافیائی قربت کی وجہ سے یہاں کی لہریں براہِ راست دشمن کے مورچوں اور مقبوضہ وادی کے اندر تک رسائی حاصل کرتی ہیں۔ یہی وہ منفرد مقام ہے جس نے ریڈیو میرپور کو اس معرکے میں ایک ناقابلِ تسخیر اطلاعاتی قلعہ بنا دیا۔

معرکۂ حق کے دوران ادارے کی مجموعی کامیابی کا سہرا ڈائریکٹر جنرل ریڈیو پاکستان جناب سعید احمد شیخ کی غیر معمولی اور مدبرانہ قیادت کے سر بندھتا ہے۔ یہ ان کی شبانہ روز محنت اور تزویراتی بصیرت ہی تھی جس نے پورے قومی نشریاتی ادارے کو ایک سیسہ پلائی ہوئی دیوار بنا دیا۔ ڈائریکٹر جنرل جناب سعید احمد شیخ نے بحران کے آغاز سے ہی تمام اسٹیشن ڈائریکٹرز (SDs) کے ساتھ براہِ راست اور منٹ ٹو منٹ رابطہ قائم رکھا۔ ان کی جانب سے موصول ہونے والی لمحہ بہ لمحہ ہدایات نے تمام، بالخصوص ریڈیو میرپور کو اس قابل بنایا کہ وہ بدلتی ہوئی صورتحال کا فوری اور مؤثر جواب دے سکیں۔ جناب سعید احمد شیخ کی قیادت میں ہیڈکوارٹرز سے جاری ہونے والی پالیسی گائیڈ لائنز نے تمام یونٹس کے درمیان ایک مثالی ربط پیدا کیا۔ ان کی شاندار رہنمائی میں ریڈیو میرپور کی اسٹیشن ڈائریکٹر محترمہ خوش بخت شیریں نے اپنے اسٹیشن کو ایک متحرک فرنٹ لائن مورچے میں تبدیل کر دیا، جہاں نیوز، پروگرام اور ٹیکنکل سیکشن کے درمیان ایسا ہم آہنگ ربط پیدا کیا گیا کہ شدید ترین گولہ باری اور فضائی خطرات کے باوجود نشریات میں ایک سیکنڈ کا تعطل بھی نہیں آیا۔

جب دشمن کی جانب سے سائبر حملوں اور سگنل کی کوششیں کی گئیں، تو ریڈیو میرپور کے انجینئرز نے ڈائریکٹر جنرل کی تکنیکی بصیرت اور اپنی پیشہ ورانہ مہارت کا وہ مظاہرہ کیا جو تاریخ میں سنہری حروف سے لکھا جائے گا۔ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ نے شب و روز ایک کر کے ٹرانسمیشن لائنوں کی حفاظت یقینی بنائی اور متبادل توانائی کے ذرائع کو اس طرح متحرک رکھا کہ بجلی کے بریک ڈاؤن کے باوجود میرپور کی آواز خاموش نہ ہو سکی۔ انجینئرز نے دشمن کی فریکوئنسی مداخلت کا تکنیکی جواب دیا اور اس بات کو یقینی بنایا کہ ہماری حق پر مبنی آواز لائن آف کنٹرول کے پار مقبوضہ کشمیر کے دور افتادہ دیہاتوں تک واضح طور پر پہنچتی رہے۔ ان تکنیکی ماہرین کی خاموش محنت اور ڈائریکٹر جنرل کی براہِ راست نگرانی نے ریڈیو کی لہروں کو دشمن کے خلاف ایک ناقابلِ تسخیر ڈھال بنائے رکھا۔

اسی طرح نیوز سیکشن کا کردار اس معرکے میں ہراول دستے کا رہا۔ بطور اسسٹنٹ نیوز ایڈیٹر، میں نے خود دیکھا کہ کس طرح مرکزی قیادت کی ہدایات نے نیوز روم کی کارکردگی کو مہمیز دیا۔

جدید دور میں جنگیں اب صرف سرحدوں پر نہیں بلکہ معلومات کے محاذ پر لڑی جاتی ہیں۔ دشمن کا اصل ہدف پاکستانی عوام میں مایوسی اور خوف و ہراس پھیلا کر قومی یکجہتی کو پارہ پارہ کرنا تھا مگر نیوز سیکشن نے ہر اس جھوٹی خبر کی بروقت تردید کی جو دشمن کے پروپیگنڈا سیل سے نکلی تھی۔ ہماری نیوز کوریج کا خاصہ یہ رہا کہ ہم نے صرف سرکاری اعلامیے ہی جاری نہیں کیے بلکہ لائن آف کنٹرول کے مختلف سیکٹرز سے براہِ راست گراؤنڈ رپورٹس حاصل کر کے دنیا کو دکھایا کہ بھارتی فوج کس طرح شہری آبادی کو نشانہ بنا رہی ہے۔ ہمارے رپورٹرز نے بنکروں میں بیٹھ کر اور فائرنگ کے تبادلے کے دوران حقائق جمع کیے، جنہیں نیوز ایڈیٹرز نے تندہی سے پراسیس کر کے عالمی سطح پر نشر کیا۔ نیوز روم نے "معرکۂ حق" کے عنوان سے خصوصی کا آغاز کیا جس میں ہر گھنٹے بعد دشمن کے نقصانات اور اپنی افواج کی کامیابیوں کی مستند تفصیلات فراہم کی گئیں۔ یہ نیوز کوریج ہی تھی جس نے مقبوضہ کشمیر میں محصور کشمیریوں کے حوصلوں کو جلا بخشی اور انہیں یہ احساس دلایا کہ پاکستان ان کی آواز بن کر عالمی ضمیر کو جھنجھوڑ رہا ہے۔

نیوز کے ساتھ ساتھ پروگرام سیکشن نے بھی اس معرکے میں غیر معمولی مستعدی دکھائی۔ سعید احمد شیخ صاحب کی تزویراتی گائیڈ لائنز کے مطابق پروگرام سیکشن نے اپنی باقاعدہ نشریات کو قومی ہنگامی صورتحال کے سانچے میں ڈھالا۔ پروڈیوسرز نے دن رات کی تمیز مٹا کر ایسے خصوصی فیچرز اور دستاویزی پروگرام تیار کیے جن کا مقصد دشمن کے نفسیاتی حملوں کا توڑ کرنا تھا۔ ان پروگراموں میں دفاعی ماہرین اور عسکری تجزیہ نگاروں کے ذریعے بھارتی مزموم عزائم اور فالس فلیگ آپریشنز کی حقیقت کو منطقی انداز میں بے نقاب کیا گیا۔ اناؤنسرز کی گونجدار اور پُراعتماد آوازوں نے سرحدی بستیوں میں بسنے والے شہریوں کے دلوں سے خوف نکال کر عزم و ہمت بھر دی۔ پروگرامنگ ٹیم نے مقامی سطح پر رابطے قائم کیے تاکہ جنگی صورتحال میں عوام کی رہنمائی اور ان کے حوصلے بلند رکھنے کا فریضہ بخوبی انجام دیا جا سکے۔ یہ پروگرام سیکشن کی انتھک محنت ہی تھی جس نے خشک خبروں کو ایک قومی جذبے کی صورت میں عوام کے دلوں میں پیوست کیا۔

ریڈیو میرپور کے پورے اسٹاف نے ثابت کیا کہ وہ صرف ملازم نہیں بلکہ قلم اور مائیکروفون کے سپاہی ہیں جو وطن کی خاطر کسی بھی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔ جب دشمن کے طیارے فضاؤں میں موجود تھے اور سائرن بج رہے تھے، تب بھی نیوز، پروگرام اور انجینئرنگ روم میں کام کرنے والے اہلکار اپنی نشستوں سے نہیں اٹھے۔ یہ پیشہ ورانہ دیانت داری کی وہ اعلیٰ ترین مثال ہے جو صرف ایک نظریاتی جذبے کے تحت ہی ممکن ہے۔ معرکۂ حق نے یہ حقیقت روزِ روشن کی طرح عیاں کر دی کہ پاکستان اب ہائبرڈ وارفیئر کے تمام چیلنجز سے نمٹنے کے لیے مکمل طور پر لیس ہے۔ اس بحران میں ریڈیو کا کردار اس لیے بھی ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت اختیار کر گیا کیونکہ جنگی حالات میں جب انٹرنیٹ سروسز معطل کر دی جاتی ہیں، تو صرف ریڈیو ہی وہ واحد بااعتماد ذریعہ رہ جاتا ہے جو ہر فرد تک رسائی رکھتا ہے۔ ہم نے اپنی نیوز اور پروگرام سروس میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کو دستاویزی شکل دی، بھارتی افواج کے اندرونی خلفشار کو بے نقاب کیا اور دنیا کو بتایا کہ مودی سرکار کس طرح اپنے سیاسی مفادات کے لیے خطے کے امن کو داؤ پر لگا رہی ہے۔

آزاد کشمیر ریڈیو میرپور نے اپنی نشریات کے ذریعے لائن آف کنٹرول کے دونوں اطراف بسنے والے کشمیریوں کو ایک لڑی میں پرو دیا۔ ہماری خبروں اور پروگراموں نے نہ صرف بھمبر، سماہنی اور کوٹلی کے حفاظتی بنکروں میں محصور شہریوں کو باخبر رکھا بلکہ مقبوضہ وادی کے ان نہتے کشمیریوں کو بھی اُمید کی شمع دکھائی جو بھارتی جبر کے سائے میں جی رہے ہیں۔

اس معرکے کی سب سے بڑی کامیابی وہ بے مثال قومی یکجہتی تھی جسے ریڈیو پاکستان نے اپنی مرکزی اور مقامی انتظامیہ کی سربراہی میں فروغ دیا۔ سیاسی اختلافات کو بالائے طاق رکھ کر پوری قوم، عسکری قیادت اور میڈیا ایک سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن گئے۔ ڈائریکٹر جنرل سے لے کر درجہ چہارم کے ملازم تک، ہر فرد نے اس جنگ کو اپنی ذاتی جنگ سمجھ کر لڑا، جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ دشمن کا ہر پروپیگنڈا ریت کی دیوار ثابت ہوا۔

آج جب ہم معرکۂ حق کی یاد مناتے ہیں، تو یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ ہماری کامیابی کا راز صرف ہتھیاروں میں نہیں بلکہ اس بیانیے میں تھا جو ریڈیو میرپور کے اسٹوڈیوز سے اٹھا اور ڈائریکٹر جنرل سعید احمد شیخ کی بصیرت انگیز قیادت میں پوری دنیا میں سچائی کی آواز بن کر گونجا۔ دشمن کبھی خاموش نہیں بیٹھتا، وہ صرف اپنے حملے کے طریقے بدلتا ہے، مگر ریڈیو پاکستان کا ہر فرد——چاہے وہ نیوز ایڈیٹر ہو، پروگرام پروڈیوسر ہو، انجینئر ہو یا انتظامی افسر——آج پہلے سے کہیں زیادہ مستعد اور الرٹ ہے۔ ہم نے ٹیکنالوجی، پروگرامنگ اور صحافت کے امتزاج سے ایک ایسا دفاعی حصار قائم کر لیا ہے جسے توڑنا دشمن کے بس کی بات نہیں۔ یہ معرکہ ہمیں سکھاتا ہے کہ جب عزم غیر متزلزل ہو اور ادارے سعید احمد شیخ جیسی باصلاحیت اور متحرک قیادت کے سائے میں اپنی ذمہ داریوں سے آگاہ ہوں، تو فتح ہمیشہ حق کی ہوتی ہے۔ ہم سچائی کا یہ علم ہمیشہ بلند رکھیں گے اور ریاست کی شہ رگ کی حفاظت کے لیے اپنی آواز کی گونج کو کبھی کمزور نہیں ہونے دیں گے۔ حق کی آواز ہمیشہ بلند رہے گی، کیونکہ یہی ہماری بقاء اور ہماری فتح کی ضامن ہے۔

بشکریہ آزاد کشمیر ریڈیو میرپور

پاک بھارت کشیدگی میدانِ جنگ سے سفارت کاری کے محاذ تک

تحریر: سلمان عابد

پاکستان اور بھارت کے درمیان جنگ بندی یا سیز فائر کے باوجود دونوں ممالک کے درمیان بڑی جنگ، کشیدگی یا ٹکراؤ کا خطرہ بدستور موجود ہے کیونکہ بھارت کے ماضی اور حال کے کردار کو دیکھیں تو اس میں پاکستان مخالف جارحانہ عزائم اس کی ترجیحات کا اہم حصہ ہیں اور وہ پاکستان کو ایک کمزور ریاست کے طور پر دیکھنا چاہتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہمیں مجموعی طور پر بھارت کی پالیسی میں پاکستان کے خلاف جنگی جنونیت، مہم جوئی اور سیاسی، انتظامی، معاشی اور دفاعی ایڈونچر کا کھیل نمایاں نظر آتا ہے۔ بھارت کا پاکستان کے خلاف اپنی داخلی و خارجی سیاست کا بنیادی نکتہ پاکستان کو بھارت میں ہونے والی دہشت گردی کا ذمہ دار قرار دینا اور پاکستان کو بطور ریاست دہشت گردی کی ہر سطح پر سرپرستی کرنے سے جڑا ہوا ہے۔ یہ جو کچھ حالیہ پاک بھارت کشیدگی میں دونوں ممالک میں ہوا ہے اس میں بھارت کو پاکستان کے خلاف ہر محاذ پر پسپائی اختیار کرنا پڑی ہے۔ اسی پسپائی کے نتیجے میں بھارت کو اپنی داخلی سیاست اور خارجی سطح پر سفارت کاری سمیت ہر محاذ پر شدید تنقید کا سامنا ہے۔

بھارت کو حالیہ مہم جوئی سیاسی یا جنگی ایڈونچر میں سب سے بڑا نقصان یہ ہوا ہے کہ دنیا نے بھارت کے اس الزام کو بھی قبول نہیں کیا کہ پہلگام کے واقعہ میں پاکستان ملوث ہے یا پاکستان بھارت کے خلاف دہشت گردی کی سرپرستی یا معاونت کرتا ہے۔ اسی طرح ہمیں عالمی سیاست یا خطہ کی سیاست کے تناظر میں پاکستان کے لیے عالمی سفارت کاری میں ایک نرم گوشہ دیکھنے کو مل رہا ہے اور بھارت کے مقابلے میں پاکستان کے موقف کو مختلف حوالوں سے پذیرائی ملی ہے۔ یہی وجہ ہے بھارت کی داخلی سیاست میں نریندر مودی کو پاکستان کے تناظر میں کافی دباؤ کا سامنا ہے اور اس کے ردِ عمل میں نریندر مودی کا پاکستان مخالف بیانیہ میں شدت پسندی کی جھلک فطری امر ہے۔ پاکستان اور بھارت کے درمیان اب ایک بڑے بیانیہ کی جنگ کے امکانات بڑھ گئے ہیں اور یہ جنگ میدان سے زیادہ سفارت کاری اور ڈپلومیسی کے محاذ پر ہوگی۔ اس میں جہاں سفارتی جنگ دیکھنے کو ملے گی وہیں ڈیجیٹل میڈیا کے محاذ پر بھارت پاکستان کی مخالفت میں ایک نئی جنگ پیدا

یقینی طور پر بھارت میں نریندر مودی کی حکومت کے لیے پاکستان کے خلاف مہم جوئی ایک بڑے سیاسی دھچکے کے مترادف ثابت ہوئی ہے اور بھارت کے لیے اس شکست کو آسانی سے ہضم کرنا یقیناً مشکل ہے۔ اس لیے دشمن ملک کی طرف سے مستقبل میں بھی ہمیں مختلف نوعیت کی مہم جوئی یا کشیدگی دیکھنے کو مل سکتی ہے۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ بھارت کا اپنی داخلی، علاقائی اور عالمی سیاست میں جو ایک بڑی برتری کا احساس یا خطہ کی سیاست میں مضبوط یا بڑے چوہدری کا کردار یا طاقت کا پہلو تھا، وہ بھی اس مہم جوئی میں کمزور ثابت ہوا۔ اسی طرح بھارت نے اپنی سفارتی اور ڈپلومیسی کی بنیاد پر پاکستان کو ایک کمزور فریق کے طور پر پیش کیا تھا وہ بھی عالمی سیاست میں ناکام ہوا اور پاکستان کی حکمتِ عملی نے خطہ کی سیاست یا عالمی دنیا میں پاکستان کی اہمیت میں اضافہ کیا۔ ایک بات طے ہے کہ مستقبل کی پاک بھارت سیاست یا خطہ کے تناظر میں ہونے والی نئی تبدیلیوں یا نئے بلاکس کی تشکیل میں اصل جنگ کا منظر نامہ سفارتی یا ڈپلومیسی کے محاذ پر ہوگا۔ یہی وجہ ہے کہ بھارت اور نریندر مودی حکمتِ عملی میں ان کا مجموعی طرزِ عمل اس وقت پاکستان مخالفت میں زیادہ شدت پسندی کا نظر آتا ہے۔ بھارت کی کوشش ہوگی کہ وہ پاکستان کو ان حالات میں ایک طرف قومی سکیورٹی یا دہشت گردی کے مسائل میں الجھائے رکھے تو دوسری طرف بھارت عالمی برادری میں اپنی سفارت کاری یا ڈپلومیسی کے محاذ پر پاکستان کی مخالفت میں ایک جارحانہ حکمتِ عملی کو آگے بڑھائے۔

کرنے کی کوشش کرے گا۔ اس کے روایتی میڈیا کو حالیہ مہم جوئی میں کافی سبکی کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ اس لیے اب اس کا انحصار ڈیجیٹل میڈیا پر ہوگا اور وہیں وہ بڑی سرمایہ کاری کرے گا۔ پاکستان کو حالیہ بھارتی مہم جوئی میں ڈیجیٹل میڈیا میں کافی کامیابی ملی ہے اور اس عمل کو ہر صورت برقرار اور آگے بڑھانا ہوگا۔ ڈیجیٹل میڈیا پر پابندیوں کے بجائے نئی نسل کی مدد سے ہمیں بھارت کے خلاف بیانیہ کی جنگ اور خاص طور پر اورسیز پاکستانیوں کی حمایت کے ساتھ فعالیت کا مظاہرہ کرنا ہوگا اور نئی نسل کو اپنے بیانیہ کی تشکیل میں بطور سفیر استعمال کرنا ہوگا۔ پاکستان کو سفارت کاری کے محاذ پر روایتی طور طریقوں یا فرسودہ حکمتِ عملی سے باہر نکل کر معاملات میں نئی جہتوں کو تلاش بھی کرنا ہے اور اس کی مدد کے ساتھ آگے بھی بڑھنا ہے۔ پاکستان نے سفارت کاری کے محاذ پر بلاول بھٹو کی قیادت میں ایک گروپ تشکیل دیا جس نے مختلف ممالک میں پاکستان کا موقف بخوبی پیش کیا۔ سابق وزرائے خارجہ اور سابق سیکرٹری خارجہ سمیت اہلِ دانش پر مشتمل مزید گروپس بنائے جائیں تاکہ ہم بھارت کے مقابلے میں زیادہ مضبوطی کے ساتھ اپنا مقدمہ عالمی برادری کے سامنے زیادہ عملی و فکری بنیاد کے ساتھ ساتھ پیش کر سکیں۔ سفارت کاری، ڈپلومیسی یا بیانیہ کی اس جنگ میں پاکستان کو ایک مضبوط سیاسی نظام اور سیاسی استحکام درکار ہے۔

یہ جو کچھ ہمیں حالیہ دنوں میں بھارت کے مقابلے میں اتفاقِ رائے قوم میں دیکھنے کو ملا ہے اس کو کیسے برقرار اور بہتر بنایا جائے، یہ ہی ایک بڑا چیلنج ہے۔ اسی طرح ہمیں بھارت کی جانب سے پاکستان میں ہونے والی دہشت گردی پر مبنی کارروائی کے ثبوت یا شواہد عالمی سفارت کاری کے محاذ پر کمال ہوشیاری کے ساتھ پیش کرنا ہونگے۔ ہمیں دنیا میں موجود اپنی سفارت کاری، سفیروں اور سفارت خانوں کی صلاحیتوں اور اس پر بڑی طرز کی سرمایہ کاری کرنا ہوگی اور یہ کام جنگی بنیادوں پر ہونا چاہیے اور نظر بھی آنا چاہیے۔ بھارت پوری کوشش کرے گا کہ وہ دنیا کے پارلیمانی ارکان اور مختلف اہم تھنک ٹینکس کی مدد سے پاکستان کو دفاعی پوزیشن پر لائے اور ہمیں اس عمل میں ایک متبادل پالیسی اختیار کرنا ہوگی جو ہمیں کسی نہ کسی طرح درکار نتائج دے سکے۔ اس وقت یقینی طور پر پاکستان کے لیے ایک بڑا چیلنج بھارت کے تناظر میں داخلی سمیت علاقائی سیاست اور اس سے جڑا کھیل ہے۔ ہمیں دنیا میں اس نکتہ کو مضبوط بنانا ہے کہ بھارت کا جنگی جنون یا پاکستان مخالف ایجنڈا محض ان دو ملکوں کے لیے ہی خطرہ نہیں بلکہ خطہ کی مجموعی سیاست اور سکیورٹی سمیت عالمی برادری کے لیے بھی نئے خطرات کو جنم دے گا۔ ہماری سفارت کاری کا بنیادی نکتہ جہاں بھارت کے جنگی جنون یا پاکستان کے خلاف منفی عزائم کو بے نقاب کرنا ہے وہاں بھارت سمیت عالمی دنیا میں خود کو ایک ایسے پُرامن ملک کے طور پر پیش کرنا ہے کہ ہم بھارت سے جنگ نہیں بلکہ دوطرفہ تعلقات کی بنیاد پر دونوں اطراف کے مسائل کا حل چاہتے ہیں۔ کیونکہ جنگیں مسائل کا حل نہیں بلکہ تعلقات کو بگاڑنے کا سبب بنتی ہیں۔ ہمیں یہ نکتہ اُجاگر کرنا ہوگا کہ ہم سیاسی مسائل کا حل سیاسی حکمتِ عملیوں کی بنیاد پر چاہتے ہیں اور دونوں ملکوں میں دہشت گردی کے خاتمہ کا علاج ایک دوسرے پر الزامات نہیں بلکہ مشترکہ دہشت گردی کے خاتمہ کے میکنزم کی بنیاد پر آگے بڑھنے سے جڑا ہوا ہے۔ اس لیے پاکستان اور بھارت کے درمیان تعلقات کی بہتری ہی دونوں ملکوں کے مفاد میں ہے اور دونوں ملکوں سمیت دنیا کو بھی اسی دباؤ کو آگے بڑھانا ہوگا کہ متنازعہ مسائل کا حل دوطرفہ بات چیت کے بغیر ممکن نہیں اور اس میں عالمی برادری کو ایک بڑے ثالث کا کردار ادا کرنا چاہیے۔

بشکریہ ہلال

مصنف معروف تجزیہ نگار ہیں اور سیاست، جمہوریت، گورننس سمیت دہشت گردی کے موضوعات پر ان کی کتب بھی شائع ہو چکی ہیں۔
salmanabidpk@gmail.com

بنیان مرصوص

تحریر: احسان علی دانش

بزرگوں سے سنا ہے کہ 'جو ہوتا ہے وہ اچھے کے لئے ہوتا ہے۔' جب خدا کا فضل و کرم شاملِ حال رہے تو مشکلیں آسانیوں میں، تکالیف راحتوں میں اور الام آرام میں بدل جاتے ہیں۔ مئی 2025ء کا پاک انڈیا معرکۂ حق و باطل میں رب کا فضل و کرم پاک وطن کے ساتھ رہا۔ اِس محدود جنگ میں پاک فوج سرخرو ہوئی اور بھارت کا غرور خاک میں ملا۔

وطنِ عزیز کے معرضِ وجود میں آنے کے بعد سے اب تک بھارت اِس غم سے باہر نہیں نکل سکا کہ آخر قائدِ اعظم محمد علی جناحؒ نے برصغیر کو تقسیم کرکے ایک الگ ملک کیوں تخلیق کیا۔ کیوں پاکستان کم وسائل کے باوجود ترقی کی نئی راہیں تراش رہا ہے۔ کیوں پاکستان کی فوج دنیا کی طاقتور ترین فوج بنتی جا رہی ہے؟ اُس سے یہ بات ہضم نہیں ہو رہی اور نا کبھی ہضم ہو گی۔ اسی لئے بھارت نے 1965ئ، 1971ء، پھر سیاچن محاذ پر، پھر 1999ء میں کارگل کی چوٹیوں پر اور آخر کار آپریشن سندور کے نام سے پورے پاکستان پر جنگ مسلط کرنے کی ناکام کوشش کی اور ہر بار اسے منہ کی کھانی پڑی۔

مقبوضہ کشمیر کے سیاحتی مقام پہلگام میں 22 اپریل 2025ء کو چیڑ کے جنگلوں سے چار جوان نکلے جو فوجی یونیفارم میں تھے اور ہاتھوں میں بندوقیں تھیں۔ اُنہوں نے 26 سیاحوں کو گولی کا نشانہ بنایا اور موت کے گھاٹ اتار دیا جبکہ 17 زخمی ہو گئے۔ دہشت گرد اسی جنگل میں غائب ہو گئے اور تاحال اُن کا سراغ نہیں ملا۔ بھارت نے بنا کسی تحقیق و تردد کے الزام پاکستان کے سر ڈال دیا۔ پھر اسی سانحے کو جواز بنا کر پاکستان کے مختلف شہروں میں اسرائیل ساختہ ڈرون حملے کر دیے جن کے نتیجے میں کئی بے گناہ شہری شہید ہو گئے۔ ڈرون حملے کے ساتھ ہی انڈین میڈیا نے تمام چینلز پر جھوٹ کا بازار گرم کر دیا اور یہاں تک کہا کہ کراچی شہر کو شدید نقصان پہنچایا، لاہور کے پورٹ کو تباہ کر دیا وغیرہ۔ نہیں معلوم انہیں لاہور میں ایک نیا پورٹ کیسے نظر آیا جہاں سرے سے سمندر ہی نہیں۔ بھارتی میڈیا نے جھوٹا پراپیگنڈہ کیا کہ اُس نے پاک فوج کو نقصان پہنچایا ہے۔ تمام کاروائیوں کی حقیقت بعد میں کھل گئی کہ یہ سب ڈرامہ اور سراب تھا۔

پاک فوج کے سپہ سالار چیف آف آرمی سٹاف جنرل عاصم منیر جلال میں آ گئے اور اُنہوں نے فضائیہ اور بحریہ کے چیف کو ہدایت جاری کر دیں کہ اب سننے سنانے کا وقت گزر گیا ہے، اب اینٹ کا جواب پتھر سے دینے کا وقت آیا ہے۔ لہذا وہ کام کر دیا جائے کہ بھارت کو پھر سے اٹھنے کا موقعہ ہی نہ ملے۔

پاک فضائیہ کے شاہینوں نے ملک کے اندر سے 190 کلو میٹر دور بھارت کے جنگی طیاروں کو لاگ کیا اور نشانہ بنایا۔

بھارت کو اپنی بھاری بھر کم آبادی، افرادی قوت اور جنگی ساز و سامان پر گھمنڈ تھا۔ جبکہ حافظِ قرآن جرنیل عاصم منیر کو خدا کے فضل و کرم پر مکمل بھروسہ تھا۔ اُنہوں نے پاکستانی فضائیہ کے شاہینوں کو حکم دیا "جاؤ! اور دشمن کے سب سے مضبوط جنگی طیارہ رافیل کے پرخچے اڑاؤ جس پر بھارت کو ناز ہے"۔ اسے یہ زعم تھا کہ یہ طیارہ کسی طور نہیں گر سکتا۔ مگر جب 7 طیارے زمین بوس ہو گئے تو اُس کا دماغ ٹھکانے لگنے لگا۔ بات صرف طیارہ گرنے کی نہیں تھی، پاک فضائیہ کے جنگی طیاروں نے، جن کے تیار کرنے میں وفادار دوست ملک چائنا کی مدد شامل تھی، ان طیاروں نے دشمن کے مغربی سرحد کے قریب تمام ایئرپورٹ، تمام اسلحہ ڈپو، تمام ریڈار سسٹم یعنی کل 23 تنصیبات کو راکھ اور خاک میں تبدیل کیا اور تمام دفاعی نظام کو لمحوں میں مفلوج کر دیا۔ مودی نے اپنے جرنیلوں کو کوسنا شروع کیا کہ "یہ کیا ہو رہا ہے؟ جنگ کی یہ صورتحال بحال رہی تو بھارت کا کچھ نہیں بچے گا۔ لہذا فوراً جنگ بندی کے لئے ہاتھ جوڑا جائے۔" مودی نے امریکی صدر ٹرمپ کو پکارا اور ٹرمپ نے دونوں ممالک سے جنگ بندی کی درخواست کی۔ یوں بھارت نے اپنی سالمیت کو فنا ہوتے ہوئے قریب سے دیکھا۔

عالمی سطح پر پاکستان کی مؤثر دفاعی صلاحیت کو سراہا گیا اور بھارت کی جگہ ہنسائی ہوئی جس کا اظہار مودی نے خود اپنی تقریر میں کیا۔

اِس جنگ سے دنیا والوں کے سامنے پاکستان کا سر فخر سے بلند ہوا، پاک فوج کو دنیا کی مضبوط ترین فوج تسلیم کیا گیا۔ آج کسی ملک کی کوئی مجال نہیں کہ وہ وطنِ عزیز کی طرف میلی نظر سے دیکھے۔ اس ملک میں بندوق سے لے کر ٹینک، توپ، طیارے بلکہ ایٹم بم بنانے کی صلاحیت اور اہلیت موجود ہے۔ آج پاکستان عالمِ اسلام کی واحد ایٹمی طاقت ہے اور پاک افواج وطنِ عزیز کی حفاظت کے لئے ہر طرح سے تیار ہیں۔ اس پر مستزاد یہ کہ اس ملک کی 22 کروڑ عوام پاک فوج کے شانہ بشانہ کھڑی ہے اور ہر مشکل وقت میں بغیر وردی کے یہ سپاہی وطنِ عزیز کی خاطر اپنی جان مال سب کچھ قربان کرنے کو تیار ہیں۔

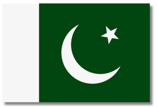

فیلڈ مارشل جنرل حافظ عاصم منیر نے اس جنگ کو قرآن کریم سورہ الصف کی آیت 4 "بنیان مرصوص" جس کا معنی سیسہ پلائی دیوار ہے، سے منسوب کیا اور اس معرکۂ حق و باطل میں افواجِ پاکستان واقعی سیسہ پلائی دیوار ثابت ہوئیں۔ جیسے ہی جنگ بندی ہو گئی اور پاکستان نے 16 مئی کو فتح کا جشن منانے کا فیصلہ کیا، مجھے رات کے بارہ بجے ہمارے اُستاد محترم پروفیسر ڈاکٹر ظفر عالم ظفری لیہ پنجاب نے اپنی تازہ تخلیق "بنیان مرصوص" کے لئے تازہ نظم کا حکم صادر کیا تو رات کے آخری پہر یہ نظم وارد ہوئی جسے آپ کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں۔

دل لگی سے ہے محبت، شاعری سے ہے لگن
حضرت دانش اسکردو سے ہیں مشغولِ سخن
اے سپہ سالارِ ملت تیری جرأت کی قسم
ہے سلامت تیرے دم سے آج بھی حُسنِ چمن
تو نے بخشا ہے نشاطِ دل بھی، لب پر گیت بھی
تیرے شاعر کیوں نہ ہوں نغمہ سرائی میں مگن
آسمان شاہد ہے دنیا ہو گئی حیرت میں گم
جب دیا لمحوں میں 'مودی' کو جواب دنداں شکن
نعرۂ تکبیر کی برکت کا ہی اعجاز ہے
رحمتِ یزداں رہی ہے ہر گھڑی سایہ فگن
سرنگوں ہو کر پرخچے اڑ گئے رافیل کے
چاند تارے ہنس پڑے ہیں مسکرایا ہے گگن
داستانِ عزم و ہمت کا نشان عاصم منیر
تیرا چرچا ہو رہا ہے انجمن در انجمن
اس کی بنیادوں میں ہے شامل شہیدوں کا لہو
تا قیامت دیکھنا قائم رہے گا یہ وطن
سرحدوں پر سربکف ہیں دیس کے فوجی جواں
جاں نثاری کے لئے بیتاب ہیں سب مرد و زن
دہر میں یکتا رہا مشق ہوا بازی کا فن
ہیں پلٹنے اور جھپٹنے کے لئے شاہیں مگن
بحریہ کے ہے نشانے پر بھارت کا وجود
شہر سب ایک آن میں واللہ بن جائیں گے بن

بشکریہ ریڈیو پاکستان گلگت

معرکۂ حق: جب بنیانِ مرصوص بن کر اٹھی قوم

تحریر: محمد اسماعیل آغا

پسِ منظر: آگ کے دریا سے پار

تاریخ کے بعض ابواب صرف واقعات نہیں ہوتے، وہ قوموں کے مزاج، اُن کے حوصلے اور ان کی سمت کا تعین کرتے ہیں۔ مئی 2025ء کا ہفتہ بھی پاکستانی قوم کے لیے ایسا ہی ایک امتحان تھا۔ ایک طرف شدید بھارتی جارحیت تھی، دوسری طرف ایک ایسی قوم جو کئی دہائیوں سے آزمائشوں، دباؤ اور قربانیوں کے باوجود اپنے تشخص، اپنی خودداری اور اپنے ایمان کے ساتھ کھڑی تھی۔ جب لمحۂ آزمائش آیا تو پاکستان نے ثابت کیا کہ یہ صرف زمین کا ٹکڑا نہیں، ایک زندہ، بیدار اور یقین سے معمور قوم ہے۔

22 اپریل 2025ء کو پہلگام میں پیش آنے والے خونریز واقعے کے بعد بھارت نے بغیر کسی ٹھوس ثبوت کے پاکستان پر الزام دھر دیا۔ یہ کوئی نئی بات نہ تھی، خطے کی سیاست میں یہ پرانا حربہ بارہا آزمایا گیا ہے کہ پہلے الزام تراشی، پھر دباؤ، اور اس کے بعد سفارتی و عسکری جارحیت۔ اسی سلسلے میں بھارت نے سندھ طاس معاہدے سے متعلق دھمکی آمیز رویہ اختیار کیا اور پاکستانی شہریوں کے ویزے منسوخ کرنے جیسے اقدامات کیے۔ مگر یہ سب دراصل اس بڑے تصادم کا پیش خیمہ تھا جو چند روز بعد پوری شدت کے ساتھ سامنے آیا۔

گویا دشمن نے جس نشانی کو مٹانا چاہا، وہی نشانی قوم کے حوصلے اور عزم کی علامت بن گئی۔ "بنیانِ مرصوص" اس قوم کی یکجہتی، اس کے دفاعی عزم اور اس کے ایمانی شعور کا استعارہ بن کر ابھرا۔

معرکۂ حق: جواب ایسا کہ تاریخ لکھے

10 مئی 2025ء کو جب پاکستان نے اپنا جواب دیا تو وہ جذباتی نہیں، منظم، مربوط اور نپا تلا جواب تھا۔ پاکستانی افواج نے بھارتی عسکری اہداف کو نشانہ بنایا اور یہ ثابت کیا کہ دفاع محض نعرہ نہیں، ایک سوچ، ایک تیاری اور ایک مؤثر صلاحیت کا نام ہے۔

اس معرکے میں پاکستانی کارروائیوں نے بھارت کے متعدد اہم فوجی ڈھانچوں کو شدید نقصان پہنچایا۔ بیاس میں براہموس میزائل کے ذخیرے کو تباہ کیے جانے کی اطلاعات آئیں، ادھم پور اور پٹھان کوٹ جیسے مقامات پر بھی کارروائیوں کی خبریں سامنے آئیں، اور یہ تاثر مضبوط ہوا کہ پاکستان نے روایتی دفاعی انداز سے آگے بڑھ کر ایک پیشہ ورانہ اور مہارت پر مبنی جوابی حکمتِ عملی اختیار کی۔

اسی دوران پاکستانی فضائیہ کی برتری کے دعوے بھی دنیا بھر میں زیرِ بحث آئے۔ پانچ بھارتی جنگی طیاروں کی تباہی، جن میں رافال، سخوئی اور میگ طرز کے طیارے شامل تھے، پاکستانی بیانیے کا

7 مئی 2025ء کی رات بھارت نے "آپریشن سندور" کے نام سے پاکستانی سرزمین پر میزائل حملے کیے۔ بھمبر، چک امرو، باغ، کوٹلی، سیالکوٹ اور مظفر آباد جیسے مقامات نشانہ بنے اور متعدد بے گناہ شہری شہید ہوئے، جن میں خواتین اور بچے بھی شامل تھے۔ یہ حملہ محض فوجی اقدام نہیں تھا، بلکہ ایک خود مختار ریاست کی حدود، اس کے شہریوں اور اس کے حوصلے پر حملہ تھا۔ بھارتی قیادت شاید یہ سمجھ بیٹھی تھی کہ پاکستان خوف زدہ ہو جائے گا، مگر اسے اس قوم کے مزاج کا اندازہ نہیں تھا جس کے خمیر میں ایمان، قربانی اور استقامت رچی بسی ہے۔

بنیانِ مرصوص: نام نہیں، عہد

پاکستان کے جوابی آپریشن کا نام "بنیان مرصوص" محض ایک عنوان نہیں تھا، بلکہ ایک قرآنی اشارہ، ایک فکری رمز اور ایک قومی اعلان تھا۔ سورۃ الصف کی آیت سے ماخوذ یہ تعبیر اس حقیقت کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ اللہ کی راہ میں صف بستہ، متحد اور منظم قومیں سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن جاتی ہیں۔

یہ محض اتفاق نہ تھا کہ مظفر آباد میں جس مسجد کو نشانہ بنایا گیا، اس کی محراب پر بھی یہی الفاظ کندہ تھے۔

مرکزی حصہ بنے۔ اس کے ساتھ ساتھ درجنوں دشمن ڈرونز کی ناکامی نے یہ پیغام بھی دیا کہ پاکستان کا فضائی دفاع ایک مضبوط اور ہم آہنگ حصار رکھتا ہے۔

جنگ میں اخلاقی امتیاز

جنگ صرف طاقت آزمائی نہیں ہوتی۔ اصل امتحان یہ ہوتا ہے کہ طاقت کو کہاں، کیسے اور کس مقصد کے لیے استعمال کیا جائے۔ پاکستان نے اس معرکے میں یہ پیغام دیا کہ دفاعی ردِ عمل اور جارحیت میں فرق برقرار رکھا جا سکتا ہے۔ حکمتِ عملی یہ تھی کہ صرف فوجی اہداف کو نشانہ بنایا جائے اور شہری آبادی کو حتی الامکان محفوظ رکھا جائے۔

یہی وہ اخلاقی امتیاز ہے جو کسی قوم کے عسکری کردار کو محض طاقت سے بلند کر کے اصول کی سطح پر لے آتا ہے۔ جب دشمن شہریوں، مساجد اور آبادیوں کو نشانہ بنائے اور جواب اس کے برعکس صرف عسکری اہداف تک محدود رہے، تو یہی فرق دراصل قومی کردار کی اصل تصویر بن جاتا ہے۔

سفارتی محاذ اور قومی اتحاد

اس جنگ کے دوران پاکستان کے سول و عسکری اداروں میں غیر معمولی ہم آہنگی نظر آئی۔ قومی مؤقف، دفاعی تیاری اور سفارتی سرگرمی، تینوں محاذ ایک دوسرے کے ساتھ مربوط دکھائی دیے۔ پاکستان نے عالمی فورمز پر اپنا مقدمہ پیش کیا، بھارتی جارحیت کو اُجاگر کیا اور خود کو ایک ذمہ دار ریاست کے طور پر منوایا۔

چین، سعودی عرب اور ترکیہ جیسے ممالک کی طرف سے پاکستان کے لیے مثبت اشارے، اور بعض مغربی طاقتوں کا محتاط رویہ، اس بات کی علامت تھا کہ خطے میں پاکستان کا مؤقف نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ 10 مئی کو ڈی جی ایم اوز کی سطح پر رابطہ اور اس کے بعد جنگ بندی کا اعلان اس حقیقت کی طرف اشارہ تھا کہ میدانِ جنگ کے ساتھ ساتھ سفارت کاری بھی اپنا کام کر رہی تھی۔

ایک سال بعد: اس معرکے کے اسباق

ایک سال گزرنے کے بعد بھی "معرکۂ حق" کی گونج محض اخبارات اور ٹی وی اسکرینوں تک محدود نہیں رہی۔ اس نے قوم کو چند بنیادی اسباق دیے۔

پہلا سبق خود انحصاری کا ہے۔ کوئی قوم اس وقت زیادہ مضبوط ہوتی ہے جب وہ اپنے دفاع، اپنی ٹیکنالوجی اور اپنی تیاری پر خود اعتماد رکھتی ہو۔

دوسرا سبق جدید جنگ کی نوعیت کا ہے۔ آج کی جنگ صرف توپ، بندوق اور میزائل کی جنگ نہیں؛ یہ سائبر، اطلاعات، فضائی دفاع، الیکٹرانک وارفیئر اور نفسیاتی برتری کی بھی جنگ ہے۔

تیسرا سبق قومی یکجہتی کا ہے۔ جب قیادت ایک صف میں ہو، افواج پوری تیاری کے ساتھ کھڑی ہوں اور قوم اپنے اداروں پر اعتماد کرے، تو بڑے سے بڑا بحران بھی قوم کے لیے طاقت میں بدل سکتا ہے۔

چوتھا اور سب سے اہم سبق ایمان کا ہے۔ اس پوری داستان میں ایک ایسا جذبہ نمایاں تھا جو محض عسکری نہیں، روحانی بھی تھا۔ توکل، عزم اور یقین نے اس قوم کو داخلی طور پر مضبوط کیا اور بیرونی دباؤ کے مقابلے میں اسے فولاد بنا دیا۔

آنے والی نسلوں کے نام پیغام

"بنیانِ مرصوص" اور "معرکۂ حق" صرف ایک فوجی آپریشن یا ایک معرکہ نہیں، بلکہ ایک قومی یادداشت ہے۔ یہ شہداء کے لہو سے لکھی گئی تحریر ہے، ان ماؤں کی دعاؤں سے روشن چراغ ہے، ان جوانوں کی قربانی سے بلند ہونے والا پرچم ہے، اور ان سائنس دانوں، انجینئروں اور سپاہیوں کی مشترکہ محنت کا ثمر ہے جنہوں نے اپنے آج کو قوم کے کل پر قربان کیا۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم اس داستان کو صرف فخر کے لیے نہ پڑھیں، بلکہ سبق کے طور پر پڑھیں۔ آنے والی نسلیں جانیں کہ قومیں صرف نعروں سے نہیں، کردار، قربانی، اتحاد اور تیاری سے بنتی ہیں۔ جب قومیں متحد ہوں، ایمان سے سرشار ہوں اور اپنے دفاع کے لیے بیدار رہیں تو وہ سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن جاتی ہیں۔

"معرکۂ حق" ختم نہیں ہوا؛ یہ ایک نئے شعور، ایک نئے عزم اور ایک نئی قومی خود آگاہی کا آغاز ہے۔

پاکستان زندہ باد، پاک فوج پائندہ باد۔

بشکریہ ریڈیو پاکستان سکردو